بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصۂ دوم

تالیفِ لطیف

سنہ ۱۸۹۲ء

ناظمِ باکمال ناثرِ عدیم المثال صاحبِ توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور و خلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ میں محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سے چھپا

حصّہ اوّل پر ریویو

آنریبل ڈاکٹر سرسید احمد خان بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی۔ایل۔ایل ڈی

یہ کتاب جسکی تصنیف کا مدت سے چرچا ہو رہا تھا آخر کار چھپنی شروع ہو گئی اُسکی پہلی جلد جس مین صرف الف ممدودہ ختم ہوا ہے اور جسکی کلان تقطیع کے تین سو صفحے ہین جناب مصنف نے ہمکو عنایت کی ہے جسکا ہم دل سے شکر ادا کرتے ہین اُسکا چھاپا نہایت صاف اور عمدہ ہے ہر صفحے مین دو کالم ہین۔ سب لوگ جانتے ہین کہ اسکے مصنف شاعر بے مثال اور ناثر بے بدل موصوف بہمہ صفت امیر احمد صاحب آمیر مینائی لکھنوی اُستاد نواب کلب علیخان مرحوم حاجی حرمین شریفین خلد آشیان رئیس رام پور ہین اُنکے اوصاف و کمالات شاعری اُنکے کلام سے ظاہر ہین۔ اُنکے سب کمالون سے بڑھکر یہ کمال ہے جو اس کتاب کی تصنیف سے ظاہر ہوتا ہی جسقدر کہ اُنہون نے اِسپر محنت کی ہے اسکا اندازہ اگر ہو سکتا ہی تو اُسیقدر ہو سکتا ہی جسقدر طاقت بشری ہی مگر اُنہون نے اُس سے زیادہ محنت کی ہی۔ احاطہ لغت پر اگر غور کیا جاے تو دو سرے تعجب مین پڑنا ہوتا ہی۔ جو ڈھنگ کہ اُنہون نے اِس نمونے مین اختیار کیا ہی اگر اسیطرح یہ کتاب انجام تک پہنچی تو کوئی لغت کسیکی زبان مین باقی نہین رہیگا۔ اگر شرط لگائی جاے گی جب بھی کوئی ایسا لغت نہین ملنے کا جو اس کتاب مین نہو۔ علاوہ اسکے ہر ایک بات کی سند لانیکا فقرہ ہو یا شعر التزام کیا ہی اور ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ کسقدر محنت کا اور کسقدر مشکل یہ کام ہی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک جناب مصنف کو یہ تکلیف اُٹھانی ضرور نہ تھی کیونکہ وہ خود ہی سند ہین اُنکو دوسرون کے کلام سے سند لانے کی ہرگز ضرورت نہ تھی بہت سی زبانین ایسی ہین جو لغت کی کتابون کی بدولت مہذّب اور مستند اور علمی زبانون مین داخل ہو گئی ہین۔ اور اب ہمارے مخدوم امیر احمد اور اُنکے امیر اللغات کی بدولت اُردو بھی اُسی درجے کی زبانون مین داخل ہو جاے گی۔ اُنکا یہ احسان صرف قوم ہی پر نہین ہی بلکہ زبانون پر بھی ہی اور صرف زبان ہی پر نہین ہی بلکہ جان پر بھی ہی کیونکہ زبان ہی سے جان کو لطف آتا ہی خدا اُن کی ہمت مین برکت دے اور جلد یہ کتاب پوری چھپ جاے۔

سید احمد ۷۔ اپریل علیگڑہ

اخبار اودہ پنچ مطبوعہ ۲۳۔ اپریل ۱۸۹۱ء

امیر اللغات مولفہ جناب اُستاد مسلم الثبوت منشی امیر احمد صاحب آمیر مینائی لکھنوی جسکی مدت سے دھوم تھی۔ بڑی کوششون جانفشانیون اور

مصارف کے بعد پبلک کے سامنے پیش ہوئی۔ اسکی خوبیون کی تفصیل اور استحقاق قدردانی کی تصریح کی حاجت نہین صرف جناب منشی امیر احمد صاحب سے اُستاد کی اضافت کافی ہی جو لوگ اُردو صحیح بولنا اور لکھنا چاہتے ہین اُنکو ایسی کتاب حرز جان بنانا چاہیے۔ ابھی صرف ایک حصہ شائع ہوا ہی اس مین دیباچہ اور ہدایات ضروری کے بعد آئینہ تک الفاظ مندرج ہین۔ الفاظ محاورون اور مثلون کے معنون کے ساتھ اساتذہ کا کلام نظم و نثر بطور سند بھی کثرت کے ساتھ درج کیا گیا ہی اور کوشش کی گئی ہی سب طرح کے لوگون کی پسند کے مطابق کتاب تیار کیجاے تفصیلی رائے ہم مناسب نہین سمجھتے مگر اتنا ضرور کہین گے کہ اِس حصے کو ابھی سے طبع مکرر اور آیندہ کے حصون کی تصحیح کیواسطے درست کر چلنا چاہیے۔ دوسرے اُردو زبان کی ساخت اُسکے تغیر تبدل اور اصلاح کی پوری تاریخ و تنقیح محققانہ اور حکیمانہ لکھکر شروع رسالے مین لگانا چاہیے تھا۔ صاحب آب حیات نے صرف اُردو شاعری کے لگاؤ سے اُردو کی نسبت جو کچھ لکھا ہی گو وہ جامع و مانع نہین مگر پھر بھی غنیمت ہی۔ اور یہ تو لغت ہی اِس مین ایسے اُستاد کا جیسے کہ اِس لغت کے جامع صاحب ہین پہلا کام یہ ہونا چاہیے تھا کہ ضرور اُردو کی تاریخ لکھکر تحقیق اور ماہیت اُردو کی واقفیت کامل دکھاکر زبان کے حق مین سلوک فرماتے۔ خیر اب بھی وقت نہین گیا ہی۔ اگر تاریخ زبان اُردو حصۂ آخر مین شامل کر دی جاے تو بالکل ندارد ہونے سے بہتر ہے بقول شخصے اوّل بہ آخر نسبتے دارد۔ ع اُسکو بھولا نہ چاہیے کہنا۔ صبح جو جاے اور آئے شام۔

چونکہ ریاست رام پور مین ایک حادثۂ عظیم پیش آیا ہی۔ یعنی اسکے بڑے مربی جنرل اعظم الدین خان جنکی نسبت دیباچے مین مرقوم ہی "وہ کہ بڑے مربی اِس لغت کے ہین اور اُن کو اِسکے ساتھ پوری دلچسپی اور سچی ہمدردی بلکہ عشق ہی" ۱۳- اپریل ۱۸۹۱ء کی شب کو جبکہ لغت شائع ہوے ہنوز پورا ہفتہ بھی نہوا تھا دشمنون کے ہاتھون سے قتل ہوے اِس وجہ سے اندیشہ ہی کہ آیندہ حصون کی اشاعت مین خدانخواستہ خلل و دقت ہو۔ ہمکو اپنے علم دوست قوم اور گورنمنٹ سے امید ہی کہ اِن جلدون کو ہاتھون ہاتھ خرید کر کے آیندہ کیواسطے سرمایہ مہیا کر دیگی۔ تاکہ جناب منشی صاحب موصوف اطمینان خاطر کے ساتھ اس مفید کام مین مشغول رہین اور جس کام کو شروع کیا ہی بآسانی اختتام کو پہونچا سکین۔

اخبار مفید عام مطبوعہ یکم مئی ۱۸۹۱ء

اُردو زبان کی اصطلاحات اور محاورات وغیرہ کا نئی قسم کا لغت جناب مولانا امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی قدیم ملازم ریاست رام پور و اُستاد نواب کلب علیخان خلد آشیان نے جنکی فن شاعری اور لیاقت ذاتی کا سکہ چاردانگ عالم مین بیٹھا ہوا ہی تالیف فرمایا ہی چونکہ اُردو زبان روز بروز وسیع ہوتی جاتی ہی اور اصطلاحات و محاورات و امثال و لغت وغیرہ زیادہ ہوتے جاتے ہین اور بہت سی زبانین مثل انگریزی وغیرہ کے نئی ملتی جاتی ہین۔ اور جسقدر زمانہ ترقی کرتا جاتا ہی اُسیقدر اُردو زبان وسیع ہوتی جاتی ہی لہذا منشی صاحب نے زمانے کی ضرورت پر نظر فرماکر ایک نئی قسم کا لغت تالیف فرمایا ہی جس مین انگریزی کے بھی وہ الفاظ جو آجکل کی اُردو مین مخلوط ہوکر فصیح مانے گئے ہین لکھے ہین اور ایک لغت لکھکر اُسی سے متعلق جسقدر استعارات اور محاورات ہین بڑی فصاحت سے

بیان فرمانے مین بڑا کمال یہ کیا ہی کہ ہر جگہ نظیر مین فقرے اور اشعار لکھتے گئے ہین گو منشی صاحب کی شہرت و قابلیت اظہر من الشمس ہی اور اُن کی اُستادی مسلم الثبوت مگر منشی صاحب نے اپنے تصنیفات سے اشعار نظیر مین نہین لکھے ہین بلکہ متقدمین شعرا کے تصنیفات سے نظیر کے اشعار لکھکر لغت اور تحقیقات کی رونق دوبالا کر دی ہی فی الحقیقۃ اُسوقت تک یہ مشکل کام نہین ہو سکتا تھا جب تک کہ منشی صاحب سا کوئی ناظم و ناثر نہ شروع کرتا اور علاوہ منشی صاحب کی ذاتی لیاقت کے منشی صاحب لکھنؤ کے رہنے والے ہین جو پایۂ تخت اُردو زبان کا ایک مشہور و مستند شہر مانا گیا ہی اس لغت کے آٹھ حصے ہونگے جس مین سے پہلا حصہ صرف الف ممدودہ کا چھپ کر نہایت عمدہ و خوشخط تقطیع کلان ۲۰-۲۶ پر شائع ہوا ہی جسکے صفحات ۳۲۶ ہین اور جس مین قریبًا تین ہزار مفردات اور مرکبات حرف الف ممدودہ کے درج ہین اس لغت سے نہ کوئی مثل اور نہ کوئی اصطلاح اور نہ کوئی محاورہ اور نہ عورات کے مخصوص محاورات و اصطلاحات و استعارات بچے ہین بلکہ پیشہ والون اور عوام الناس اور خواص کی گفتگو کا فرق دکھلایا ہی غرضکہ منشی صاحب نے بڑی محنت شاقہ اور عرق ریزی شبانہ روز مین اس حصے کو تالیف فرمایا ہی اور اسکی تالیف اور طبع مین زر خطیر صرف کیا ہی- اور اس سے منشی صاحب کی صرف یہ غرض ہی کہ اردو زبان کے سیکھنے والون اور دوسری ولایت کے اشخاص اور خصوصًا یورپین کو ہندوستانیون کے اصطلاحات اور محاورات سمجھنے مین اور عدالتون مین فیصلجات کرنے مین آسانی ہو ہماری رائے مین یہ لغت اس قابل ہی کہ گورنمنٹ اس لغت کی بہت سی جلدین خرید فرما کر عدالتون اور مدرسون مین روانہ فرمائے چنانچہ یہی ارادہ جناب سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر نے اپنے عہد معدلت مہد مین اپنی ایک چٹھی مین جو منشی صاحب موصوف کے پاس معرفت جنرل اعظم الدین خان بہادر مرحوم وایس پریزیڈنٹ کونسل رام پور کے آئی تھی ظاہر فرمایا تھا ہم امید کرتے ہین کہ جناب سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر کے جانشین لائق و فائق سر آکلینڈ کالون بہادر اس لغت کو اُسی نظر سے دیکھین گے اور اس لغت کی ویسی ہی قدر فرمائین گے جیسے کہ سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر کرنا چاہتے تھے دوسرے ہم خیال کرتے ہین کہ کل والیان ریاست ہندوستانی بھی اس لغت کی جلدین خرید فرما کر اپنے ہان کی عدالتون اور مدرسون مین رکھکر مولف صاحب کی مراد پوری کرین گے اور اہل ملک بھی اس لغت کی پوری قدردانی فرما کر منشی صاحب کی ہمت بڑھائین گے تاکہ منشی صاحب باقیماندہ اور حصے بہت جلد تالیف فرما کر شائع کرین اور اُردو زبان بھی ایک باوقعت و مستند زبان ہو جائے اکثر زبانین لغتون کی وجہ سے مہذب و مستند و علمی اعلے درجے کی مانی گئی ہین خاتمے پر ہم دعا کرتے ہین کہ خداوند تعالے مولف صاحب کو اپنے ارادون مین کامیاب فرمائے اور اس لغت کے کل حصے بہت جلد چھپوا کر شائع کرا دے اور اُردو زبان دانی کا یہ ذخیرہ پورا ہو جائے - محمد قادر علیخان صوفی

اخبار آزاد مطبوعہ ۱۰- جولائی ۱۸۹۱ء

یہ نیا لغت جو اُردو کو اپنے شائع ہونے سے پہلے ہی ترقی کی امید دلا رہا تھا اب شائع ہوا- اس لغت کی تعریف مین سب سے پہلے یہ کہدینا کافی ہی کہ اسکے مولف جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی ہین جنکا مثل محققانہ شاعری کے لحاظ سے آج تمام ہندوستان مین کوئی نہین ہی- ہمنے منشی صاحب

کو "مولف" کے لقب سے یاد کیا اور مصنف نہین کہا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ لغت تصنیف کی صفت مین آہی نہین سکتا۔ یہ عام زبان کا ایک مجموعہ ہی جسکا جمع کرنیوالا مولف ہی ہوسکتا ہی نہ کہ مصنف۔ امیر اللغات سے پہلے جتنے لغات شائع ہوے ہین ان مین سے اکثر بلکہ قریب قریب کل کے ہماری نگاہ سے گزرے ہین۔ سب سے پہلا لغت مرحوم میر علی اوسط رشک لکھنوی کا جمع ہوا وہ ناسخ مرحوم کے شاگرد اور لکھنو کے اعلے محقق تھے۔ یہ لغت آج سے چالیس برس پہلے کا ہی چھپا نہین مگر اسکے اکثر نسخے لکھنو مین موجود ہین۔ منشی امیر احمد صاحب نے شاید پیشتر اسی لغت کے طریقے پر اُردو الفاظ کے معنی فارسی زبان مین لکھے تھے بلگرامی کا لغت بھی جو رشک کے لغت کے قریب قریب زمانے مین مرتب ہوا اور بہت عرصہ ہوا چھپ بھی چکا ہی اُسکی ترتیب بھی ایسی ہی ہی کہ الفاظ اُردو مین اور معنی فارسی مین۔ جب سب سے پہلے اودہ سے دو لغت مرتب ہو چکے ہین اور ان مین کا ایک مدتین گزرین چھپ کے شائع بھی ہو چکا ہی تو جو شخص ان مولفون کے بعد مولف ہوا اُسکا یہ دعوے غلط ہی کہ وہ پہلا مولف ہے۔ امیر اللغات کی نسبت ہم یہ نہین کہتے کہ اس مین کوئی عیب نہین ہی۔ ہماری راے مین لغت کی صحیح تالیف کے واسطے ابھی بہت زمانہ درکار ہی۔ جو لوگ آخر مین مولف ہونگے اُنکو الفاظ یکجا ملین گے اور صرف ترتیب اور تفصیل صحیح کی محنت پڑیگی۔ زبان کا حصر بھی ہر وقت ممکن نہین ہی۔ اُردو اگرچہ غیر مرتب زبان ہی لیکن بہت وسیع ہی۔ جو لوگ زبان سے واقف نہین ہین وہ تو اسکی وسعت کے قائل نہین ہو سکتے لیکن فطرتی اندھا آفتاب کی روشنی کا قائل نہو تو مجبوری ہے لکھنو کی زبان مین جتنی وسعت ہی حقیقت مین وہ اسقدر ہی کہ ایک مولف درکنار چند مولف بھی اسکا حصر ایک زمانے مین نہین کر سکتے۔ البتہ یہ ممکن ہی کہ رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے بعد مختلف مجموعے تیار ہون اور آخر مین انکا ایک معقول ذخیرہ ہو جاے۔ امیر اللغات پر تفصیلی ریویو کی فرصت ہمکو نہین ہی اسلیے کہ اگر ہم اسکے اجزا پر علحدہ علحدہ بحث کرین تو بہت طوالت ہو۔ اکثر اتفاق اور کہین کہین اختلاف کی ضرورت پڑے اور یہ حالت مدتون کے لیے آزاد کو لغت ہی کا وقف کر دے۔ ناظرین الگ پریشان ہون اور مولف ضغطے مین پڑے جس سے یہ ڈر ہی کہ ایک عمدہ تالیف کے کام مین ہرج نہ واقع ہو ہمکو نہ تو حسد ہی نہ جلن ہی نہ نفسانیت ہی کہ چلتے ہوے کام مین خلل ڈال کے چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانے کی مثل پوری کرین۔ مختصر طور پر کچھ لکھنا البتہ ضروری ہی اسلیے کہ بڑا لغت ہے اسمین جو خوبیان ہین وہ اُردو کے لیے ترقی کا ذریعہ اور جو عیوب ہین وہ آیندہ کے لیے اصلاح اور ترمیم طلب ہونگے۔ منشی امیر احمد صاحب نے اپنے لغت مین توسیع زبان کی ضرورت کا بہت لحاظ کیا ہی۔ ہم اصولاً اس راے سے متفق ہین۔ اور ہمکو امید ہی کہ آیندہ مناسب طریقون سے اسپر خوب عمل ہوتا رہیگا۔ صدہا الفاظ انگریزی کے جو اُردو مین نکلے کا لجزو ہو گئے ہین اُنکو ضرور لینا چاہیے۔ دلی اور لکھنؤ کی زبان مین اکثر اختلاف ہے۔ مثلاً دلی مین "چھان بین" اور لکھنؤ مین "چھان بنان" ایسے اختلافی موقع پر دونون محاورون کو قائم کر کے دونون شہرون کی بول چال کو صاف دکھا دینا چاہیے۔ تذکیر اور تانیث کے اختلاف کا بھی پورا لحاظ رہے۔

مثلون کے معانی لکھنے مین منشی امیر احمد صاحب نے بہت کچھ کوشش کی ہی۔ یعنی نئی زبان مین معنی لکھے ہین نہ کہ بعض لغت جمع کرنے والون کیطرح پرانی مٹیا پھوس زبان مین۔ تاہم جا بجا چوک ہوی ہی۔ ہماری راے مین جہان تک بندش چست اور معنی صاف ہون وہان تک لطف ہے۔ ہم کہہ چکے کہ ہمکو آجکل تفصیل کے ساتھ بحث کی مہلت نہین ہی۔ یہ لغت ہی اور بیشک ہم لغت پر تفصیلی ریویو لکھتے اگر ایسے افکار مین نہ گھرے ہوتے جنسے فرصت کی ایسی کمی ہی کہ گویا بالکل نہین ہی۔

ممکن ہی کہ اور کسی وقت ہمکو مہلت ملے اور ہم امیر اللغات پر وسعت کے ساتھ بحث کرین - اسوقت مختصر طور پر اتنا ہی لکھدینا کافی سمجھتے ہین کہ گو امیر اللغات مین کہین کہین نقص ہی مگر نقائص کی مجموعی مقدار اور لغات کے نقائص کی مجموعی مقدار سے بہت کم ہی - اسکا مطلب یہ ہی کہ امیر اللغات بہ نسبت ان تمام اُردو لغات کے جو اس سے پہلے شائع ہو چکے ہین اچھا ہی - امیر اللغات کے علاوہ جو لغات ہین - اُن مین سب سے زیادہ خرابی یہ ہی کہ اُن کے مولفون نے جس بول چال مین معنی لکھے ہین وہ نہایت مہمل بول چال ہی - پھر اغلاط مزید بران - امیر اللغات کی قیمت کاغذ کے لحاظ سے چھ روپے اور سات روپے ہی - چھپائی بہت ہی نفیس ہی - ہمارے دوست منشی محمد سجاد حسین صاحب مالک اودھ پنچ نے جس فروگزاشت کا ذکر کیا ہی یعنی اُردو کی تاریخ کا نہ لکھنا - ہم اُس سے متفق ہین مگر یہ اصل لغت کے عیوب مین داخل نہین - ہمکو امید ہی کہ منشی صاحب آیندہ لکھین گے اسلیے کہ ہماری راے مین منشی صاحب کو ابھی پہلے حصے کے پھر چھپوانیکی ضرورت پڑے گی - امید ہی کہ جتنے حصے چھپے ہین وہ جلد بک جائین - امیر اللغات رامپور اسٹیٹ کا پتا لکھکے منشی ممتاز علی صاحب آہ سکرٹری دفتر امیر اللغات سے ملسکتا ہی -

منشی محمد نور الحسن صاحب خلف جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

ڈیر اڈیٹر - لغت وہ علم ہی جس مین مفردات الفاظ موضوعہ سے بحث کیجاے اور اُنکے مختلف معانی بتاے جائین موضوع اس علم کا مفرد حقیقی ہی غایت حقایق موضوعات لغویہ مین خطا سے بچنا اور معانی حقیقی و مجازی و منقول عرفی کی تمیز - زبان کی ترقی کے ساتھ اس تعریف کو وسعت ہوتی رہی اور محاورات - امثال - مقولے - وغیرہ مفردات کے ضمن مین لکھے جانے لگے یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ سب سے پہلے دُنیا مین لغت کسنے لکھا اور کس زبان مین ؟ مصر جس مین تہذیب کی روشنی سب سے پہلے پھیلی - لغت کی تصنیف کا پہلا مقام ہوسکتا ہی لیکن تاریخ سے کسی لغت کا ثبوت نہین ملتا - مصر کے بعد یونان مین علوم کی ترقی کا علم بلند ہوا وہان بھی ڈکشنری نہین لکھی گئی البتہ ہومر و ہرادوٹس ایسے قابل مصنفون کے تصانیف نے فرہنگ کی ضرورت ثابت کی اور غیر معمولی الفاظ کی فرہنگ لکھی گئی -

انگلینڈ (جہان کی روز افزون ترقیان دلفریب ہین) اور علوم کے ساتھ لغت کی ترقی کا بھی مرکز بنا - ڈکشنری کی تین قسمین کی گئین (۱) ڈکشنری آف وردس (۲) ڈکشنری آف فیکٹس (۳) ڈکشنری آف تہنگس - پہلی قسم مین وہ لغات شامل کیے گئے جن مین یا تو صرف الفاظ کے ترجمے اور شرحین ہین یا اُسکے ساتھ ہی اشتقاق وصرف و نحو کے متعلق کارآمد مسائل ہین یا مصنف اور اُنکے تصانیف کے حالات بترتیب حروف تہجی ہین - دوسری قسم مین وہ لغات ہین جن مین تاریخی واقعات جغرافیہ مشہور لوگون کی سوانح عمری ہین - تیسری قسم مین وہ ہین جنمین واقعات پر نکتہ چینی کی گئی ہی اور اسی کا نام انسائیکلوپیڈیا ہی - آرٹس و سائنس کی پہلی ڈکشنری ڈاکٹر جان ہریس نے لکھی جسکا پہلا حصہ ۱۷۰۴ء مین اور دوسرا ۱۷۱۰ء مین شائع ہوا پھر چمبرس انسائیکلوپیڈیا ۱۷۲۸ء مین اور بار و نیو اینڈ یونیورسل ڈکشنری ۱۷۵۱ء مین چھپی اور اب نئے نئے لغات مثلاً پینی انسائیکلوپیڈیا اور گلوب انسائیکلوپیڈیا برابر چھپ رہی ہین -

عرب مین جیسی عجیب ترقی علم لغت نے کی اُسکا بیان دلچسپی سے خالی نہین بلکہ ایک حیثیت سے جو ترقی علم لغت نے عرب مین کی اُسکی مثال یورپ مین قائم کرنا مشکل ہی

اس مین شبہہ بھی نہین کہ عربی زبان کو صحت اعراب کی وجہ سے اور زبانون سے زیادہ لغت کی ضرورت تھی۔ سب سے پہلے عربی لغت لکھنے کا فخر خلیل ابن احمد کو حاصل ہوا جسنے کتاب العین لکھکر ایک نئے علم کی تصنیف کی بنا ڈالی بعد اسکے ابو بکر بن درید نے کتاب الجمہرہ اُسی ڈھنگ پر لکھی ان دو کتابون کے شائع ہوتے ہی اہل علم مین لغت لکھنے کا مذاق پیدا ہو چلا اور چند ہی روز کے بعد نہ صرف مستنصر باللہ کے حکم سے محاورات پر بحثین اور قابل قدر نکتہ چینیان ہونے لگین بلکہ اسی خاص علم مین اسقدر تصانیف کی نوبت پہنچی کہ صاحب بن عباد نے صرف لغت کی کتابین ساتھ لیجانے کے لیے بادشاہ سے ساٹھ اونٹ طلب کیے یہ کتابین تاتار وغیرہ ملکو ن مین چلی گئین اور اب تو عربی لغت کی کتابین ساتھ لیجانے کے واسطے دو اونٹون کی بھی ضرورت نہو گی۔ ہر پہلے کام مین کچھ نہ کچھ اغلاط رہجاتے ہین اس کلیے سے قدین لغت بھی باہر نرہی جو کتابین پہلے لکھی گئی تھین اُن مین صحیح وغیر صحیح مستعمل و متروک فصیح وغیر فصیح الفاظ و محاورات بغیر کسی خاص امتیاز کے جمع کر دیے گئے تھے اسلیے ابو نصر اسمعیل بن حماد جوہری نے نیشاپور مین قیام اختیار کر کے چوتھی صدی ہجری کے آخر مین وہ لغت لکھا جو صحاح جوہری کے نام سے مشہور ہوا یہ پہلا لغت عربی کا ہی جسمین صحت کا بہت زیادہ لحاظ رکھا گیا بعد اُسکے محکم و محیط اعظم دو بڑے لغت ابو الحسن علی کے نکلے نوین صدی ہجری کے شروع مین امام مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی نے علم لغت کی تصنیف کو قاموس لکھکر کمال پر پہنچا دیا۔

فارسی زبان مین رشید و طواط و مرزا سے پہر لغت فارس مین نہایت مشہور ہین ہندوستان کے تصانیف مین فرہنگ جہانگیری و بُرہان بڑے پایے کے لغت ہین۔

زبان سنسکرت مین جسکا نشو و نما ہندوستان مین ہوا اور اب ملک کی ناقدر دانی سے خراب حالت مین ہی امر کوس (عہد بکرماجیت مین) کے علاوہ شبد کل پدرم راج سری رادھا کانت بہادر کا (جس مین سنسکرت الفاظ کے معانی سنسکرت مین لکھے گئے) اور شبد بھارت پرکاش (جسمین الفاظ سنسکرت بخط بنگلہ لکھے ہین) دو نہایت مشہور اور اچھے لغت نکلے

زبان اُردو جو ترقی کے کئی زینے طے کر چکی ہی اگرچہ لغت سے محروم نہ تھی مگر ایسے لغت کی محتاج تھی جسکی بنا منشی امیر احمد صاحب آمیر مینائی نے ڈالی اور جسکا پہلا حصّہ ہمارے سامنے ہی۔ اس حصے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ طرز تحریر انگریزی لغات سے اخذ کیا گیا اور اصول لغت عربی لغات سے ہندی الفاظ کا اشتقاق سنسکرت کا محتاج تھا جسکا انتظام اس حصے مین خوب کیا گیا ہی۔ اشعار مثالیہ کا التزام اور کئی کئی اشعار کا پہلوے استعمال دکھانے کے لیے لکھنا باعث طوالت کتاب ضرور ہی لیکن اس سے ان بحثون کا فیصلہ بآسانی ہو جائیگا جو معمولی شاعرون اور نثارون مین کسی محاورے یا پہلوے استعمال پر ہوا کرتے ہین۔ امیر اللغات مین فصیح وغیر فصیح مستعمل و متروک اضداد وغیرہ کے علاوہ تذکیر و تانیث اور اُسپر کہین کہین مولف کی رائے دو لفظ ہم معنی کا باریک فرق استعمال جیسے آزاد۔ آزادہ۔ آراستہ۔ پیراستہ کا فرق۔ حرف زائد کی تفصیل۔ رسم الخط و املا سنسکرت دری وغیرہ زبانون سے اشتقاق۔ محاورات کا پہلوے استعمال نظم مین ناسخ۔ آتش۔ غالب۔ ذوق۔ امیر داغ وغیرہ مشہور شعرا کے کلام سے نثر مین آب حیات۔ عود ہندی۔ توبۃ النصوح سے مشہور لوگون کے مختصر حالات اُردو صرف و نحو کے قواعد۔ مردون اور عورتون کی بول چال کا فرق علاوہ ہندی امثال کے فارسی و عربی کی مستعمل امثال و مقولے ان سب امور کا نہایت خوبی سے التزام کیا گیا ہی۔ اسکی اصلی خوبی دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہی ہم چند مقامات لکھتے ہین تا کہ ہمارے ناظرین دیکھین کہ آمیر کا پایۂ تحقیقات کتنا بلند ہی صفحہ ۱۴۱۔ فٹ نوٹ (۱) جملہ دو قسم کا ہوتا ہی۔ ایک وہ جس مین علاوہ وجود کے کوئی دوسرا وصف محمول واقع ہوتا ہی مثل قیام قعود اکل شرب وغیرہ وغیرہ کے اس جملے مین زبان اُردو مین رابطہ (ہے) ضرور مذکور ہوتا ہی مثلاً زید ہوتا ہی۔ زید جاگتا ہی۔

عمرو کھاتا ہی - بکر کہڑا ہی وغیرہ وغیرہ دوسرا وہ کہ وجود اس مین محمول ہوتا ہی اور رابطہ مذکور نہین ہوتا ہی وجہ اُسکی یہ ہی کہ وجود کا ترجمہ ہوتا ہی اور ہے ہونا کا مشتق ہی چونکہ محمول مشتق ہوتا ہی اسوجہ سے جس جملے مین وجود کا مشتق محمول ہوتا ہی اُس جملے مین صرف (ہے) بجاے محمول مذکور ہوتا ہی دوسرے یہ کہ رابطہ کو بوجہ غیر فصیح ہونے کے ذکر نہین کرتے یہی وجہ ہی کہ جسوقت کسی کے وجود سے خبر دیتے ہین تو اُسوقت صرف ہی کہتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ زید ہی - عمرو ہی - بکر ہے یہ نہین کہتے کہ زید ہی ہے - عمرو ہی ہے ہان یہ شبہہ ہوتا ہی کہ زید ہی مین ممکن ہی کہ زید مبتدا یا موضوع ہو اور ہی رابطہ اور محمول محذوف یہ شبہہ کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا اسلیے کہ نفس جملہ کی ماہیت ممکن نہین کہ بغیر محمول کے حاصل ہو سکے کیونکہ خبر یا جملے کی ماہیت یہی ہی کہ کسی وصف کو کسی ذات کے لیے ثابت کرین جب تک ذات کو مع وصف کے ذکر نہ کرینگے ممکن نہین کہ جملہ بن سکے البتہ رابطہ (جو صرف تعلق موضوع یا محمول بتاتا ہی) اگر حذف کر دینگے تو جائز ہوگا چنانچہ اور لغات مین اس رابطے کو حذف کر دیتے ہین مثلاً عربی مین زیدٌ قایمٌ کہتے ہین یا زیدٌ موجودٌ کہتے ہین اور ہو کو (جو رابطہ ہی) ذکر نہین کرتے صفحہ ۳۵ (۲) آبنوس مذکر یہ لفظ عربی فارسی مین مشترک ہی یہ تحقیق نہین کہ فارسی سے عربی مین گیا ہی یا عربی سے فارسی مین آیا ہی اور اشتقاق کی طرف جو خیال کیا جاتا ہی تو عبرانی زبان مین بہنم جمع بہنی یا آبنی کی ہی اور لاطنی زبان مین ابنیس ہے آبنی پتھر کے معنی مین ہی چونکہ یہ لکڑی بھی سخت اور وزنی ہوتی ہی اسوجہ سے اسکو آبنوس کہتے ہین اور حرفون کا قرب دیکھا جاتا ہی تو آبنوس کو ابنیس سے جو لاطنی ہی قرب یادہ ہی مگر یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ آبنوس سے ابنیس مشتق ہی یا بالعکس - ایک درخت ہی جسکی لکڑی سخت اور سیاہ ہوتی ہی اسکی صندوقچے اور کنگھیان وغیرہ بناتے ہین - اس جسے مین صفات و تشبیہات کی زیادتی اور فحش الفاظ کی کمی ضرور کھٹکتی ہی صفات و تشبیہات کا تعلق لغت سے ضرور ہی لیکن وہ صرف شعرا کے واسطے بکار آمد ہین اسلیے اُنکو ضمیمہ مین داخل کرنا بہتر ہوگا - راقم - نور الحسن - قیصر باغ - لکھنؤ -

منشی سید اکبر حسین صاحب سب جج کانپور .

اڈیٹر صاحب - منشی امیر احمد صاحب نے ملک اور قوم پر بڑا احسان کیا ہی کہ ایک جامع لغت اُردو کی تالیف کی محنت گوارا کی ہی - اسکے جو کچھ وجوہ ہون لیکن اسمین شبہہ نہین ہی کہ قوم مین اہل کمال کی قدر کرنے اور اہل علم و فضل کا حوصلہ بڑھانے کی قابلیت کم ہو گئی ہی منشی صاحب اسبات سے بیخبر نہونگے - تاہم اُنہون نے یہ عظیم الشان خدمت اپنے ذمے لی ہی - اس لغت کی پہلی جلد جو صرف الف ممدودہ پر حاوی ہی میری نظر سے گزری - موزون تقطیع - شفاف کاغذ - نہایت پاکیزہ و صاف چھاپا - خوشنما حروف نے دامن نظر کو ایسا اُلجھایا کہ بمشکل صورت سے معنی کیطرف توجہ مبذول ہوئی - یہ تالیف جس پایے کی ہی اسکا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہی کہ قومی آسمان کے آفتاب جنسے زیادہ جوہر شناس اور علم دوست اس ملک مین کوئی نہین ہی یعنی آنریبل سر سید احمد خان صاحب بہادر کے - سی - ایس - آئی - نے اس کتاب کی ثنا و صفت مین اپنی پوری بلاغت صرف فرمائی ہی - بڑے بڑے لائق اڈیٹرون اور منشیون نے راے ظاہر کی ہی کہ اب تک ایسی جامع کتاب لغت عالم وجود مین نہین آئی تھی - مین نے بہت کوشش کی کہ اس کتاب مین کوئی نقص نکالون اور نکتہ چینی کے فرض کو پورے سلیقے کے ساتھ ادا کرون - مین نے

اگر کچھ نقص پایا تو وہ صرف یہ ہی کہ اس کتاب مین اسقدر خوبیان ہین اور وہ اسقدر فوائد سے مالامال ہی۔ کہ ایک عام نگاہ مین ذہن کو اُن پر عبور نہین ہو سکتا۔ اُسکی ترتیب و تالیف مین اسقدر رعایتین ملحوظ ہوئی ہین۔ ایسی محنتین گوارا کی گئی ہین جنسے فائدہ اُٹھانے کو اور جنکی قدردانی کو شاید ملک تیار نہین ہی۔ جس شخص نے انگریزی ڈکشنریان جانسن دواکر دو ویبسٹر کی دیکھی ہین وہ بیساختہ بول اُٹھے گا کہ اُردو زبان کا مصنف محققانہ تلاش۔ عالمانہ ترتیب۔ حکیمانہ اظہار مطلب مین کسی طرح یورپ مین مصنفون سے کم نہین ہی۔ شاید بڑھا ہوا ہی۔ اس کتاب کے ورق اُلٹیے تو اُردو زبان کی وسعت پر ایک نہایت مسرت خیز حیرت ہوتی ہی محسوسات مفردہ۔ خیالات مرکبہ۔ محاورات۔ مقولات۔ مثلین۔ اصطلاحین۔ ہر ایک کا ایک دریاے زخّار بہ رہا ہی ہر دریا زنگا رنگ کی لہرین لے رہا ہی جو ایک دوسرے سے بالکل ممیز و نمایان ہین طبیعت انسانی کے بیشمار پہلو نظر آتے ہین اور خداے تعالےٰ کی قدرت کاملہ کا عجب دلاویز تصور بندھتا ہے۔ بلاغت و فصاحت مین کمال چاہنے والا اس کتاب پر حاوی ہونے کی کوشش کرے۔ رومیتہ الکبریٰ مین سسرو اور وجل کھڑے ہون۔ انگلستان مین برک و مکالے اُٹھین۔ ہمارے مولف کی کتاب پر جو حاوی ہو وہ ہندوستان مین سنبھل بیٹھے اور بازی جیت لے۔ عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ انگریزی۔ ہندی۔ سنسکرت تمام زبانون کے الفاظ مانوس ہمارے مصنف کی اُردوے معلےٰ مین حاضر ہین۔ اور پوری وردی پہنے ہوے۔ اُنکا ماخذ۔ اُنکی تحقیق۔ اُنکے معانی۔ لغوی اور اصطلاحی سب موجود۔ ہمنے تو ایک سرسری نگاہ کی چار صفحے ختم کر دیے مصنف نے ایک ایک لفظ کی داد تحقیق دینے مین کیا کیا خون جگر کھایا ہوگا کیا دقتین اور کاوشین اُٹھائی ہونگی اسکا اندازہ آسان نہین ہی۔ اندازہ کرنے کی فرصت کہان۔ تصویر کی خوبی محو کر لیتی ہی مصور کا خیال کب آنے دیتی ہی۔ ہمارے مولف نے سند اور امثال کے اشعار سے قریب قریب ہر آرٹکل اور ہر مد کو ایسی زینت دی ہی کہ ذوق سخن رکھنے والے اُن اشعار ہی کو دیکھتے رہجاتے ہین۔ آپ اسکو لغت کہیے۔ آپ اسکو بہارستان سخن کہیے۔ آپ اسکو تذکرہ شعرا کہیے۔ اسکو صرف و نحو کی کتاب کہیے۔ تاریخ عالم کہیے۔ مثلون اور محاورون کا ذخیرہ کہیے۔ لفظون کی ہسٹری کہیے۔ غیر زبانون کے الفاظ کا مجموعہ کہیے۔ ہدایت الشعرا کہیے۔ معین الطلبہ کہیے۔ عدالت کے لیے زبان اردو کی مستند ڈکشنری کہیے۔ غرض جو کچھ کہیے موزون ہی۔ جیسا آپکا مذاق ہو اُسی رنگ مین یہ بےنظیر تالیف آپ کی خدمت مین حاضر ہی۔ خدا ہمارے مصنف کو زندہ و سلامت رکھے جسنے ہماری پریشان حال زبان پر توجہ کی اور کیسی توجہ مسیحائی کی۔ اُردو لٹریچر مین ایک ایسا اضافہ کیا جسکو لاجواب کہنا ایک امر واقعی ہی۔ خدا کرے یہ سلسلہ تمام ہو جاے آمد آمد (یعنی الف ممدودہ) ہوئی ہی تو یار (یعنی یاے تحتانی) کا جلوہ بھی نظر آے شرم آتی ہی کہ ہماری قوم کا ہماری زبان کا ایک عالم ہمکو فائدہ پہنچانے کے لیے اسقدر کوشش کرے۔ اتنا صرف گوارا کرے آیندہ مصارف کے لیے فکر و تردد مین ہو قوم اور ملک کی طرف دیکھ رہا ہو اور ہم صرف یہہ کہکر کہ خدا کرے کتاب ختم ہو جاے بیٹھ رہین۔ ہر والی ملک ہر رئیس قوم پر فرض ہی کہ مولف کے کمال کی داد اور اس کام مین اُسکو فیاضانہ امداد دے۔ زبان اُردو بھی تو سمجھے کہ ابھی اُسکے والی وارث موجود ہین۔ مولف کو بھی تو معلوم ہو کہ اگر انگریزی مصنفون کو اُبھارنے والے انکو مالامال کر دینے والے انگلستان مین موجود ہین تو ہندوستان مین بھی حیدرآباد۔ ٹونک۔ رامپور۔ بہاول پور۔ بھوپال وغیرہ مین خدا کے فضل سے ایسا مادہ موجود ہی کہ ایک ہندوستانی مصنف کو اسکی محنت و کمال کا صلہ مرحمت ہو اُسکا حوصلہ بڑھے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا مولف کسی فرضی قصے کی داد نہین چاہتا اُسنے ناول نہین لکھا وہ حکایت زلف و کمر پر طالب آفرین نہین ہی اُسکی بلند اور عالمانہ طبیعت نے ۳۰ کرور اہل ملک کی زبان پر احاطہ کیا ہی۔ ایک مفید

اور کارآمد مبسوط اور مستند کتاب لغت تالیف کی ہی جسکو انگلستان اور جرمن مُطلّا جلدون مین اپنے کتب خانے مین رکھین گے۔ درحقیقت یہ ایک قومی اور ملکی تاریخ ہی۔ ہمارے مصنف کو شہنشاہ اکبر اور ملکہ ایلیزبتہ کا دربار چاہیے۔ خدا ہمارے والیان ملک کو سلامت رکھے اب بھی ایسے دربار موجود ہین۔ طالب العلم۔ ہر صاحب سخن۔ ہر علم دوست۔ ہر جج و مجسٹریٹ عدالت۔ ہر تاجر۔ ہر ہیڈ ماسٹر۔ ہر مترجم کو اس کتاب کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھنی ضرور ہی۔ کتاب کی خوبیون اور اُسکے فائدون کے مقابلے مین قیمت کیا ہی کچھ بھی نہین۔ اور معنی شناس تو یہ کہتے ہین۔ ؎ وصال اسکا عوض مرنے کے گر ٹھہرے غنیمت ہی۔ متاع وصل جانان جان دینے پر بھی سستی ہی۔ تنبیہ۔ مجھسے بہت زیادہ لائق لوگ اس کتاب کی خوبیون اور اسکی جامعیت کا مفصل ریویو تحریر فرما چکے ہین لہذا مین نے ایک عام بیان پر اکتفا کی۔ اور بعض وقت مفصل بیان مکتب کا سبق دُہرانا معلوم ہوتا ہی۔ راقم سید اکبر حسین از کانپور۔

منشی محمد یسین صاحب شفق وکیل گورکھپور

اس لغت کو ہم نے شروع سے آخر تک دیکھا۔ نہ صرف اس خیال سے کہ یہ ایک نیا لغت اُردو کا ہی اسکی سیر کرنی چاہیے بلکہ اس نگاہ سے کہ ملک کے لیے کسقدر مفید ہی اور کہان تک وسعت دیگئی ہی اور نیز اس امر پر بھی ہماری نظر تھی کہ ہر حیثیت سے اردو کے لٹریچر کو پوری مدد اس سے مل سکتی ہی یا نہین جب ارمغان دہلی کو اسکے مولف نے شایع کیا تھا تو اُسوقت ہمنے اسکو بھی اسی نگاہ سے دیکھا تھا اور اُسوقت اسکے مقابل کا کوئی لغت نہین تھا اسوجہ سے اُسپر اجمالی راے ہم نہین قائم کرسکے۔ اور اسکے حسن و قبح پر پورے طور سے غور کرنے کا موقع نہین ملا۔ یہ ایک عام بات ہی کہ جب تک دو شے ایک جنس کے مقابل نہون حسن و قبح کے متعلق کوئی قطعی راے نہین قائم ہوسکتی۔ مگر اس خیال سے کہ اُسوقت کوئی دوسرا لغت نہین تھا اُسکی عیب جوئی یا نکتہ چینی کیطرف توجہ کرنا ہمنے مناسب نہین جانا ہماری دانست مین ملک کو اُس سے ضرور فائدہ پہنچنے کی امید تھی ایسی حالت مین ہماری یہ راے قائم ہوئی کہ اگر اس لغت مین بفرض محال کوئی غلطی یا عیب ہو بھی تو اسے ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہی۔ کیونکہ قومی ترقی کو ہماری راے سے نقصان عظیم پہنچے گا۔ اب وہ زمانہ باقی نہین رہا۔ ایک دوسرا لغت ہمارے ہاتھ مین ہی جسکی ظاہری صورت یہ کہہ رہی ہی کہ بہت اہتمام سے چھپا ہی اور بہت عمدہ سامان اسکی تالیف مین بہم پہنچایا گیا ہی۔ ایسی حالت مین راے نہ دینا مولف پر ظلم کرنا ہی۔ قبل اسکے کہ ہم اپنی راے ظاہر کرین ہم اس امر کا اظہار کرنا مناسب سمجھتے ہین کہ جناب منشی امیر احمد صاحب سے ہمکو کوئی واسطہ یا تعلق نہین ہی۔ ہمنے نہ کبھی ممدوح سے اصلاح لی ہی اور نہ اب تک کسی قسم کی مدد یا نفع اُن سے ہمکو پہنچا ہی۔ ہم اپنی راے صرف اسوجہ سے امیر اللغات پر ظاہر کرتے ہین کہ وہ لغت پبلک کے سامنے رکھدیا گیا ہی اور پبلک پر یہ فرض ہی کہ اُسکے حسن و قبح کے متعلق اپنی راے دے۔ اسلیے ہم بھی اپنے خیالات ظاہر کرتے ہین ورنہ ہم ایک لفظ بھی شاید نہ لکھتے۔ اسوقت جو رنگ روپ اردو زبان نے پیدا کیا ہی اُسکی رعایت سے یہ لغت نہایت مفید اور کارآمد ہی اور اس سے مولف کی لیاقت اور تحقیقات کا خوب اندازہ ہوسکتا ہی۔ گو ہم پہلے سے بھی جناب منشی امیر احمد صاحب مینائی کی لیاقت اور قابلیت سے واقف تھے مگر اس لغت نے اُنکی بے انتہا قابلیت کی سند ہمارے سامنے رکھدی۔ جو لوگ اس لغت پر اعتراض کرتے ہین ہماری دانست مین اُنکی راے صحیح نہین ہی اگر ہم اُن پر ہٹ دھرمی کا الزام لگائین

تو غالبًا بے موقع نہو گا۔ سچ تو یہ ہی کہ ایسی کتاب پر اعتراض کرنا قوم اور ملک کے ساتھ بدسلوکی کرنا ہی ہماری ذاتی راے یہ ہی کہ اس قسم کے تصنیفات کو نہایت وقعت کی نگاہ سے
دیکھنا چاہیے نہ کہ اعتراض کرکے مولف کا دل چھوٹا کر دیا جاے تا کہ ہمت اور کوشش سست ہو جاے اور وہ منفعل ہو کر ایسی ضروری تالیف سے دست کش ہو جاے منشی
امیر احمد صاحب نے محض اس تالیف سے ناموری ہی حاصل نہین کی بلکہ اُنھون نے ملک اور قوم پر بڑا احسان کیا۔ ایسی عمدہ تالیف پر آمادہ اور مستعد ہونا انکے بہی خواہ قوم
ہونے کا بڑا کامل ثبوت ہی۔ اُنکا یہ احسان ہماری ہی ذات تک محدود نہین ہی بلکہ ہماری آیندہ نسلین بھی اس بار احسان کو اپنے سر لین گی۔ اردو زبان جو اسوقت تک
بے بال و پر تھی اس لغت سے اس قابل ہو گئی کہ دوسری وسیع زبانون کی نگاہین اسپر پڑین۔ ہمنے ارمغان دہلی کو بھی اُسی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہی جسطرح اس لغت کو
دیکھتے ہین۔ اور ہم اُسکے مولف کی بھی تعریف کرتے ہین کہ اُنھون نے بھی ایک جدید اور کار آمد تالیف کی بنا ڈالی تھی۔ مگر افسوس کہ جو اہتمام اور سامان ابتدا مین کیے گئے تھے
انجام کو نہ پہنچے۔ وہ لوگ جو اُردو کے لٹریچر کو نگاہ غور سے دیکھتے ہین اُن کو اقرار کرنا پڑے گا کہ بہت سی باتین امیر اللغات مین ایسی ہین جو ارمغان دہلی مین فروگزاشت ہو گئی
ہین۔ مگر اس فروگزاشت سے ہم مولوی سید احمد صاحب مولف ارمغان دہلی کی قابلیت میں دھبا نہین لگا سکتے کیونکہ وہ ایسی باتین نہین ہین جنھیں مولوی صاحب ممدوح
نہ جانتے ہون۔ امیر اللغات محض اُردو الفاظ کا لغت نہین ہی بلکہ وہ ہمکو اردو لٹریچر سکھاتا ہی۔ تمام الفاظ جو زبان اُردو مین بالعموم مستعمل ہین وہ سب اسمین موجود ہین۔ چونکہ
شاعری بھی جزو زبان ہی اور منشی امیر احمد صاحب کو اس سے زیادہ دلچسپی ہی اسلیے استعارے اور تشبیہات کے بتانے مین بہت زیادہ کوشش کی ہی اور نہایت قابلیت کے
ساتھ اس فرض کو ممدوح نے ادا کیا ہی اگر یہ سب باتین اس لغت مین نہ ہوتین تو یہ لغت کمپلیٹ (کامل) نہوتا۔ اور لغت کا انکمپلیٹ ہونا داخل عیب ہے۔ اس لغت کے دیکھنے
سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مولف نے ترتیب دینے کیوقت یہ قصد کر لیا تھا کہ امیر اللغات جامع اور مانع ہو۔ اور اسمین کوئی شک نہین ہی کہ یہ لغت جامع اور مانع ہی۔ ایسے لغت کو وقعت
کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے نہ کہ نگاہ حسد سے۔ ہمنے جہان تک غور کیا اور جسقدر کوشش کی ہمکو اعتراض کرنے کا موقع نہین ملا۔ اور نہ فی الحقیقۃ کوئی اعتراض ہو سکتا ہی۔ اگر
سہواً کوئی غلطی ہو بھی گئی ہو تو اسے نظر انداز کرنا چاہیے یہ کہنا تو ہماری دانست مین بالکل ناانصافی ہی کہ یہ لغت از سرتا پا غلط ہی۔ اگر رفع حجت کے لیے ہم یہ مان لین کہ بعض جگہ
غلطی یا فروگزاشت ہو گئی ہی۔ تاہم مولف کی فکر وسعی کی داد دینی چاہیے نہ کہ سخت الفاظ مین ریمارک دیکر دل شکنی کی جاے۔ انسان سہو و خطا سے خالی نہین ہی۔ اگر ایسی
وسیع تالیف مین کوئی غلطی ہو بھی گئی ہو تو مولف کی لیاقت یا تحقیقات مین کوئی نقص نہین آسکتا۔ اور نہ وہ لغت غیر مفید ہو سکتی ہی۔ بعض لوگون نے اس لغت کو ارمغان دہلی
کی نقل کہا ہی اور بعض نے فیلن صاحب کی ڈکشنری کا خاکا بتایا ہی۔ مگر کسی نے انصاف سے اس امر پر غور نہین کیا کہ ایک زبان کے جب دو لغت یا دو سے زیادہ ہون گے
تو الفاظ کہان سے لیے جائین گے۔ ہر لغت لکھنے والا زبان سے الفاظ لے گا۔ ایسی حالت مین ایک لغت دوسرے سے ضرور ملتا جلتا رہے گا انگریزی زبان مین۔ چیمبرس
انگلو بیز۔ وبسٹرس۔ واکرس۔ جان سنس۔ وغیرہ وغیرہ ڈکشنریان ہین تو کیا سب پر یہ الزام عائد ہو سکتا ہی کہ ایک نے دوسرے کی نقل کی ہی؟ ایسا خیال محض لغو اور خلاف
انصاف ہے۔ فیلن صاحب نے کیا الہام کے ذریعے سے لغت مرتب کیا تھا؟ اور کیا اُسوقت شکسپیرس ڈکشنری موجود نہین تھی؟ تو کیا یہ کہنا مناسب ہے کہ فیلن صاحب نے
شکسپیرس کی ڈکشنری کی مثلین وغیرہ نقل کر لی ہین؟ ہرگز نہین اگر ایسا کہا جاے تو دُنیا مین کوئی لغت اس اتہام سے پاک نہین ہو سکتا۔ ہمنے یہ لغات جنکو ذیل مین ہم لکھتے ہین امیر اللغات

مین نہین پاے تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ امیر اللغات ناقص اور غیر مکمل ہی ؟ حشر تک ہم ایسا نہین کہہ سکتے ہین۔ ممکن ہی کہ سہوًا امیر اللغات مین نہ درج ہوے ہون۔ طبع ثانی مین یہ فروگزاشت درست ہوجاے۔ آزادہ رو۔ آسودگی۔ آشفتگی۔ آفس آفیسر۔ آوارہ مزاج۔ آوارگی۔ آوارہ منش۔ آوارہ وضع۔ آنچل ڈھلنا۔ اس لغت کو اگر کوئی انصاف سے دیکھے تو منشی صاحب ممدوح پر الزام نہین لگا سکتا۔ دہلی اور لکھنؤ دونون کے محاورات لکھے ہین۔ اور سندین دی ہین۔ جہان دہلی اور لکھنؤ مین اختلاف ہے اُسکو نہایت صفائی سے اور انصاف سے ظاہر کردیا ہی۔ ہمکو جہان تک واقفیت ہی ہم کہہ سکتے ہین کہ منشی صاحب ممدوح کو قریب قریب تمام ہندوستان کے لوگ مسلم الثبوت اُستاد مانتے ہین اور حقیقةً اُنکی تحقیقات اور لیاقت ایسی ہی کہ مسلم الثبوت کہے جائین۔ مگر کسی جگہ سند مین اپنا شعر نہین لکھا اور اگر وہ لکھدیتے تو بیجا نہوتا۔ مگر منشی صاحب ممدوح نے نہایت ہی پسندیدہ طریقہ اختیار کیا اور بہت ہی منصفانہ راے قائم کی کہ اپنے اشعار سند مین نہین لکھے۔ اس سے زیادہ کیا احتیاط کوئی کرسکتا ہی صفحہ ۱۱۳ مین ایک لغت "آے گئے کا سودا" لکھا ہی۔ جسکے معنی کمال آمادگی مرگ ہین۔ منشی صاحب ممدوح نے لکھا ہی کہ یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین سنا گیا ہی۔ داغ دہلوی سے معلوم ہوا کہ حالت مرگ اور نوبت اخیر کو دلی مین بولتے ہین۔ سند مین داغ ہی کا شعر اس محاورے کے ثبوت مین لکھا ہی۔ ؎ دیکھ کہتے ہین اسے آے گئے کا سودا۔ ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے۔ اس موقع پر منشی صاحب کے الفاظ کہہ رہے ہین کہ سوا اس شعر کے اور کوئی ثبوت نہین ہی اور نہ داغ کے حافظے مین کسی گزشتہ یا موجودہ شاعر کا کوئی شعر ہی جسکو وہ ثبوت مین پڑہتے۔ مگر منشی صاحب نے صرف داغ ہی کے شعر پر کفایت کی منشی صاحب ہی کا انصاف ہے کہ ایک شاعر اور ایک ہی شعر پر اعتبار کرکے اس محاورے کو بھی داخل لغت کردیا۔ ایسے منصف مزاج مولف پر اعتراض کرنا بہت بڑی غلطی ہی۔ جا بجا مراة العروس اور آب حیات کے جملے منشی صاحب نے سند مین لکھے ہین۔ گو یہ دونون بالکمال مولف ضرور قدر کے قابل ہین۔ مگر یہ دونون تالیفین اس پایے کی نہین ہین کہ سند مین پیش کی جائین لیکن مولف امیر اللغات نے اسکو بھی گوارا کیا۔ ہمارا خیال تو یہ ہی کہ منشی صاحب نے محض دلی والون کی زبان بند کرنے کی غرض سے یہ اختیار کیا ہی ورنہ یہ کوئی ضروری بات نہین تھی۔ امیر اللغات مین ایک لفظ بھی ایسا نملے گا جس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکے کہ مولف نے دلّی کی زبان یا محاورون پر حملہ کیا ہی۔ اُنکو بُرا لکھا ہی اور لکھنؤ کی زبان کی تعریف کی ہی۔ ہم اس تالیف کو بہت وقعت سے دیکھتے ہین اور سفارش کرتے ہین کہ ملک اور قوم ضرور مدد کرے۔ اور ہر شخص کو ایک ایک جلد اس لغت کی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ محمد الیسین شفق۔

رسالہ مرقع عالم۔ اکتوبر اور نومبر ۱۸۹۱ء

یہ اردو زبان کا وہی لغت ہی جسکے دیکھنے کے لیے مدتون سے ایک عالم کی آنکھ لگی ہوئی تھی اور جسکی تدوین کے لیے عرصے سے ریاست رامپور مین بہت کوششین بھی ہورہی تھین اسکے مولف جناب منشی امیر احمد صاحب آمیر مینائی لکھنوی ہین جنکی زباندانی کو زمانہ مانے ہوے ہی اور کون نہین جانتا کہ وہ ملک سخن کے ایک ایسے فرمانروا ہین کہ جنکا مدمقابل دُنیا مین آج ذرا مشکل سے ملے گا۔ وہ اُسی جگہ پر چھوٹے سے بڑے ہوے جو اُردو زبان کی منجملہ دو ٹکسالون کے ایک اعلے درجے کی کہی جاتی ہی۔ بدو شعور سے انکا مشغلہ جسمین زیادہ رہا وہ یہی شعر و سخن کا مذاق تھا جس مین زباندانی پہلی منزل ہی۔ یہ لغت تو بہت حصون پر ختم ہوگا مگر جو حصہ اسوقت ہمارے پیش نظر ہی وہ پہلا ہی آ

حصہ ہی جسمین مولف نے پہلے مقدمی کے طور پر کچھ ایسی مختلف باتین لکھی ہین جو اس کتاب کے دیکھنے والے کو اسکے دیکھنے مین ایک قسم کی مدد دیتی ہین - اسکے بعد اُسی بحث کا آغاز ہی جسکے واسطے یہ کتاب مدون کی گئی ہی - لغات کے جمع کرنے مین اسیطرح تعمیم سے کام لیا گیا ہی جسطرح خود اُردو نے عربی - فارسی - ترکی - ہندی - انگریزی اور سنسکرت کے الفاظ کو اپنے وسیع دامن مین لے لیا ہی - لغات کی ترتیب حروف تہجی کی ترتیب پر رکھی گئی ہی اور ہر ایک مفرد لغت کے تحت مین اپنے امکان کے موافق تلاش کر کے کل اُن لغات کو جمع کر دیا ہی جو اُس پہلے مفرد لغت سے مشتق یا مرکب ہوے ہین - یا جنکو اُس اصل لغت سے کسی قسم کا تعلق بھی ہی - پھر ہر ایک کے صفات - تشبیہات - محاورات - مقولے - مثلین - وغیرہ وغیرہ - منشی صاحب نے الفاظ مشتبہ مین عموماً ہر لغت کے ساتھ عام اس سے کہ وہ اصل لغت ہو یا متعلق اسکے مذکر - مونث اور لازم متعدی ہونے کو بھی بتا دیا ہی اور پھر اُس اختلاف کو بھی دکھا دیا ہی جو اسکے متعلق لکھنؤ اور دلّی کی زبان مین پایا گیا - اور ہر امر کی تائید کے لیے اساتذہ کا کلام بھی سند مین پیش کر دیا - مشتقات لغات کو گو منشی صاحب نے دیکھنے والے کی سہولت کے لیے اصل لغات کی تحت مین لکھدیا ہی اور ایک حد تک یہ طریقہ لغت دیکھنے والے کو سہولت کا راستہ بھی اچھی طرح بتاتا ہی مگر پھر بھی ترتیب ایسے محاورات اور جملون پر پہنچکر جو اسماے اشارہ اور ضمائر کے محتاج نہین ہین یا اگر ہین تو انکو کسی ایک ہی سے تخصیص نہین ہی معانی ڈھونڈنے والے شخص کو ایک ایک لفظ کے لیے بہت سے اوراق کی نہین بلکہ امیر اللغات کی بہت سی جلدون کی سیر کرائے گی یا خود جناب منشی صاحب کو اس امر پر مجبور کرے گی کہ وہ ایک لغت کو دس دس جگہ لکھنے کی تکلیف گوارا فرمائین معانی کے بیان کرنے اور مواقع استعمال کے بتانے مین منشی صاحب نے جس تحقیق اور تفصیل سے کام لیا ہی وہ ضرور ایک ایسا قیمتی کام ہی کہ جسکی قدر کچھ اُسی کو خوب معلوم ہوگی جسنے قلم اُٹھا کر کبھی اس باب مین کچھ لکھنے کا قصد کیا ہوگا اور یون تو کہنے کے لیے جسکے جو دل مین آئے کہلے مگر حق یہ ہی کہ منشی صاحب کا یہ لغت اُردو زبان کے ساتھ وہی کام کر جائے گا جو قوت ناطقہ زبان کے ساتھ کر جاتی ہی خاص اس باب مین اسوقت تک جسقدر لغت ہماری نظر سے گزرے ہین اُن سب مین ہم ضرور اسکو ترجیح دیتے ہین لیکن ہم یہ کہنے سے بھی باز نہین رہ سکتے کہ جو کتاب جس فن مین ہو اُسکو اُسی فن کے اندر رہنا چاہیے - منشی صاحب کا یہ لغت لغت کی حیثیت سے شاید کسی قدر تجاوز کر گیا ہی - سنداً اساتذہ کے کلام پیش کرنیکی ضرورت میری رائے ناقص مین انہین مقامات پر معلوم ہوتی ہی جہان لغوی اور اصطلاحی معانی مین بہت بُعد ہو یا جو ابھی مشکوک حالت مین ہین یا جن مین کسی قسم کا اختلاف ہی اور یون لفظ لفظ پر اساتذہ کا کلام پیش کرنا بجز اسکے کہ اس بکار آمد لغت کو ضخیم الحجم کتاب بنا کر دیکھنے والونکی طبیعت کو دیکھتے ہی گھبرا دے اور کوئی معتدبہ فائدہ نہین دیسکتا - ہمکو امید ہی کہ آیندہ اور حصون کی تالیف کے وقت ہماری اس رائے پر ضرور غور کیا جاے - خدا وہ دن جلد لاے کہ ہم اپنی مشتاق آنکھون سے اسکے اور حصون کو بھی دیکھین - یہ حصہ ۳۱۷ - بڑے صفحون پر بڑے اہتمام کے ساتھ فقط انہین لغات کے خاتمے پر پہنچکر ختم ہو گیا ہی جنکے اول مین الف ممدودہ آیا ہی - قیمت باختلاف کاغذ ۱۲ / ۱۰ - درخواست خریداری دفتر امیر اللغات - رام پور - رُہیلکھنڈ کے پتے سے ہونی چاہیے - خاکسار مہتمم مرقع عالم -

شمس العلما جناب مولنا مولوی محمد عبد الحق صاحب

ہر زبان جہانی الضمیر کی ترجمان ہی اپنے خصوصیات مین ضرور امتیاز رکھتی ہی - اگرچہ وہی مفردات - وہی مرکبات - وہی کنایے - وہی تمثیلین - وہی مقام استعمال

وہی شلین وہی مقولے ہین جو لغات مین مستعمل ہین۔ لیکن خصوصیات لسانی کا بتانا نہایت مشکل اور نکتہ لاینحل ہی۔ یہ مسلّم ہی کہ لغت کا موضوع لفظ مفرد ہی۔ مفردات کے اصلی مادے
کی جستجو اشتراک لفظی یا معنوی حقیقت یا مجاز کا بتانا اسکے عوارض ذاتی اور محل بحث ہین لیکن اسکے موضوع کو جو مختلف خلطون سے مخلوط ہوکر ہر خاص و عام کی زبان پر آتا ہی
اس طور پر ملحوظ رکھنا کہ خاص زبان اور اُسکے الفاظ اور مستعملات اخالیط ناگہانی سے الگ ہوکر ممتاز رہین یا بحث کے مقامات اُن عوارض سے الگ ہون جو عوارض ذاتی یا نوع
عوارض ذاتی سے جدا اور اعراض غریبہ مین داخل یا اسکے عین ہین کوئی آسان امر نہین۔ کبھی کبھی اس عموم موضوعیت کے علاوہ خاص خاص وہ پہلو بھی مبحوث عنہ ہوجاتے ہین
جو خاص ایک زبان سے تعلق اور دوسری زبان کے موضوع یا عنوان موضوع کے خلاف ہوتے ہین مثلاً بعض جملے جو ہئیت ترکیبی کی وجہ سے مفردات کے حکم مین ہین اور مفردات
اُسکے جزو ہین لیکن بظاہر موضوع کی نوعیت اور شخصیت سے الگ اور جدا ہوتے ہین جس سے یہ شبہہ ہوتا ہی کہ کیون یہ محل بحث اور موضوعیت مین داخل ہین لیکن اس مقام مین یہ سمجھنا ضرور
ہی کہ مفردات جنکو عام طور پر لوگ مفردات جانتے ہین اُن سے یہ مفردات عام ہین مثلاً زید مفرد ہی اور زید آیا مفرد نہین۔ لیکن اُن مفردات پر غور کرنیوالون یا موضوعیت کی نگاہ رکھنے
والون کو اس زید آیا کو اُسوقت مین ضرور مباحث مفردات مین داخل کرنا ہوگا جسوقت بصورت مقولہ یا مثل ظاہر ہو جسکا خاص منشا یہ ہی کہ مقولے اور امثال بھی اپنے خاص
معنی کے لحاظ سے مثل مفردات کے ہین اسی لیے مطلق زبان کی خصوصیت جو اسکے اجزاے مادی یا ترکیبی سے پیدا ہو ملحوظ رکھنا لغت کا مقصد اعلےٰ اور غایت قصوے ہی
راقم کو اسوقت لغت کے پورے مقاصد کا بتانا اسکے موضوع یا تعریفات سے بحث کرنا منظور نہین ہی بلکہ اسوقت صرف یہ بتانا اور ظاہر کردینا ہی کہ امیر اللغات نے کہان تک اپنے
مقاصد اور اغراض کے پورے کرنے مین کامیابی حاصل کی ہی اور اسکے مصنف نے کہان تک اس تالیف مین اصلی غرض کا خیال رکھا ہی امیر اللغات کا اگرچہ ابھی ایک ہی حصہ
نکلا جس مین صرف الف ممدودہ ہی لیکن اُن اغراض پر نظر کرنے کے بعد جو لغت کے اہم مسائل ہین اور امیر اللغات مین تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہین یہ کہنا ضروری ہی کہ یہ لغت
اپنی جامعیت کے لحاظ سے ایک نمونہ ہی جسنے مصنف کی تدقیق نظر اور کتاب کی جامعیت مسائل کو اس طور پر ظاہر کردیا ہی جسکو ملک اور قوم فخر اور مباہات کی نگاہ سے اگر
دیکھے تو زیبا ہی اور مجھے معلوم ہوتا ہی کہ ملک نے اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہی اردو لغات کے اشتراک اور منقولات جو اعلے سے اعلے لغت نویس کی نگاہ سے کوسون دور
اور خفی رہ سکتے تھے ایک لغت کے معنون کا انتہا سے انتہا باریک فرق جو تعمق نظر سے بھی حاصل نہین ہوسکتا تھا مفردات کی تحقیق اور مرکبات کی تدقیق (جو خصوصیات کے
لحاظ سے مفردات مین داخل ہین) کس شان سے بیان کی گئی ہی کہ اُردو زبان بھی اس تصنیف کو دیکھتے ایک علمی زبان معلوم ہوتی ہی۔ اس کتاب کی عظمت اُس شخص پر خوب
ظاہر ہوسکتی ہی جسنے کبھی اس قسم کی دماغ سوزی کی ہو۔ ہرچند امیر اللغات کے مصنف کی اُستادی فن شاعری اور قابلیت علمی مسلّم الثبوت ہی۔ لیکن یہ کتاب میری رائے مین
اُس عام اور خیالی تسلیم کے لیے برہان قوی ہی اور ہندوستان کو ضرور سرمایۂ فخر ہی۔ دعا کرنا چاہیے کہ اہل ملک اس کتاب کی پوری قدر کرین اور مصنف اسکو جیسا کہ چاہیے
اور جیسا پہلا حصہ ہی اس سے بھی عمدہ حالت پر پورا کر سکے کہ اردو زبان سے محتاجی اور عدم استقلال کا الزام رفع ہو اور یہ عمدہ یادگار زمانہ مین رہجائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

محمد عبد الحق العمری الخیرآبادی حماہ اللہ بلطفہ المبادی فی العواقب والمبادی المخاطب بہ شمس العلما

رسالۂ قمر - مارچ ۱۸۹۲ء

یہ بیش بہا اُردو زبان کا لغت جو شاہد آرزو کی طرح ایک عالم کو اپنی شہرت سے ہمہ تن چشم انتظار بنا کر نظرون سے اوجھل ہو رہا تھا تھوڑے دنون سے مشتاقون کی نگاہون کا نور اور قدردانون کے دلون کا سرور بن کر کتم عدم سے چھپائی اور صفائی کا خوشنما گہنا پہنے ہوے کمال آب و تاب سے دلفریب ادائین دکھاتا ہوا جلوہ گاہ عالم مین نظر آ رہا ہی - اُس پر ملک کے لائق لوگون مین سے بہت کم ایسے ہونگے جنہون نے اب تک قلم نہ اُٹھایا ہو - اور اس قدر لکہ گئے ہین کہ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت بھی نہین پائی جاتی لیکن چونکہ ہم کو اپنے قدردانان قمر کو اس انمول اور نادر تصنیف کی طرف خاص طور پر متوجہ کرنا ہی اسوجہ سے کسیقدر ہم اپنے خیالات کو ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہین - قبل اسکے کہ ہم کچھ لکھین - پہلے ہم کو یہ بتا دینا چاہیے کہ یہ لغت کسکی تصنیف سے ہی اور اسکے مصنف کس مرتبے اور پایے کے محقق ہین - کیونکہ جو نئی کتاب پہلے ملک کے سامنے پیش ہوتی ہی تو قبل اسکے کہ اُسکی خوبیان دیکھی جائین پہلے مصنف کے نام پر خیال دوڑتا ہی جسکی شہرت اور لیاقت سے ایسی تصنیف کی عمدگی کا جو اُسکی قابلیت کا ایک نتیجہ کہا جا سکتا ہی اندازہ کر لیا جاتا ہی -

اسکے مصنف امام الشعرا تاج الفصحا عالیجناب منشی امیر احمد صاحب مینائی لکھنوی مدظلہ ہین جنکو فن شاعری اور زباندانی مین یدطولے ہونے اور خدائے سخن کے معزز خطاب پانے کے علاوہ اسوقت فاضل اور مفتی ہونے کا بھی فخر حاصل ہی - مُلک سخن مین جیسے اس فرمانروا کے سکے بیٹھے ہین اور اقلیم فصاحت مین جیسے اس حکمران کے جھنڈے گڑے ہین اُسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا - شاعری کے متعلق جسکو اس لغت سے بہت کچھ تعلق ہی - اگر کسی کو حضرت ممدوح کے بے مثل ہونے مین شک ہو تو ہم کہتے ہین کہ پہلے وہ مشعل آفتاب لے کر ہندوستان بھر ڈھونڈ آئے پھر کیا یہ یقینی بات نہین ہی کہ وہ اس کہنے پر مجبور نہو جاے گا کہ بے شک منشی صاحب اپنی آپ ہی نظیر ہین؟ ہم اپنے ذاتی تجربے سے کہتے ہین کہ جب کوئی شعر و سخن کا گلدستہ نظر پڑ جاتا ہی تو پہلے نگاہین اول ہی صفحے پر حضرت امیر کی غزل ڈھونڈنے لگتی ہین - اور نہ ملنے پر ہم سچ کہتے ہین دل پھیکا پڑ جاتا ہی اور خدا جانے اشتیاق کی روح کو کیا کچھ صدمہ پہنچ جاتا ہی - پھر اب ہر شخص بجاے خود اپنے دل مین فیصلہ کر سکتا ہی کہ ایسے وحید عصر یگانۂ دہر مسلم الثبوت اُستاد کی اچھوتی اور نادر تصنیف کس پایے کی ہوگی - آہ افسوس جن لوگون کے ہاتھون اسکی قدر ہوتی اور جو اسکو اپنی آنکھون کا تارا بناتے وہ اسکی تکمیل ہونے کے پہلے ہی چل بسے - نواب خلد آشیان کی فرمایش سے اسکی بنا پڑی - نواب عرش آشیان کی دستگیری سے اسکا ایک دفتر رامپور مین قائم ہوا جنرل اعظم الدین خان مرحوم اسکے مربی و حامی بنے - اور سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر اسکی سرپرستی و ہمدردی کے لیے خم ٹھونک کر مستعد ہوے لیکن افسوس بقول منشی صاحب کہ "یہ بیل منڈھے نہین چڑھنے پائی تھی کہ سارا کھیل بنکر بگڑ گیا" سب نے اپنی اپنی راہ لی لیکن ہم کہتے ہین کہ منشی صاحب کو بددل ہو کر ہمت نہ ہارنا چاہیے اگرچہ اب نہ لائل صاحب بہادر ہندوستان مین ہین اور نہ نواب صاحب و جنرل صاحب مرحوم دنیا مین ہین - لیکن اُن کی مدتون کی محنت رایگان نہین جا سکتی - ملک اور قوم ابھی زندہ ہی وہ ہر طرح سے قدردانی کے لیے مستعد ہوگی - کیا وہ ملک اور اپنی زبان پر احسان نہ کرے گی - وہ بے شک ہر طرح سے اُنکے

آنسو پونچھ دیگی - یہ تو ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ پہلا لغت ہی لیکن اس کہنے مین کوئی باک بھی نہین - کہ جتنے لغت اس وقت تک نکلے سب سے اچھا اور اپنے ڈھنگ مین ضرور پہلا ہو - اب تک جسقدر لغت دیکھے گئے سب نا مکمل پائے گئے - توسیع زبان مین کسی سے اتنی مدد نہین ملتی جتنی اس سے مل سکتی ہی جو خاصکر اسی کا حصہ ہی - ابھی پہلی ہی جلد چھپی ہی - اس مین صرف الف ممدودہ کے قریباً تین ہزار مفردات و مرکبات پائے جاتے ہین صاف یہ ہی کہ امیر اللغات نے دُنیا کو بتا دیا کہ اُردو جواب تک بے وقعتی کی نگاہون سے دیکھی جاتی تھی - کسقدر وسیع و پاکیزہ زبان ہی جو خوبیان اور زبانون مین پائی جاتی ہین سب اس مین بھری ہین - منشی صاحب نے ان خوبیون کے بکھرے ہوے موتیون کی ایک خوشنما لڑی بنا کر ملک کے گلے مین ڈالدی ہی -

کچھ شک نہین کہ یہ لغت نثارون اور شاعرون اور ہر اُس شخص کو جسکو اُردو زبان سیکھنے کا شوق ہو ایک اچھے اُستاد کا کام دیسکتا ہی مفردات مرکبات - مثلین - مقولے محاورات - اصطلاحات - کنایات - صفات - تشبیہات - استعارات - غرض کہ کچھ چھوڑا نہین ہی - دریا کو کوزے مین بند کیا ہے - سب سے خوبی یہ ہی کہ لغت کا ڈھنگ بالکل انگریزی ہی - الفاظ کے ڈھونڈنے مین ذرا بھی مشکل نہین پڑتی - لغات کی ترتیب بھی حروف تہجی کی ترتیب پر رکھی گئی ہی - پہلے ہر لغت کا مفرد لفظ لکھا گیا ہی پھر اُسکے ماتحت تمام مرکبات - محاورات - کنایات - صفات - تشبیہات اور استعارات جو اُس سے تعلق رکھتے ہین درج کیے گئے ہین -

توسیع زبان کے لیے وہ الفاظ فارسی - عربی اور انگریزی وغیرہ کے بھی جو زبانون پر چڑھ گئے ہین - یا شاعری مین مستعمل ہین اس مین شامل کر لیے گئے ہین دہلی اور لکھنؤ کے محاورات کا اختلاف بڑی خوبی سے ظاہر کرکے مشتبہ جگہون مین لایق مصنف نے اپنی انصافانہ راے ظاہر کردی ہی - اکثر لغات کے لازم و متعدی واحد و جمع ہونے کی حالت مین جو مختلف معنی پیدا ہوتے ہین وہ بھی بتا دیے ہین - تذکیر و تانیث کی تحقیقات نہایت خوبی سے کی ہی مستند شعرا کی مثالون سے اختلاف کی گتھی بھی سلجھا دی گئی ہی - نئی اور پرانی زبان کا فرق الگ الگ دکھا دیا گیا ہی - جو لغات صرف شاعرانہ خیال کے ادا کرنے مین مستعمل ہین اُن پر نظم کی علامت (اختصاص نظم و نثر) بنا دی گئی ہی جس سے خاصکر شعرا کو بہت بڑی مدد مل سکتی ہی - علاوہ اسکے عورتون کی زبان - پیشہ والون کی خاص اصطلاحین - فقرا کی صدائین - آزادون کی بولیان ٹھولیان مختلف مذاہب کے تیوہار اور شادی و غمی کی رسمین وغیرہ وغیرہ بھی اپنے اپنے موقع پر بیان کی گئی ہین - اس چھان بنان کا کچھ ٹھکانا ہی غرض کہ کچھ چھوٹنے نہین پایا ہی - الفاظ کے معانی لکھنے اور تشبیہات - کنایات اور صفات کے بیان کرنے مین جس موشگافی سے منشی صاحب نے کام لیا ہی حق یہ ہی کہ وہ اُنہین کا حصہ تھا کوئی قلم اُٹھائے تو معلوم ہو قریب قریب ہر لفظ و ہر محاورہ کی سند مین اساتذہ کا کلام پیش کیا گیا ہی - جس سے کچھ شک نہین کہ محاورات و الفاظ کا استعمال ہر دیکھنے والے کی سمجھ مین بخوبی آجاتا ہے - بعض مقامون پر صفات و تشبیہات بغیر مثال کے بھی پائے جاتے ہین اگرچہ کچھ زیادہ ضروری نہین ہی لیکن ہماری راے مین اُن کو بھی مثال دے کر سمجھا دینا چاہیے تھا کیونکہ بغیر اسکے ایک مبتدی کی سمجھ مین اچھی طرح نہین آسکتا -

اسکے ریویو لکھنے کے لیے منشی صاحب ہی کا ایسا عالی دماغ شخص چاہیے - ہم مختصر الفاظ مین صرف اسی قدر کہتے ہین کہ ہر طرح سے یہ لغت بڑے کام کا ہی اسلیے زور دیکے اپنے ناظرین کو توجہ دلاتے ہین - کہ ضرور ایک ایک کاپی اسکی خرید کر کے ملاحظہ فرمائین - خود فائدہ اُٹھائین مصنف کی عالی دماغی اور جانفشانی کی داد دین - اور ملک و قوم

اور اپنی گردنون پر احسان دہرین۔ اس مین کسی طرح کا شبہہ نہین کہ جو اُردو زبان بولتا ہو اور ذرا بھی پڑھا لکھا ہو اسکو ایک جلد ضرور خرید کرنا چاہیے۔ سخت تعجب ہے کہ اب تک اسکا اشتہار اکثر اخبارون مین نظر آرہا ہے۔ ایسی بے مثل اور بکار آمد کتاب کو مطبع سے نکلتے ہی ہاتھون ہاتھ تبرک کی طرح بٹ جانا چاہیے تھا۔ یاد رہے کہ چند روز کے بعد پھر بجز ہاتھ مل کے رہ جانے کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ قدردانو۔ اب دیر کیا ہے اس آئی ہوئی دولت کو جانے نہ دو اشتہار قیمت کے ٹیٹل پیج پر درج ہے۔ گو قیمت حجم کو دیکھتے کسی قدر زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن اُسکی خوبیون کے سامنے کچھ بھی نہین۔ جسقدر ہے وہ رونمائی یا یون کہیے نچھاور کے لیے بھی کافی نہین ہو سکتی۔

جناب حکیم اصغر حسین صاحب از کیمپ فتح گڑہ

نحمد اللہ العلی العلیم و نصلی و نسلم علی نبیہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ الذین ہم حماۃ الدین القویم ؀

آج کیسا خوش روز فیروزی ہے کہ ہمارے نصب العین کتاب فرخی نصاب حاوی کمالات المسمٰی بہ امیر اللغات رکھی ہے اور ہم جستہ جستہ اُسکے مطالعہ دلچسپ سے حظ وافی اُٹھا رہے ہین۔ اگرچہ اسکی بابت بڑے بڑے اخبارات مین مباحثات و محاکمات نظر سے گزرے تھے اُسی وقت سے دل مین یہ اُمنگ تھی کہ اسکی تقریظ (ریویو) لکھنا چاہیے کیونکہ یہ کتاب ایسے علم شریف مین ہے کہ جسکی ضرورت اہل زبان اور زباندان کو ضرور ہے اسی علم کی وجہ سے بحکم عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّہَا حضرت ابو البشر بسجدۂ تعظیمی مسجود ملائک ہوئے اور بفحوائے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا کا عطا ہوا لیکن ہمکو شدائد عارضہ وجع الفواد سے ایسا ناتوان و ناشاد کر دیا تھا کہ قلم اُٹھانا بھی انامل کو ناگوار تھا لاجرم یہ خواہش دلی منصۂ شہود پر نہ آنے پائی دل کی دل ہی مین رہی اب کہ کسیقدر افاقہ حاصل ہونے لگا اور وہ کتاب بھی سامنے آئی جوش اخلاص نے بہر کیف آمادہ تحریر تقریظ کیا ناچار دو چار سطرین لکھتا ہون۔

اوّل تو یہ بات علی العموم کالشمس فی کبد السماء اظہر و آشکارا ہے کہ بحکم من صنف فقد استہدف جو شخص کوئی کتاب مدون کرتا ہے پہلے سے ہدف سہام ملام ہو جانا گوارا کر لیتا ہے مگر لیکن جو شخص ریویو لکھے اُسکو منصفانہ خیال سے منحرف ہونا انصاف کا خون بہانا ہے۔ ؎ راست میگویم و یزدان نہ پسندد جز راست ۔ حرف ناراست سرودن روش اہرمن است حضرت مولف کی کوشش اور عرقریزی کو خیال کرنا چاہیے کہ کسقدر محنت شاقہ بتقاضائے ہمدردی و خیر خواہی بنی نوع کے اختیار کی ہے۔ ؎ چہ دود ہاے چراغیکہ در دماغ نرفت ۔ کدام بادۂ محنت کہ در ایاغ نرفت ۔ کسقدر بے بہا وقت اپنا قوم کی نذر کیا ہے تلاش و تحقیق مین کیسی شقت دماغ اور آنکھ سے لی ہے۔

ہماری اُردو گویا آیۃ من آیات اللہ ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے من آیاتہ خلق السمٰوات والارض واختلاف السنتکم یہ زبان نہایت وسیع اور مجموعہ السنہ مختلفہ کا ہے جس مین عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ بھاکا۔ انگریزی سب شامل اور مخلوط ہین اور روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے ایسی حالت مین ضرورت ایسی کتاب مستطاب کی بدرجۂ اتم تھی جسکو ہمارے شفیق عنایت فرما شاعر غرّا نا ثر بے ہمتا جامع فضل و کمال نکتہ سنج بیمثال محقق عالی خیال کشاف معضلات اقوال مقبول بارگاہ صمد منشی امیر احمد صاحب آمیر مینائی لکھنوی اُستاد والی رام پور حفظہ اللہ عن الشرور نے مدون فرمایا اس احسان کا شکریہ عموماً ملک پر اور خصوصاً

طلباء مدارس و مکاتب اور ماسٹرون اور معلمون اور ارباب دفاتر اور حضرات ناظم و ناشر پر واجب ہے اگر ساکنان ملک غیر اردو مین کمال حاصل کیا چاہین تو اس کتاب مستطاب کے ذریعے سے بخوبی کامل ہو سکتے ہین اہل تحقیق کا اسبات پر اتفاق ہی کہ اہل زبان کی پہچان یہ ہی کہ کھیل تماشے اور اسماء زیورات اور لغات غریبہ ملک سے واقف ہو کیونکہ ایسی واقفیت سے ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ طفلی اور جوانی اور پیری کا اس شخص نے اُس ملک مین بسر کیا ہی لاجرم طفلی کے کھیلون اور لوریون سے آگاہ ہی زیورات عورات اور محاورات خانہ داری سے واقف ہونا دلیل بسر کرنے جوانی کی اُس ملک مین ہی اور جاننے لغات غریبہ سے پایا جاتا ہی کہ یہ شخص بڑھاپے تک اُس ملک مین رہا ہی جو لغات غریبہ سے آگاہ ہو گیا ہی۔ چنانچہ اس بحر زخار مین لوریان اور کھیلون کے اقسام اور محاورات نسائی زیورات کے نام۔ پیشہ ورون کی صدائین فقیرون اور آزادون کی بولی ٹھولی۔ بیاہ شادی کے رسوم موجود مین۔ ایک مرحلہ اس زبان مین تذکیر و تانیث کا نہایت پیچیدہ ہے اُسکا بھی فیصلہ عمدہ تحقیق کے ساتھ کیا گیا ہے علاوہ ان سب خوبیون کے کچھ کچھ حالات تاریخی بھی ضمناً اپنے موقع پر آگئے ہین۔ ہر چند بنظر حب الوطن بعض ساکنین معظم بلاد مثل کلکتہ و عظیم آباد اپنے اپنے شہر کی زبان کو فصیح خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اپنے شہر کے صاحب زبان ہین۔ مگر سواد اعظم کا اجماع اسی پر ہی کہ زبان عمائد دہلی اور لکھنؤ کی معتمد ہے۔ اس کتاب مین محاورات دہلی اور لکھنؤ کی بھی تفریق کردی ہے۔ غرضکہ یہ تالیف لطیف ایسی جامعیت کے ساتھ آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ ع و من ھو فیما ادعیہ منازع۔ کمنکر ضوء الشمس عند استوائھا۔ اسیوجہ سے سر آلفرڈ لائل صاحب لفٹننٹ گورنر اور والیان ریاست رام پور اور اکثر سخن شناسان ہنر پرور نے اس ذخیرہ علمیہ کو بعین قبول متلقی فرمایا ماشاء اللہ انطباع اسکا بھی بآئین بہین ہوا ہی خط بہت صاف۔ کاغذ عمدہ۔ طرز نہایت واضح و دلکشا خدائے برتر اس ذخیرے کو مقبول خاص و عام فرمائے۔ اور ہر اہل ہنر کو اس سے متمتع اور بہرہ ور کرے۔ اور اسکے مولف کو ناملائمات دہری سے محفوظ اور کامروائی مآرب و مقاصد سے محظوظ رکھے۔

خادم المرضاء

اصغر حسین غفر اللہ ذنوبہ

۱۴۔ جنوری ۹۳ء

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ دوم

تالیف لطیف

۱۸۹۲ء

ناظم باکمال ناثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ میں محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سے چھپا

فصل الف مقصورہ مع باے موحدہ

اُب - ھ (شاید اُدِ सबसे बढ़ से بگڑ کر بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین اسوقت ہین) نمبر(۱) اِسوقت - **فقرے** - جاتے ہو تو اب جاؤ پھر جانے سے کیا حاصل - مجھے روپے کی اَب ضرورت ہی تم کہتے ہو پھر دیدونگا -

نمبر(۲) فوراً - اُسیدم - **داغ ؎** نہ آیا نامہ بر ابتک گیا تھا کہکے اَب آیا - الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا - **سالک ؎** رخصت اِکدم کی اسیرانِ قفس کو صیاد - کہ اب آجاتے ہین اتنا تو چمن دور نہین -

نمبر(۳) اِس زمانے مین - خلافِ سابق - **فقرہ** - اب اگلے سے وضعدار کہان - **؎ ہوس** کا دل ترے جانے سے اب ہی منزلِ غم - کبھی جو شی کا گزر اِس دیار مین بھی تھا -

نمبر(۴) دوبارہ - پھر کبھی - آیندہ - **فقرے** - جاؤ اب ایسا نکرنا - اب اِس بات کا خیال رکھنا - **؎** بتخانۂ چین ہو گیا گھر - **مومن** ہین تو اب نہ آئین گے ہم -

نمبر(۵) زیادہ - اِس سے سوا - **فقرہ** - اب غم کی تاب نہین -

نمبر(۶) تھوڑے دن ہوئے - تھوڑا زمانہ گزرا - **میر حسن ؎** مجنون کی بھلی بات لیے پھرتا ہی آہا - حُسن حال نہ ٹک تازہ حسن کا کہ وہ اب تھا -

نمبر(۷) اِس حالت مین - اِس صورت مین - **فقرہ** - حکیم صاحب نے تو جواب دیدیا اب کیا کیا جاے -

نمبر(۸) ع - ظش - والد - باپ - (اصل مین ابو تھا) مگر اکثر جد کے ساتھ ملکر مستعمل ہی - **شہیدی ؎** شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اُس سے

نہ تھا فخرِ دو عالم فخر تھا اپنے اب وجد کا۔

اَبّا - ا - باپ - ظاہر اب سے بنا ہی اور محبت اور پیار سے اَبّا جان اور اَبّا میان بھی کہتے ہین۔

اب اب کر کے - (عو) تھوڑے دنون سے - **فقرہ** - پہلے تو وہ ایسے نہ تھے اب اب کر کے کنجوس ہو گئے ہین۔

اَبابیل (بیائے معروف) - ف - مونث - پر ستوک - ف - خُطّاف - ع - ایک چھوٹا سا پرند سیاہ رنگ جسکے سینے کے پر سفید ہوتے ہین - **نصیر** ؎ ہین نا ہر موے بینی شیخ کے یون منخرنیون سے - کہ جیسے آشیان سے سر نکالے ہین ابابیلین - **فائدہ** - عربی مین ابابیل کے معنی گروہ گروہ ہین جیسا کہ سورۂ فیل مین وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ - (و فرستاد بر ایشان مرغان پرندہ را کہ جوق جوق مے آمدند) آیا ہی لیکن چونکہ وہ جانوران غیبی خطاف سے مشابہ تھے اس لیے عُرف مین خطاف کو ابابیل کہنے لگے (تفسیر فتح العزیز)

ابابیلیا - ایک قسم کا کبوتر جسکا رنگ ابابیل سے مشابہ ہوتا ہی۔

اُبال - ھ - مذکر - جوش - کف - وہ جھین جو دودھ گوشت وغیرہ مین آگ کی گرمی سے پک کر آئے **صبا** ؎ مجال ہی کوئی طوفان کو روک سکتا ہی - یہ جوش عشق ہی کچھ دودھ کا اُبال نہین - **تسلیم** ؎ وہی ہی جوش جوانی کا وقت پیری بھی - غضب ہی باسی کڑھی مین اُبال آتا ہی۔

اُبالا - بے گھی کا - بے مزہ - معمولی - (کھانا) **آتش** ؎ گوارا نا گوارا بھی ہو بد گردیِ دوران سے - اُبالے پر قناعت کرتے ہین سب قحط روغن مین - **منیر** (رباعی) ؎ ہی قحط مین مشکل اک نوالا کھانا - رکھتا ہی یہ گھی نہ کچھ مسالا کھانا - ہر لقمۂ خشک حلق مین پھنستا ہی - تیار ہوا ہی کیا اُبالا کھانا

فقرہ - اچھا کھانا کیسا اُبالا بھی وقت پر نصیب نہین ہوتا۔

اُبال آنا - جوش کی حالت مین کف پیدا ہونا - **جان صاحب** ؎ آج کیون نم آیا اجی باسی کڑھی مین یہ اُبال - بھیجنی کیا تھی بھلا کل کی مجھے آش تمھین۔

اُبال اُٹھنا - اُبال آنا (عوام) **فقرہ** - آنچ زیادہ ہی دیکھو دودھ مین اُبال اُٹھنے لگا۔

اُبالا سُبالا - (عوام) سُبالا یہان لفظ مہمل بطور تابع کے ہی۔

اُبالنا - نمبر (۱) جوش دینا - (کھانے پکانے کی غرض سے) **فقرہ** - بیگن تو ابتک اُبالے نہین بھرتا کیونکر بنے۔

نمبر (۲) ناواقف شخص کا معمولی طور پر کھانا پکا لینا جو رسمی ہو وہ بہت اچھا نہ بُرا - **فقرہ** - کھانا پکانا وہ کیا جانے کچھ بُرا بھلا اُبال لیتا ہی - اس جگہ مصدر ترکیبی اُبال لینا مستعمل ہی۔

اب بتاؤ
اب جاؤ
اب کہو

} یہ جملے اور انکے مثل اور بہت سے جملے اُسوقت کہے جاتے ہین جب کوئی کسی بات سے مجبور کر دیا جاتا ہی - مثلاً کوئی لڑکا کسیکو مار رہا ہو تو اُسے مجبور کرنے کو ہاتھ پکڑ کے کہتے ہین کہ اب بتاؤ یعنی اب تمھارا کیا زور ہی۔

ع ؎ یہ پرند مکانون کی چھتون مین اکثر رہتے ہین اور قریب شام غول کے غول اُڑتے ہین مشہور ہی کہ جہان آب و ہوا خراب نہوتی ہی (خصوصاً وبا کی فصل مین) وہان کم اُڑتے نظر آتے ہین اور پھر اُڑنا آب و ہوا صاف ہو جانے کی دلیل سمجھا جاتا ہی۔

اُب بھی - بااینہمہ - تاہم - اس پر بھی **فقرہ** - ہزار گرگئے ہین مگر اب بھی تمسے اچھے ہین -

اب بھی میرا مُردہ تیرے زندے پر بھاری ہی - مثل - اُس سے کہتے ہین جسکے مقابلے مین باوجود گری گزری حالت کے اپنی طاقت وقدرت زیادہ جتانا منظور ہو -

اب تب ہو رہی ہی - (عو) حالت غیر ہی - قریب مرگ ہی - **فقرہ** - حال کیا پوچھتے ہو وہان تو اب تب ہو رہی ہی -

ابتدا - ع - مونث - ضد انتہا - آغاز - شروع - پہل - ؎ خدا ہی جانے کہ ای رشک انتہا کیا ہو - ہی ابتدائے محبت مین غم محال مجھے - **قلق** ؎ پھر تو اُس خیر خواہ نے سب حال - ابتدا سے کہا تمام وکمال - **فقرہ** وہ تو کچھ بولا نہین ابتدا (پہل) تمھاری طرف سے ہوئی - **تسلیم** ؎ جو کھینچی تیغ بہر قتل عشاق - ہمین سے پر جفا نے ابتدا کی -

ابتدا ابتدا مین - شروع شروع مین - اوّل اوّل - **فقرہ** - ابتدا ابتدا مین تو غصہ بہت تھا مگر پھر ذرا دھیمے ہو گئے -

ابتدا بگڑنا - آغاز خراب ہو جانا - رباعی - ؎ انجام بخیر ابتدا بگڑی ہی - گھر گر نہ پڑے کہین بنا بگڑی ہی - کشتی سے **انیس** ہم کنارے ہو جائین - اُلٹا دریا بہا ہوا بگڑی ہی - **فقرہ** - بچون کی جہان ابتدا بگڑی پھر کسی طرح نہین سنبھلتے -

ابتدا پڑنا - بنا قائم ہونا - **فقرہ** - کام کی ابتدا یوہین پڑی تھی -

ابتدا کرنا - پہل کرنا - شروع کرنا - **فقرہ** - چھیڑ کی ابتدا آپ ہی نے کی تھی -

ابتدائی - شروع کا - پہلا - **فقرہ** - وہ ابتدائی زمانہ تھا اب اُنکو اُتنا التفات کہان - قواعد بغدادی بچّون کی ابتدائی کتاب ہی -

اَبْتَر - ع - نمبر (۱) پریشان - تتر بتر - منتشر - **وزیر** ؎ اوراق خلائق نظر آتے ہین پریشان - یہ دفتر عالم کہین ابتر تو نہین ہی - **آتش** ؎ برہم نہو مزاج کسیوقت آپکا - ابتر ہوئی ہی زلف نہایت سنوار یے -

نمبر (۲) بدچلن - آوارہ - **سودا** ؎ یارو مجھسے تو لا ولد بہتر - میرا بیٹا اور اسقدر ابتر -

نمبر (۳) خراب - ردی - **درد** ؎ کسی سے کیا بیان کیجے اس اپنے حال ابتر کو - دل اُسکے ہاتھ دے بیٹھے جسے جانا نہ پہچانا - **فقرہ** - روپے کی کمی سے اُنکا کارخانہ ابتر ہو گیا -

اور گنجفے کی ابتدائی تقسیم مین جب کسی کے پاس میر نہین آتا ہی تو وہ گنجفہ ملا دیتا اور کہتا ہی "بے میر بازی ابتر"

ابتر کرنا - نمبر (۱) تتر بتر کرنا - اُلٹ پلٹ دینا - **ناسخ** ؎ دفتر عالم بجائے گنجفہ ہی آپ کو - کیجیے ترتیب دم مین دم مین ابتر کیجیے -

نمبر (۲) بگاڑنا - خراب کرنا - **فقرہ** تمھارے لاڈ نے لڑکے کو ابتر کر دیا -

نمبر (۳) ردی کرنا - تباہ وبرباد کرنا - **فقرہ** - اِس دوا نے تو اُنکی حالت اور ابتر کر دی - اُنکی بے توجہی نے تمام کام ابتر کر دیے -

ابتری ع - ا - مونث - گنجفے یا تاش کے بانٹنے مین تعداد معینہ کے خلاف جب پتّے کم زیادہ تقسیم ہو جاتے اور آخر مین کچھ بڑھتے یا گھٹتے ہین تو

؎ اسکے اور معنی اسلیے نہین لکھے گئے کہ وہی ابتر ہی جس مین یائے مصدری آگئی ہی -

اس خطا کو ابتری کہتے ہین۔

ابتری پڑنا۔ گنجفے یا تاش کی تقسیم مین دھوکا ہو جانا۔ **فقرہ**۔ تم جب گنجفہ بانٹتے ہو ابتری ضرور پڑتی ہی۔

ابتری دینا۔ گنجفہ یا تاش بانٹنے مین تقسیم کی غلطی سے بانٹنے والے کو اپنے حصے کے پتون سے اور کھیلنے والون کو پتے دینا۔

فقرہ۔ ابکے زرا ہوشیاری سے گنجفہ بانٹنا نہین تو پھر ابتری دینی ہوگی۔

ابتری ڈالنا۔ ابتری پڑنا کا متعدی۔ **فقرہ**۔ کیسا گنجفہ بانٹتے ہو کہین ابتری تو نہ ڈالو گے۔

اب تک یا اب تلک ع۱۔ اسوقت تک۔ ابھی تک۔ **غافل** ے بیان کس منہ سے ہووے یار کی شیرین کلامی کا۔ زبان پر اپنی اب تک لذت تقریر پھرتی ہی۔ **ذوق** ے یان وعدہ بھی آپہنچا تو اب تلک آتا ہی۔ اللہ رے تری غفلت کیا دیر لگائی ہی۔

ابتو۔ اسکا استعمال وہان ہوتا ہی جہان ایک امر ہو چکے اور اُس پر کوئی نتیجہ مترتب کیا جاے۔ **داغ** ے رو چکا تقدیر کے لکھے کو مین۔ ابتو ہاتھ ای کاتب تقدیر کھینچ۔ **آتش** ے منہ چھپا ابتو نہ مشتاقون سے ای خورشید رو۔ چرخ گردان کی طرح برسون ہی سرگردان کیا۔ اور کہین تو زائد حسن کلام کے لیے آتا ہی مطلب صرف اب سے بھی ادا ہو جاتا ہی۔ جیسے ابتو آگے نہین چلا جاتا۔ ابتو قصور معاف کر دیجیے پھر ایسی خطا نہو گی۔ ے وہ پری پیکر کہا کرتا ہی اکثر فخر سے ابتو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوئے۔

ابتو ہون مین اُونی اُونی جب ہونگی سب سے دُونی۔

مثل۔ (عو) اُسوقت بولتی ہین جب کسی عورت کی نسبت یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ ابھی کیا ہی ابھی تو تھوڑے گُن ع۱ ہین آگے چلکے اور گُل کھیلے گی۔

اب تئین۔ دیکھو اب تک۔ **درد** ے بعد مرنے کے بھی وہ بات نہین آتی نظر جس توقع پہ کہ ہم اب تئین یان جیتے ہین۔

اب اسکی جگہ اب تک بولتے ہین۔

اُبٹن۔ ھ۔ مذکر (اُدوَرتَن [illegible]) سے بگڑ کر بنا ہی جو سنسکرت مین انہین معنی مین ہی) بٹنا۔ اسکے تیار کرنے کی بہت سی ترکیبین ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہی کہ جو مقشر کرکے بھونے جاتے ہین اور اُن مین چھیل چھبیلا ناگرموتھا دونون صندل اور خوشبو کی اور چیزین ملا کر ایک ہانڈی مین بھرتے اور پینڈے مین سوراخ کرکے ایک دوسری ہانڈی پر رکھتے ہین اور نیچے والی ہانڈی مین رال اور لُبان رکھکر دونون ہانڈیون کے وصل کرنے کو آٹے کا کرنڈا لگا کر کئی پہر دھیمی دھیمی آنچ دیتے ہین جب رال اور لُبان جل چکتا ہی تو اُتار کر اُن چیزون کو پیس لیتے ہین اور چھلیل کے ساتھ بدن کی خوشبو کے لیے اُمرا اور آرایش پسند اکثر اسکا استعمال کرتے ہین اور عام طور پر شادی سے کچھ دن پہلے دولہا اور دُلہن کے بدن مین روز ملا جاتا ہی۔

تسلیم ے کیون نہ غیرت سے مرا دل ای وفا دشمن ملے۔ روز تو

ع۱ اگرچہ بعض شعراے متوسطین و حال نے تلک کو ترک کیا ہی مگر مولف کی راے مین زبان کی وسعت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔

ع۱ یہان گُن طنزاً ہی مطلب ابتری اور خرابیون سے ہوتا ہی۔

ٹھہر جاتی ہی اسیکو ابر کہتے ہین اور جب اُسکو کافی سردی پہنچتی ہی تو وہ ابر پانی ہوکر برس پڑتا ہی۔ **ناسخ** ؎ آئی ہی فرقتِ محبوب مین اب کے برسات۔ ابر جز دیدۂ خونبار کہان اُٹھتا ہی۔

ابر آنا۔ بادل گِھرنا۔ گھٹا اُٹھنا۔ **آتش** ؎ برق چمکی تو سرفراز کیا۔ ابر آیا تو مہربانی کی۔ **میر** ؎ مرے مزرعِ خشک پر شکر ہی کل اِک ابر آیا کرم کر گیا۔

ابر اُٹھنا۔ بادل کا آسمان پر نمودار ہونا ؎ ابر جب اُٹھتا ہی ای **ناسخ** خیالِ برق مین۔ آگ برساتا ہون اپنے دیدۂ نمناک سے۔

اَبرار۔ ع۔ بَر کی جمع۔ نیکوکار۔ پرہیزگار لوگ۔ **قلق** ؎ تیری اُمّت مین جو کہ ہین ابرار۔ اُنکے صدقے مین ای رسول کبار۔ میری تقصیر بخشوا لینا۔ اپنے دامن تلے چھپا لینا۔

ابر اُمنڈنا۔ بہت جوش سے گھٹا کا آنا۔ **قلق** ؎ غمِ فرقت سے دل جو گھبرایا۔ ابرِ مژگان ترا اُمنڈ آیا۔

ابراہیمؑ۔ ایک پیغمبر کا نام ہی جو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین تھے۔ اِنکا لقب خلیل اللہ تھا۔ **اسیر** ؎ رنج راحت ہی اگر شامل ہو تائیدِ خدا۔ پھول انگارے ہین گلشن آگ ابراہیم کو۔

ع؎ سب سے پہلے ابراہیم آپ ہی کا نام ہوا جسکے معنی ہین باپ مہربان باپ کا نام آزر تھا آپکے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی درندے آپ سے باتین کرتے تھے۔ نمرود کے ڈر سے آپنے مدت تک ایک غار مین پرورش پائی سولہا برس کی عمر مین نمرود نے آپکو آگ کے ڈھیر مین ڈالدیا تمام آگ گلزار ہو گئی۔ خانۂ کعبہ کو جسکی حضرت آدم نے بنا ڈالی تھی او طوفان نوح مین معدوم ہو گیا تھا آپنے از سر نو تعمیر کیا۔

ابراہیمؑ اَدْہَم۔ ایک مشہور ولی اور درویش کامل کا نام ہی۔ بلخ کی بادشاہی چھوڑ کر فقر اختیار کیا۔ اِنکا نام ابراہیم تھا اور ادہم انکے باپ تھے۔ **آتش** ؎ ترے در کی فقیری کو شرف ہی بادشاہی پر۔ گواہ اِس قول کا ہی حال ابراہیم ادہم کا۔

ابرِ باراں ظ ث۔ برسنے والا یا برستا ہوا بادل۔ **ناسخ** ؎ برقِ ابر ہنستی ہی روتا ہی اس پر اک جہان۔ ابر باران اور ہی اور چشم گریان اور ہی۔ **آتش** ؎ برق وش یار کی فرقت مین ہوے جب بیتاب۔ ابر باران کی طرح رو کے کیا دل خالی۔

ابرِ بہار۔ وہ ابر جو فصل بہار مین آئے۔ **ناسخ** ؎ ای چشم تر تصور ابروے یار باندھ۔ قوس قزح نمود ہوا ابر بہار ہے۔ اور ابرِ بہاران۔ ابر نوبہار۔ ابر نوبہاری بھی کہا ہی۔ **ذوق** ؎ سردمہری سے کسیکی آگے ہِی دل سرد ہی۔ یان سے ہٹ جا دھوپ ای ابرِ بہاران چھوڑ کر۔ **اسیر** ؎ ہی جوشِ بادہ تو بھی زرا آ کے دھوم کر۔

ع؎ ایک رات آپ تخت پر آرام فرماتے تھے نصف شب کو چھت پر کسیکی آواز سُنی پوچھا کون ہی اُسنے کہا میرا اونٹ گم ہو گیا ہی اُسکو ڈہونڈتا ہون ع۔ فرمایا چھت پر اونٹ کیونکر آیا۔ اُسنے جواب دیا ای غافل خود تو خدا کو تخت شاہی پر بیٹھکر ڈھونڈتا ہی اور چھت پر اونٹ ڈھونڈنے کا تعجب کرتا ہی۔ یہ بات آپکے دل پر اثر کر گئی اُسی حالت مین تخت و تاج چھوڑکر درویشی کیطرف متوجہ ہوے۔ علم ظاہری حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اور خرقۂ خلافت حضرت فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ سے حاصل کیا۔ حضرت امام اعظم کو آپ سے کمال الفت تھی ہمیشہ آپکو سیدنا کہا کرتے تھے اور کبھی کبھی حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوتی تھی۔ سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ ابراہیم ادہم علم طریقت کی کنجی ہین۔ تمام عمر اپنا قوت محنت و کسب سے پیدا کیا بہت سے کرامات اور خوارق آپ سے ظہور مین آئے۔ سولہوین جمادی الاولے سنہ ۱۶۲ ہجری مین وفات پائی۔

اے ابر نوبہار برس جھوم جھوم کر۔ آتش ؎ سبوے غنچہ ہی معمور
جام گل لبریز۔ ٹپک رہی ہی شراب ابر نوبہاری سے۔

ابرِ بہمن (ظ)۔ بہمن اِک ماہ شمسی کا نام ہی جو تقریباً پھاگن سے مطابق
ہوتا ہی اس مہینے مین جو ابر آتا ہی اُسے ابر بہمن کہتے ہین۔ ذوق
؎ طاس قلیان مین رکھا ہی اُسنے ابر مردہ کو۔ ڈوب مرے رو کے تو
اب اے ابر بہمن آب مین۔

ابر پھٹنا۔ آسمان پر جا بجا سے ابر کا ہٹ جانا۔ ابر کے ٹکڑون کا
تتر بتر ہونا۔ عاشق ؎ رحمت کو قطع کرتی ہی تر دامنی مری پھٹتا ہی
ابر بھی اگر آتا ہی گور پر۔

ابر پھیلنا۔ ابر گھرنا۔ ابر چھانا۔ نصیر ؎ کیون نہ اب جلوۂ طاؤس
دکھائے مینا۔ ہر طرف ابر ہی اے بادہ پرستان پھیلا۔ ظفر ؎
کمی کرے گا اگر پھیلنے مین ابر سیاہ۔ ہم اپنی آہ کا اُس مین دھوان
ملا دینگے۔

ابرِ تر (ظ)۔ برسنے والا بادل۔ ناسخ ؎ مین اگر روؤن تو ہو سبز
دانہ خال کا۔ ابر تر اک خشک کو نا ہی مرے رومال کا۔ صبا ؎
ابر تر پہ پھبتیان ہونگی کف سیلاب کی۔ جوش پر ہی گریۂ بے اختیار
اب کے برس۔

ابرِ تصویر (ظ)۔ کاغذ پر ابر کی شکل۔ آتش ؎ دے سکا بوسہ نہ اک دم برق وش
خیرات حسن۔ مالدار بے کرم بھی ابر ہی تصویر کا۔

ابرِ تنک۔ ہلکا ابر۔ صبا ؎ اے مہوش تو کیونکر پردے مین
چھپ سکیگا۔ ابر تنک کی صورت منہ پر نقاب ہوگا۔ سوز ؎
خورشید ہوئے جیسے ابر تنک کے اندر۔ عاشق کو تیرے جلتے یون
پیرہن مین دیکھا۔

ابرِ تیغ (ظف)۔ تلوار مین جوہرون کی شکل زنگاری خطوط کا سلسلہ۔ وزیر ؎
جسطرح پتا نکل آتا ہی شاخ سبز۔ ابر اُٹھکر تیغ قاتل سے
سپر ہونے لگا۔

ابر چھانا۔ بادل کا آسمان پر گھرانا۔ اسیر ؎ چھایا ہی یہ ابر سب
جہان پر۔ قبضہ ہی زمین و آسمان پر۔ صبا ؎ تڑپا کیا مین نشے مین
بجلی کیطرح سے۔ ابر آکے میکدے پہ نہ چھایا غضب کیا۔

ابر چھٹنا۔ ابر کا منتشر اور پریشان ہوجانا۔ اسیر ؎ گیسو تمہارا چہرۂ
روشن سے ہٹ گیا۔ لو چاندنی نے کھیت کیا ابر چھٹ گیا۔

ابرِ دریا بار (ظف)۔ بہت برسنے والا بادل۔ آتش ؎ ابر دریا بار
آپہنچا قریب میکدہ۔ ناخداے کشتیِ مے ساقی گلفام ہو۔ ناسخ ؎
کور اگر آنکھین ہوئین رونا ہو کم ممکن نہین۔ ہوتی ہی اکثر سفیدی
ابر دریا بار مین۔

ابرِ رحمت۔ چونکہ خدا کی رحمت عام ہی اور پانی برسنے سے علم راحت
ہوتی ہی اس لیے رحمت کا ابر سے استعارہ کرتے ہین۔ آتش ؎
گرمیِ خورشید محشر کیا جلائیگی ہمین۔ ابر رحمت حال پر اپنے
کرم فرمائیگا۔

اور ابر کرم بھی شعرا کے یہان مستعمل ہی۔ ناسخ ؎ جو ہو سوار فرس وہ کریم
ابن کریم۔ بلند ابر کرم ہو غبار کے بدلے۔ کیف ؎ لوگ کہتے ہین جسے
بنبۂ مینا ساقی۔ رند میخوار اُسے ابر کرم کہتے ہین۔

ابرِ سپر ظ ش - سپر کی سیاہی اور جوہر کو ابر سے استعارہ کرتے ہین - **رشک** ؎ طالبانِ زخم دامن دار آبِ تیغِ یار - آرزوے دامنِ ابرِ سپر کرتے نہین -

ابرِ سفید ظ ش - جس بادل مین سیاہی یا اُداہٹ وغیرہ کوئی رنگ نہو - **وزیر** ؎ روبرو اعلٰے کے ادنےٰ کو نہین ہوتا فروغ - مہر کے آگے ہو مہ اک ابر کا ٹکڑا اسفید -

ابرِ سیاہ ظ ش - کالی گھٹا - **ناسخ** ؎ روتا ہی میرے غم مین جو وہ آج زار زار - چشمِ سیاہ کم نہین ابرِ سیاہ سے - **آتش** ؎ دکھلائی برق نے جو ترے دانتون کی چمک - مِسّی کا شک ہوا مجھے ابرِ سیاہ پر - وربجاے سیاہ سیہ - تیرہ اور سیہ تاب وغیرہ بھی مستعمل ہین - **آتش** ؎ مشتاق اہلِ میکدہ ہین یان کرم کرے - ابرِ سیہ کا لطف نہین خانقاہ پر - **رشک** ؎ چاند نکلا صاف ابرِ تیرہ سے اک بات مین اُسنے چہرے سے جو سرکا دی دمِ تقریر زلف - **آتش** ؎ برق وش دیکھکے گیسوے سیہ کو تیرے - چشمِ انصاف سے ہی ابرِ سیہ تاب اُترا -

ابرِ قبلہ ظ ش - جو بادل قبلے کیطرف سے اُٹھے - مشہور ہی کہ یہ بادل زیادہ برستا ہی چنانچہ شاعر نے کہا ہی - ع - ابر از قبلہ چو آید ہمہ گریان گزرد - **میر** ؎ زور ہوا ہی چل صوفی ٹک تو بھی رباطِ کہنہ سے - ابرِ قبلہ بڑھتا بڑھتا آیا ہی میخانے پر -

اُبْرَک - ھ - مونث - اَبھرک - س - طَلَق - ع - ایک قسم کا چمکیلا معدنی پتھر ہی اس مین بہت سے پرت نیچے اوپر ہوتے ہین - ابرک سفید - بھوری - سیاہ - سبز اور ارغوانی رنگ کی ہوتی ہی مگر سفید اور بھوری کا رواج زیادہ ہی - آگ پر رکھنے سے نہین جلتی سفید رنگ کی ابرک تعزیون قندیلون جھاڑ کنول اور آرایش کے بنانے مین صرف ہوتی ہی اور آیئنے کے ایجاد سے پہلے آئینے کا کام بھی اسی سے لیا جاتا تھا - **اختر** (شاہ اودھ) ؎ چنتے ہین جو وہ جبین پرافشان - چہرے پہ عیان ہی غم کی ابرک - **میر حسن** ؎ وہ ابرک کی ٹٹی وہ چینی کے جھاڑ - کہے تو کہ تنکے کی اوجھل پہاڑ - اور اسکا معرّب ابرق بھی مستعمل ہی - **ذوق** ؎ پرتو افگن ہوا گر روشنی طبع تری - ابرق آئینہ ہوا اور سنگِ سیہ ہوا برق -

ابر کا برسنا - مینہ پڑنا - **رند** ؎ ابر اکثر اس برس برسا کیا - کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا - **میر** ؎ یا بادۂ گلگون کی خاطر سے ہوس جائے یا ابر کوئی آے اور آکے برس جائے -

ابر کا بھاگنا - بادل کا ہوا سے تیز جانا - **مصحفی** ؎ ابریون بھاگا ہوا جاتا ہی بالاے فلک - جسطرح فیل کوئی بھاگے تڑا کر زنجیر -

ابر کا ٹکڑا - لکّۂ ابر - **ناسخ** ؎ خط جو لکھون تو ابھی ابر کے ٹکڑے کیطرح - ہو روانہ طرفِ کوچۂ جانان کاغذ -

ابر کا جھومنا - ابر جو اُمنڈ کر آتا ہی اُسکی رفتار کو جھومنا کہتے ہین - **ظفر** ؎ مزہ برسات مین ہی ساقیا یون بادہ نوشی کا - اُدھر ابرِ سیہ جھومے اِدھر مستی مین ہم جھومین - **شرف لکھنوی** ؎ دیکھیے کون سے گلشن پہ برس پڑتا ہی - ابر کیا جھومتا جاتا ہی لبِ جو ہو کر -

اور ابر کا جھوم کر آنا اور جھوم جھوم کر آنا اور جھوم جھوم کر برسنا بھی بولتے ہین

اسیر ؎ ہی جوشِ بادہ تو بھی ذرا آکے دھوم کر۔ ای ابرِ نوبہار برس جھوم جھوم کر۔

ابر کا رونا۔ ظ ش پانی برسنے سے کنایہ ہی۔ **ذوق** ؎ ابر برسون روئیگا پر سوزِ غم سے ابتلک۔ خاک میرے ڈھیر کی اُڑتی ہین جیسے رال ہی۔ **میر** ؎ ابھی جو ابر ادھر سے ہوگیا ہی۔ ہماری خاک پر بھی رو گیا ہی۔

ابر کا گرجنا۔ ع ابر سے جو سخت اور مہیب آواز نکلتی ہی اُسکو ابر کا گرجنا کہتے ہین۔ **رشک** ؎ میرے نالون سے اُڑینگے ہوش رعد و برق کے۔ ابر گرجیگا جو آکر توپ دم ہو جائیگا۔

ابر کا لکّہ۔ ابر کا ٹکڑا۔ **صبا** ؎ چاہیے پانی کے بدلے آگ برسے ای فلک۔ ابر کا لکّہ اگر آہِ دلِ محرور ہو۔ **اسیر** ؎ دل بیٹھ گیا فرقتِ ساقی مین ہمارا۔ لکّہ جو اُٹھا ابر کا کہسار سے کوئی۔

ابر کو دیکھکر گھڑے پھوڑنا۔ امید بر آنے کے آثار پر نقصان کر بیٹھنا۔

ابرِ کوہسار ظ ش
ابرِ کُہساز
ابرِ کُہساری
} وہ بادل جو پہاڑون کی طرف سے اُٹھے۔ **منتظر** ؎ قیس کے غم مین اُڑاتی ہی ہوائے دشتِ خاک۔ ماتمِ فرہاد مین روتا ہی ابرِ کوہسار۔ **مصحفی** ؎ آجتک کوہکن کے ماتم مین۔ سر پٹکتا ہی ابرِ کُہساری۔

ابر کُھلنا۔ بادل سے آسمان کا صاف ہو جانا۔ **آتش** ؎ شیشے رہین شراب کے آٹھون پہر کُھلے۔ ایسا گھرے کہ پھر نہ کبھی ابرِ تر کُھلے۔ **مومن** ؎ ابر بھی کُھلجاے ہی دریا بھی کہ تھم جاے ہی۔ دیدۂ پُر نم کبھی تو بھی تو دم بھر خشک ہو۔

ابر گِھرنا۔ بادل کا چارطرف سے سمٹ آنا اور گھٹا چھانا۔ **میرزا والاجاہ عاشق** ؎ لاکھ برسے لاکھ گھِر گھِر آے ابر۔ لطف کیا جب غم کا دل پر چھاے ابر۔ **فقرہ**۔ ابر گھِر کے آتا ہی مگر برستا نہین۔

ابرِ مردہ۔ ف۔ اسفنج۔ ع۔ دریاے شور کے کنارے پتھرون پر کف کی مثل ایک چیز نرم اور ریشہ دار ہوتی ہی جس مین برابر برابر زنبورِ عسل کے چھتے کی طرح گھر بنے ہوتے ہین پانی مین ڈالدینے سے پانی جذب کر لیتا ہی اور نچوڑ دینے سے پانی گر جاتا ہی۔ ڈاکٹر لوگ اکثر زخم سے خون وغیرہ پونچھنے مین اسکا استعمال کرتے ہین چھاپہ خانون مین جب پتھر پر کاغذ ایک مرتبہ چھپ لیتا ہی تو پتھر کو اسی سے پونچھتے ہین اور اور بھی بہت سے کامون مین آتا ہی۔ بعض لغات مین ہی کہ سمندر کی تہ مین رہنے والے جانورون کا آشیانہ ہی جو اُنہین کے جسم سے نکل نکلکر بنتا جاتا ہی۔ **ذوق** ؎ کیا عجب رحمتِ باری سے کہ وقتِ باران۔ ابرِ مردہ سے بھی ہو قطرہ فشان آبِ زلال۔ **اسیر** ؎ جس دل مین سوزِ عشق نہین ہی فسردہ ہی۔ جو چشم اشک ریز نہین ابرِ مردہ ہی۔

اَبْرَن۔ ھ۔ مذکر۔ آبھَرَن۔ س۔ زیور۔ ہندوستان مین عورتون کے بارہ ابرن سولہا سنگار مشہور ہین جو پورا بناؤ سنگار سمجھا جاتا ہی بارہ ابرن بارہ جگہ پہننے کے زیور۔ جسکی تصریح ست کب نے اپنے

ع؎ دیکھو ابر کا حاشیہ۔

اس دوہے مین کی ہی -

سُرت سر ناسا بھال گل اُر بُھج کر گرسا کھ
کان ناک پیشانی گلا سینہ بازو ہاتھ ہاتھ کی ہتھیلیان

گُٹ پدُ اَنگلی ست کب - بارہ بھوکن بھا کھ
کمر پاؤن پاؤن کی انگلیان نام کبیشر

اور بتیس ابرن بھی ست کب نے اپنے اس کبت مین کہے ہین -

سوہے سیس پھول گھونگر بینا نتھ بالی تیر جھومک

کرن پھول کنٹھ سری جوا ہار ✤ جگنو اور پنچ لڑی

چمپ کلی چندن ہار ہمکت ہار پہنچی پچھیلی چھن مچھ دار ✤

گنگن نو نگے برے جوشن اور بازوبند • آرسی

انگوٹھی چھلے کنگنی کردے اُدار ✤ پایجیب جھانجھن

چھڑے ہین چار نوپر ہین ست کب بھوکن بتیس کہے ہین اپار

اب رنگ لائی گلہری - اب گن کھلے - اب شرارتین ظاہر ہونے لگین جب کسی کی چھپی ہوئی شوخیان اور چالاکیان ظاہر ہون تو اُس جگہ کہتے ہین -

ابرِ نیسان - وہ ابر جو فصل ربیع مین نوروز سے چالیس دن قبل یا چالیس دن بعد برستا ہی - مشہور ہی کہ اس پانی کی بوند سیپ مین پڑکر موتی بنجاتی ہی اور بانس مین بنسلوچن **ظفر** ؎ ہماری چشم گریان کی نہ پہنچا درفشانی کو - اگرچہ ابر نیسان نے گہر باری بہت سی کی - **آتش** ؎ ابر نیسان کا کرم رہتا ہی ہر سال اس پر - تیرے دندان سا صدف کو نہین گوہر ملتا -

ابرو - ف - مذکر - بھَون - **آتش** ؎ مار گیسو سے سوا قاتل وہ ابرو ہوگیا - میری ایذا کو سراپا ڈنک بچھو ہوگیا - **برق** ؎ تا فلک اُی مہوش شہرہ تمھارا ہوگیا - خال سے ابروے پُر خم چاند تارا ہوگیا - **بحر** ؎ کاکل نے اُسکی مار اُتارا کمند سے - کھینچے سر وہی ابروِ خمدار رہگیا -

اور بعض ارباب دہلی نے مونث بھی کہا ہی **ظفر** (اس غزل مین جسکا مطلع یہ ہی ؎ کیا کہون جسدم مژہ اُس فتنہ گر کی ہلگئی - نوک سی گویا جگر مین نیشتر کی ہلگئی) ؎ دیکھنا بھونچال سے ہلجائیگا سارا جہان - اک زرا ابروا گر اُس فتنہ گر کی ہلگئی - **میر حسن** (اس غزل مین جسکا مطلع یہ ہی ؎ رونے مین خونِ دل کی صورت ہزار دیکھی - برسات مین شفق کی کیا کیا بہار دیکھی) ؎ مدِ نظر تھی ظالم کس پر جو آئنہ لے - کنگھی پہ ہاتھ پھیرا ابرو سنوار دیکھی -

ابرو باد - آندھی پانی - **فقرہ** - میان اس ابروباد مین کہان جاؤ گے

ابرو پر میل نہ آنا - زرا بھی صدمے کا اثر ظاہر نہونا - **فقرہ** - لاکھ مصیبتین پڑین مگر اُنکے ابرو پر میل نہ آیا -

ابرو تاننا - غصّے مین بھون اوپر چڑہانا - **برق** ؎ مرنے سے ڈراتے ہو کسے تان کے ابرو - ہم جان بھی دیدینگے جو ارشاد کروگے -

ابرو ملانا - میل جول رکھنا - **نصیر** ؎ سب سے ملاؤ ابرو ہم سے نفاق رکھو - اس اپنی دوستی کو بالاے طاق رکھو - یہ محاورہ سوا اس شعر کے اور ارباب دہلی کے کلام مین بھی نظر سے نہین گزرا -

ابرو مین بل آنا
ابرو مین بل پڑنا } تیوری چڑہنا غصّہ آنا - **اسیر** ؎ زرا بھی بل جو ابروے بتِ بے پیر مین آئے - کمر ٹوٹے کمان کی بل ابھی شمشیر

مین آئے - **کیف** ؎ آغازِ خط مین بھی نہوا کم غرورِ حسن - نکلا جو زلفِ یار سے ابرو مین بل پڑا -

اور ابرو مین چین آنا بھی کلام مین ہی - **آتش** ؎ نہ چین ای ترکِ بے رحم ابروے خمدار مین آئے - لگا خامی کا دھبّا بَن جہان تلوار مین آئے

ابرو ہلانا - ابرو کو جنبش دینا - ابرو سے اشارہ کرنا - **وزیر** ؎ سر آنکھون سے کرین سجدہ جدھر ابرو ہلائے وہ - جدا کچھ کفر اور اسلام سے مذہب ہمارا ہی - **رند** ؎ دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہین تلوارون سے - تو ہلا بیٹھ کسی روز تو ابرو اپنا -

ابرو ہلنا - لازم - **ناسخ** ؎ ابرو جدھر کو ہلگئے بجلی سی گر پڑی - رکھتا ہی وہ کمان مین تیرِ شہاب کو - **ذوق** ؎ وان ہلے ابرو یہان گردن پہ پھیری ہنسے تیغ - بات کا ایما بھی پانا کوئی ہمسے سیکھ جاے -

ابروے پیوستہ - جُٹّی بھوین - وہ بھوین جو ایک دوسری سے ملی ہون (ہندوستان مین خوبصورت سمجھی جاتی ہین) **ناسخ** ؎ مصرع اوّل کو ہی یہ مصرعِ ثانی سے ربط - بیت جو میری ہی مثلِ ابروِ پیوستہ ہی - **ذوق** ؎ کیا کہون اُس ابروِ پیوستہ کے دل نبس مین ہی - ایک طعمہ مچھلیان دو کشمکش آپس مین ہی -

اَبْرَہ - ف - مذکر - (اس لفظ کی نسبت دو خیال ہین ایک یہ کہ سنسکرت کے لفظ آبرک अबरक سے بگڑ کر بنا ہی جسکے معنی ڈھانکنے والا ہین - دوسرا یہ کہ فارسی کے لفظ بَر (اوپر) سے بنا ہی اور الف اس مین زائد اور ہاے نسبت ہی ثقل کے سبب سے حرفِ ثانی کو ساکن کر دیا) استر کی ضد - دُہرے یا روئی دار کپڑے کی اوپر والی تہ - **جانصاحب** ؎ اے جان مارے جاڑے کے مہرن ہی کانپتی - ابرہ شفق کا لا دو رضائی کے واسطے - **تسلیم** ؎ کیا خوب ہی جنون مین قباے برہنگی - ابرہ نہ بارِ تن ہی نہ استر و بال دوش -

ابرہ چڑھانا - دوسرا ابرہ لگا لینا - **فقرہ** - رضائی مین استر تو مضبوط ہی ابرہ اور چڑھا دو -

اَبْرِی - ابر کیطرف منسوب - ایک قسم کا کاغذ ہی جس پر طرح طرح کے رنگ ہوتے ہین - تشبیہاً اُسکو ابر سے نسبت دیتے ہین اور کتابون کی جلدون پر چمڑے یا کپڑے کی جگہ لگاتے ہین - **انشا** (مکھیون کی ہجو مین) ؎ قتل پر اُنکے کی جو بے صبری - بنگیا صفحہ کاغذِ ابری -

ابری تلوار - جس تلوار مین ابر کی صورت سلسلے کے ساتھ جوہر ہون - **وزیر** ؎ دی بھوون کو اُسنے جنبش اب کوئی بچتا ہون مین - ابری تلوارین چلین بجلی گرانے کے لیے -

ابریشم - ف - مذکر - قز - ع - ایک خاص قسم کے کپڑے[ع] ...

[ع] یہ کیڑا گیلان - ایران - چین اور ہند مین خاصکر بنگالے اور کشمیر مین بکثرت ہوتا ہی - یہ لعاب دہن سے اپنے اوپر چھوٹی کھجور کے برابر غلافی گھر بناتا ہی اور جب پورے طور سے اپنے اوپر تنج لیتا ہی تو اُسکو خشک کر لیتے ہین کیڑا اندر مر جاتا ہی اور ابریشم کو جوش دیکر چرخی پر ریشم نکال لیتے ہین - اگر عین وقت پر ایسا نہین کیا جاتا ہی تو کیڑا سوراخ کر کے باہر نکل آتا ہی اور اس صورت مین ریشم بہت کم نکلتا ہی یہ بڑھنے اور نکل آنے سے ایک چھوٹا سا پر دار جانور ہو کر انڈے دینا شروع کرتا ہی ایک کیڑا چار سو تک انڈے دیتا ہی یہ انڈے چھوٹے چھوٹے ماش کے برابر سفید رنگ اور سخت پوست کے اکثر تار مین لپٹے ہوئے ہوتے ہین اور کسی گرم جگہ مین رکھے جانے سے چند روز مین اُنسے بچے نکل آتے ہین انکی پرورش کا یہ طریقہ ہی کہ کسی نرم اور نازک کپڑے پر چھوڑ کر شہتوت کے پتے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنکے آگے ڈالدیے جاتے ہین (یہی انکی غذا ہی) اور پھر بتدریج مسلم پتے اور پتلی پتلی شاخین کاٹ کر دیجاتی ہین

سے پیدا ہوتا ہی جسکو فارسی مین پیلہ کہتے ہین - ابریشم خام کا مزاج پہلے درجے مین گرم و خشک اور بعضون کے نزدیک خشکی و تری مین معتدل ہی - ارواح - قوت حافظہ - ذہن اور اعضاے رئیسہ کو قوت بخشتا بدن کو فربہ اور چہرے کے رنگ کو صاف کرتا ہی - امراض چشم اور خفقان کے لیے نافع اور نہایت مفرح ہی -

اب ستونتی ع ہوکر بیٹھی لوٹ کھایا سنسار - (نیکبخت) مثل - (عو) اُس عورت کی نسبت کہتی ہین جو بہت سی بدکاریون کے بعد نیک بنے -

اُبسنا - سڑنے کے آثار پیدا ہوجانا - رکھے رکھے یا گرمی مین بند رہنے سے کھانے مین ایک قسم کی بو خواہ ذائقے مین فرق آجانا - **فقرہ -** گرمی مین بند کر کے رکھدیا تمام کھانا اُبس کے رہگیا -

اب سے آئے گھر سے آئے - پہلے جو کچھ نادانستگی مین کرچکے وہ کرچکے اب ایسا نہ کرینگے -

اب سے دُور - گزشتہ درد و غم یا کسی بری بات کا ذکر کرنے کی جگہ بولتے ہین یعنی اب اس بات سے خدا محفوظ رکھے **مرزا جان طپش ع** خدا کسیکو نہ آزارِ عشق دے ای یار - کبھی ہمین بھی یہی عارضہ تھا اب سے دور - **سحر ع** جورون مین یہ کہونگا اگر ذکر آگیا - عاشق تھا اِک پری کا وہان اب سے دور مین - بول چال مین زیادہ گزشتہ بیماری کا ذکر کرنے کی جگہ استعمال ہی - اور دور از حال بھی کہتے ہین -

اُبکائی ع - ھ - مونث - تہوّع - ع - بول چال مین ابکائی کا اطلاق اُس معدے کی حرکت پر ہی جس مین اُو اُو کی آواز نکلے عام اس سے کہ مادہ اُسکے ساتھ دفع ہو یا نہو - اور آنا اور لینا کے ساتھ مستعمل ہی **قلق ع** خاصہ جسوقت کوئی لاتی تھی - گھڑیون اُبکائی اُسکو آتی تھی -

اب کہان جاتا ہی - ے لیا ہی - جانے نہین پاتا - قریب قریب قابو مین آجانے کی جگہ کہتے ہین -

ابکے - اس مرتبہ - اس دفعہ - نمبر (۱) گزشتہ زمانے کے لیے **ناسخ ع** ابکے بہار مین یہ ہوا جوش ای جنون - سارا لہو ہمارے بدن سے نکل گیا -

نمبر (۲) موجودہ زمانے کے لیے - **رشک ع** اللہ رے موسم بہار ہی - ابکے ہی فلک سے تاز ہین سبز -

نمبر (۳) آیندہ زمانے کے لیے - **آتش ع** ذکرِ فقیر آگے اُس بُت کے بھولتا ہی - ابکے گرہ مین دونگا زنّارِ برہمن مین -

اب کیا ہوتا ہی - یعنی وقت اور موقع جاتا رہا - اب کوئی تدارک نہین ہوسکتا -

اب کی بات اب کے ہاتھ جب کی بات جب کے ساتھ - یعنی پہلے جو کچھ تھا وہ تھا اب جو رنگ زمانے کا ہی اُسکے موافق کرنا چاہیے -

---

ع ست - سچائی - نیکبختی اور ونتی (جسکی اصل سنسکرت مین وتی ہی) کلمۂ نسبت ہی -

ع معدے کی اُس حرکت کو اُبکائی کہتے ہین جس مین کوئی چیز دفع نہو - ق مین قوت دافعۂ معدی اور مادّہ دونون کو حرکت ہوتی ہی اور اُبکائی مین صرف قوت دافعۂ معدی کو اسی وجہ سے اس مین کوئی شی دفع نہین ہوتی اور اُو اُو کی آواز نکلتی ہی - یہ تصریح فن طب کے موافق ہی -

ابکے برسع **یا ابکے سال** - اِس سال۔ **صبا** ؎ بادہ نوشی پر رہا دارومدار ابکے برس - طاق پر رکھے رہے سب کاروبار ابکے برس۔ **ناسخ** ؎ بجاے داغ ملے دیدۂ غزال مجھے - کمال جوشش وحشت ہی ابکے سال مجھے۔ **رند** ؎ داغ سودا تن کو دے یا سر کو دے جوشِ جنون - دیکھیے ابکے برس کیا گل کھلاتی ہی بہار۔

اَبلاپَری - (ابلا अबला سنسکرت مین عورت کو کہتے ہین ۔ اصل اَبَل ہی یعنی جس مین بل (طاقت) نہو اور آخر مین الف تانیث کا ہی - چونکہ عورتین عموماً نازک اور کم طاقت ہوتی ہین اس لیے یہ لفظ اُن پر صادق آتا ہی) نازک اور خوبصورت عورت - **جانصاحب** ؎ گل کھاتے ہو پنہان ہی بنارس مین گلبدن - ابلاپری کا اپنی یہ تمکو خیال ہی۔

اُبَل پڑنا - نمبر(۱) بُرا بھلا کہنا - بہت خفا ہونا۔ **فقرہ** - وہ پہلے ہی سے بھرے بیٹھے تھے مجھے دیکھتے ہی اُبل پڑے۔

نمبر(۲) کمظرفی سے کچھ کہہ اُٹھنا - اوچھے پن سے بھید نہ چھپا سکنا۔ **اسیر** ؎ منصور کا یہ ظرف کہان تھا اُبل پڑا - مشکل ہی شرب بادۂ مردآزماے عشق۔

اور اِس جگہ اُبل جانا اور اُبل چلنا بھی کہتے ہین۔ **میرزا دولاجاہ عاشق** ؎ کف لایا کیا ہی رندون سے می پیکے محتسب - کمظرف تھوڑے جوش مین آکر اُبل گیا۔ **آتش** ؎ ساقی معاف رکھ مجھے بادہ کشی سے تو - می کیا پیے وہ دودھ جو پی کر اُبل چلے۔

اَبْلَق - ابلک کا معرب - دورنگا - خصوصاً سیاہ و سفید - بیشتر اُس گھوڑے کو کہتے ہین جسکا رنگ سیاہ اور سفید ہو - **سودا** ؎ سمجھا نہ جاے یہ کہ وہ ابلق ہی یا سُرنگ - خارشت سے زبسکہ ہی مجروح بے شمار۔ **ناسخ** ؎ طی نہین ہوتا زمانہ فرقتِ محبوب کا - ابلقِ ایام مین عالم ہی اسپِ لنگ کا - **ذوق** ؎ تیرانداز جو مژگان تو اوادشنہ گزار - چشم ابلق تو نگہ ترک سوارِ ابلق ؎

اَبْلَقا - ا - مذکر - ایک طائرِ خوش آواز کا نام ہی جسکو پالتے ہین - کچھ سیاہ اور پوٹا سفید (یہی وجہ ہی کہ اسکو ابلقا کہتے ہین) جسامت مین لوے کے برابر ہوتا ہی اور مینا کی قسم مین داخل ہی - **سودا** ؎ کیا کبوتر کیا ٹٹیری کیا بٹیرے - قمری اور تیتر لوے اور ابلقے -

ابلقِ ایام ظ ث - راتدن سے مراد ہی - **رشک** ؎ یہ بدعنان رہے کس کسکے اختیار تلے - کہ ایک ابلقِ ایام ہی سوار بہت - **آتش** ؎ لنگ ابلقِ ایام نہو مار کے ٹھوکر - ہی سخت مراکاسۂ سر سم سے زیادہ - ابلقِ روزگار بھی کہا ہی **میر** (گھوڑے کی تعریف مین) ؎ اُڑا کر اُسے بارہا سیر کی - نہ نکلا کبھی ابلقِ روزگار۔

اَبلقِ چشم ظ ث - آنکھ سے استعارہ ہی - **ذوق** ؎ ابلقِ چشمِ سیہ مست کو تیرے دیکھا - ورنہ اب تک نہ سُنا تھا فرسِ جامِ شراب - **وزیر** ؎ ابلقِ چشمِ صنم کس ناز سے گردش مین ہی - خوب کاوے ہوتے ہین رہوار آنکھین ہوگئین -

اُبلنا - جوش کھانا - **فقرہ** - آنچ کم کرو دودھ اُبلتا ہی -

ع ؎ چونکہ ابکے مہینے ابکے دن مستعمل نہین لہذا ابکے برس ابکے سال بنظر کثرتِ استعمال لکھا گیا۔

ابلہ فریب - احمق کو دھوکا دینے والا - جعلساز - مکّار - اب مطلق دھوکا دینے والے کے معنی مین مستعمل ہی کچھ ابلہ کی تخصیص نہین -
مومن ؎ تختۂ مشقِ فکرتِ ابلہ فریب - سرِ خطِ اندیشۂ حرمان نصیب

اِبلیس ؏ - ع - وہ شیطان جو آدم علیہ السلام کے سجدہ نہ کرنے سے ملعون ہوا - **ناسخ** ؎ ہین ازل سے ساتھ کبر و حلم دونون جلوہ گر بنگیا ابلیس کوئی کوئی آدم ہوگیا -
اور مجاز اً شریر اور مفسد کو کہتے ہین -

ابن - ع - پسر - ف - بیٹا - ھ - نامونکے ساتھ مستعمل ہی -

ابناے جہان ظ ش - افرادِ انسانی - اولادِ آدم جو از روے سلسلۂ نوعِ انسانی سب آپس مین بھائی ہین - **صبا** ؎ بعد مرنے کے لحد مین نہ کوئی کام آیا - وقت پر ہمسے سب ابناے جہان دور رہے
؎ ای کیف تعجب نہین ابناے جہان سے - یوسف کی ہلاکت کے لیے گرگ جو پالین -
ابناے دنیا - ابناے زمانہ - ابناے دہر سب مستعمل ہین - **رشک** ؎ مانگنا ابناے دنیا سے ہی ننگ ای آسمان - اس ہین مین مجہول ہون اتنا تجھے معلوم ہی - **آتش** ؎ اور کوئی طلب ابناے زمانہ سے نہین مجھپہ احسان جو نہ کرتے تو یہ احسان کرتے -

اِبنِ مَریَم ظ ش ؏ - بی بی مریم کے بیٹے - حضرت عیسےٰ علیہ السلام **غالب** ؎ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی - میرے دکھ کی دوا کرے کوئی -

اب نہ تب - نہ اس زمانے مین نہ آیندہ - پورا انکار کرنے کی جگہ استعمال کیا جاتا ہی - **فقرہ** - روپیہ میرے کیسے ہرگز نہوگا اب نہ تب -

ابو - ع - باپ - عربی زبان مین نامون کے ساتھ اکثر یہ لفظ مستعمل ہوتا ہی جیسے ابو حنیفہ - ابو الفتح - ابو لہب - وغیرہ - اور یہ کُنیت کہلاتی ہی -

اَبواب ظ ش - نمبر (۱) باب کی جمع - دروازے - **رشک** ؎ فخر ابوابِ جنان ہی تیرے دروازے کا نام - کوٹھے کے القاب ہین لطف و کرم فرماے عرش -
نمبر (۲) وہ رقم جو مالگزاری کے علاوہ سڑک اور مدرسے وغیرہ کے چندے مین زمینداروں سے سرکار لیتی ہی -

اَبُوالبَشَر - حضرت آدم علیہ السلام - چونکہ نسلِ انسانی کا سلسلہ آپ سے شروع ہوا ہی اس لیے آپ کو ابوالبشر کہتے ہین -
ناسخ ؎ خدا کا کام کچھ آلات پر نہین موقوف - ابوالبشر ہوے

ع؏ اصل مین قوم جن سے ہی - تخلیقِ آدم کے قبل پردۂ زمین پر جن متصرف تھے جب ان مین باہم شورش و فساد اور خونریزی کی نوبت آئی تو بارگاہ الٰہی سے فرشتگانِ آسمانِ دنیا کو اُنکے معدوم کرنے کا حکم ہوا چنانچہ کچھ مارے گئے اور باقی بھاگ کر جزیرون اور پہاڑون مین چھپ رہے - ابلیس بھی جسے اُسوقت عزازیل کہتے تھے اُسی گروہ مین تھا اور علم کے شرف سے سب مین ممتاز - فرشتگانِ آسمانِ دنیا کے ہمراہ آسمان پر گیا اور بہ کمال التجا اپنی بے گناہی کا اظہار کرکے فرشتون کی سفارش سے بچگیا - بہ سبب طاعت و کثرتِ عبادت ملائکہ مین اسکی بڑی قدر و منزلت تھی - حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے سے مردود اور ملعون ہوا - اب بنی آدم کو گمراہ کرنے اور معصیت کی ترغیب دلانے کے سوا اور اسکا کوئی کام نہین ہی - قیامت تک زندہ رہیگا -

ع؎ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے باپ کے پیدا ہوے لہذا ماں کے نام سے شہرت پائی

بے مادر و پدر پیدا۔

ابوالفضل[ع] ۔ اکبر بادشاہ دہلی کا ایک لائق وزیر تھا۔

ابوبکر[عس] ۔ آپ اربع خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مین اول خلیفہ ہین۔

ع ۹۵۸؁ ہجری مین ۶ محرم کو پیدا ہوا بچپن سے علم دوست اور کتب بینی کا عاشق تھا۔ غایت ذہانت اور فطانت سے ۱۳ برس کی عمر مین تحصیل علوم سے فراغت کرلی۔ حافظے کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ شرح فاضل اصفہانی کے ایک نسخے کو جسکا مطالعہ اُسنے بچپن مین کیا تھا نصف سے زیادہ کیڑے نے کھالیا تھا اُسکو اپنی یاد پر لکھ لیا اور اصل کتاب سے مقابلہ کرنے پر صرف دو لفظون مین فرق نکلا۔ چوبیس برس کی عمر مین اپنے بڑے بھائی فیضی کے توسط سے اکبر بادشاہ دہلی کے دربار مین رسائی پائی۔ اور اپنی قابلیت اور حسن لیاقت سے تھوڑے ہی دنون مین ترقی کرکے وزیر ہوگیا۔ کہتے ہین کہ مسلمانون مین ابوالفضل سے پہلے کوئی ایسا وزیر نہین ہوا جو قلم کے زور سے وزارت کے درجۂ اعلے تک پہنچا ہو۔ فارسی زبان کا بہت بڑا انشی تھا اور عربی زبان پر پوری قدرت تھی۔ توران کے بادشاہ کا مقولہ تھا کہ مجکو اکبر کی تلوار سے ایسا خوف نہین ہی جیسا ابوالفضل کے قلم سے ڈرتا ہون۔ علاوہ علاّمہ ہونے کے شجاعت اور فنون سپہگری مین بھی نامور تھا۔ چھپن برس کی عمر پاکر شہزادہ سلیم کی عداوت سے ۱۰۱۱؁ ہجری مین راجہ نرسنگہ قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا۔ تالیفات سے ابوالفضل۔ آئین اکبری اور اکبر نامہ یادگار زمانہ ہین۔

عس ولادت سراپا سعادت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے دو برس بعد ہوئی۔ مردون مین سب سے پہلے جناب سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی تصدیق رسالت آپ ہی نے کی اور اسی سبب سے آپکا خطاب صدیق ہوا اسلام لانے کے قبل اسم گرامی عبدالکعبہ تھا حضرت نے ابوبکر کنیت اور عبداللہ نام رکھا مگر کنیت ہی مشہور ہی۔ دو سال تین مہینے اور کچھ روز خلافت کی ہجرت سے تیرہوین سال تقریباً ترسٹھ برس کی عمر مین بائیسوین جمادی الاخری شب ۱۳؁ کو وفات پائی۔ اور حضرت کے روضۂ مبارک مین مدفون ہوے۔

اَبُوتُرابؔ[ع] ۔ حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کی کنیت ہی۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ چہارم تھے۔ ایک روز آپ نے زمین مسجد پر آرام فرمایا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکے رخسارے اور بدن کو گرد آلود دیکھکر شفقت سے فرمایا قم یا باتراب اُسوقت سے آپکی یہ کنیت مشہور ہوگئی۔

اَبُوجَہل ۔ اسکا نام عمر بن ہشام تھا۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال عداوت تھی اور جہالت اسدرجہ بڑھی ہوئی تھی کہ حضرت نے اسکو ابوجہل فرمایا اور نام کی جگہ یہی کنیت مشہور ہوگئی

ابوحنیفہ۔ دیکھو امام اعظم۔

اَبُولَہب ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا جو آپ پر ایمان نہین لائے۔ آپسے خصومت و دشمنی رکھنے کی وجہ سے ابولہب مشہور ہوے۔ اور بعض کا قول ہی کہ چہرہ اُنکا روشن اور تابان تھا اس مناسبت سے یہ کنیت ہوئی۔

اُبھار۔ ھ۔ مذکر۔ (س۔ اُپ उप ہار हार) اُٹھان۔ اُنچائی۔ نمو۔ **آتشؔ** ہاتھ ملتا ہون جو مین دیکھکے سینے کا اُبھار۔ کہتے ہین توڑلو جنکو یہ وہ نارنج نہین۔

اُبھارنا۔ نمبر (۱) آمادہ کرنا۔ رغبت دلانا (خواہ وہ اچھے کام کے لیے ہو یا برے کے واسطے)۔ **اسیرؔ** ای یار تھا عجیب زلیخا کا جذب عشق۔ کنعان سے ماہ مصر کو لایا اُبھار کے۔ **نواب میرزا شوقؔ** کسی صورت اُبھار کر لاؤ۔ میرے گھر تک سوار کر لاؤ۔

ع تفصیلی حال باب عین مین علیؑ کے ساتھ لکھا جائیگا۔

نمبر(۲) بلند کرنا - اوپر اٹھانا - **گلزار نسیم** ؎ غوطہ جو لگا کے سر اُبھارا - پایا وہی رنگ روپ سارا -

نمبر(۳) تاننا - **آتش** ؎ مشتاقِ ہمکناری ملتے ہین ہاتہ کیا کیا - تن تن کے جب وہ اپنا سینہ اُبھارتے ہین -

اُبھرنا - نمبر(۱) پیدا ہونا - نمودار ہونا - ظاہر ہونا - **صبا** ؎ رہے ظرف کیا کوئی کم مایہ ہوکر - حباب آبِ دُر مین اُبھرتا نہین ہے -

انشا ؎ بھرا منصور کے لوہو سے اہلِ شرع نے تو بھی - انا الحق کے اُبھر آئے وہین پھر حرف شیشے مین - **داغ** ؎ چوٹ دل کی وہین اُبھر آئی - جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی -

نمبر(۲) اِترانا - کمظرفی کی باتین کرنا - غرور کرنا - **ظفر** ؎ فرصتِ یکدم ہے اس بحرِ جہان مین ای حباب - کیا اُبھرتا ہی تو اتنا تیری ہستی ہی یہی -

نمبر(۳) تیرنا - **رند** ؎ محیطِ عشق سے ساحل تلک اللہ پہنچائے - بٹھائے دیتی ہی تہ کو قضا جون جون اُبھرتے ہین - **قلق** ؎ کوئی اُلجھا سوار مین اُلجھا - غوطہ کھا کر اگر کوئی اُبھرا - اُٹھ کے مثلِ حباب بیٹھ گیا - دُردسا زیرِ آب بیٹھ گیا -

نمبر(۴) جگہ سے جنبش کرنا - نکلنا - **فقرہ** - بہت زور کیا مگر دیوار سے کیل نہ اُبھری - ؎ **حضرتِ داغ** جہان بیٹھ گئے بیٹھ گئے - اور ہونگے تری محفل سے اُبھرنے والے -

نمبر(۵) اونچا ہونا - اُٹھنا - جیسے سینہ اُبھرنا - **غالب** ؎ اُبھرا ہوا نقاب مین اُنکی ہی ایک تار - مرتا ہون مین کہ یہ نہ کسیکی نگاہ ہو -

سحر ؎ اُبھرتا آتا ہی سینے مین آبلا دل کا - قریب مرگ ہی بنتا ہی مقبرا دل کا -

نمبر(۶) راغب اور آمادہ ہونا - **فقرہ** - طبیعت آجکل ایسی افسردہ ہو رہی ہی کہ کسیطرح اُبھارے اُبھرتی ہی نہین -

ابھی - نمبر(۱) اسیوقت - فوراً - اسیدم - **فقرہ** - مین وعدہ نہین مانتا میرا روپیہ ابھی دیدو -

نمبر(۲) ابتک - اسوقت تک - ؎ عاشق ہی پر ابھی نہین فرقت ہوئی نصیب - ہی اضطراب کی تجھے ناسخ خبر کہان - **سحر** ؎ بطِ شراب نے یہ قہقہے کہان پائے - سُنا کہان ابھی بلبل نے چہچہا دل کا - **فقرہ** - ابھی ہونٹھون کا دودھ نہین سوکھا ہی -

نمبر(۳) اتنی جلدی - مثلاً کوئی آتے ہی جانے لگے تو کہتے ہین یار ابھی یعنی ایسی جلدی -

اور کہین حُسنِ کلام کے لیے زائد آتا ہی - جیسے ابھی دو چار روز اور رہو -

ابھی ابھی - ابھی نمبر۱ مین اور اسمین فرق اسقدر ہی کہ یہان زمانے کی کمی مین مبالغہ زیادہ ہی **فقرے** مجھے ذرا بھی دیر نہوگی ابھی ابھی آتا ہون - چار قدم بڑھ کے بلا لو وہ ابھی ابھی گئے ہین -

اُبھی اُبھی سانسین لینا - گھبرا گھبرا کے ٹھنڈی سانسین بھرنا -

ابھی چھٹی کا دودھ نہین سوکھا
ابھی دودھ کے دانت نہین ٹوٹے
ابھی مُنہ دابیے تو چلو بھر چھٹی کا دودھ نکل پڑے

ابھی مُنہ سے دودھ ٹپکتا ہی
ابھی مُنہ سے دودھ کی بو آتی ہی
ابھی مُنہ کی دال ع نہین جھڑی
ابھی ہونٹھون کا دودھ نہین سوکھا
} یہ سب فقرے کسیکے لڑکپن نادانی اور ناتجربہ کاری کی جگہ طنزاً بولتے ہین

ابھی دِلّی دور ہی - مَثَل - اُس مقام پر بولتے ہین جہان کسی بات کا بہت زمانہ باقی ہو - **فقرہ** - چار شعر موزون کرنا کیا آگیا آپ سمجھے کہ شاعر ہوگئے اجی حضرت ابھی دِلّی دور ہی - اور ابھی کی جگہ ہنوز بھی کہتے ہین - **قلق** ع یون ہٹاؤ تو آپ کو نہ حضورِ وصل ابھی ہی ہنوز دِلّی دور -

ابھی سے - قبل از وقت - پیشتر سے - **فقرہ** - ابھی سے کہان جاتے ہو وہان مشاعرہ شروع ہونے مین بہت دیر ہی -

ابھی کچّا بَرتَن ہی
ابھی کچّی لَکڑی ہی
} (عو) کمسن اور ناتجربہ کار ہی -

ابھی بچے کچّے گھڑے پانی کے بھرنے مین - مَثَل - ابھی بہت سی مشکلین پیش آنے والی ہین -

ابھی کیا ہی - یعنی اِسی پر خاتمہ نہین ہی - مدح و ذم دونون جگہ اسکا استعمال ہوتا ہی مگر اسکے بعد ایک ابھی اور بھی آتا ہی - **فقرے** - ابھی کیا ہی ابھی آپکی وکالت اور چمکیگی - ابھی کیا ہی ابھی صاحبزادے خدا جانے کیا کیا آفت برپا کرینگے -

اَبے - خطاب تحقیر - کبھی بےتکلفی اور پیار سے بھی کہتے ہین - اور ابے اُو بے بھی بولتے ہین -

ابے تبے کرنا - حقارت کے کلمات کہنا -

اِبّی دُبّی کھیلنا - گلی ڈنڈا کھیلنا - جس مین گلی کو اُچھالتے اور ڈنڈے پر روکتے ہین ضرب اول کو ابّی اور دوسری کو دُبّی کہتے ہین

اَبِیر - ھ - مذکر - (سنسکرت مین اَبھیری आभीर تھا اِس سے بگڑ کر ناگ بھاکا مین آوِر आविर ہوا اور آوِر سے بھاکا مین ابیر ہوگیا) ابرک کا برادہ جو ہولی مین ہندو ایک دوسرے پر چھڑکتے ہین - **برقؔ** ع اُسکے حضور ابیر ہوا رنگ یاسمن - رنگت گلبدن کی بنگئی بجائے گلال کا -

فصل الف مقصورہ مع بائے فارسی

اُپاڑنا - (اسکا مادہ سنسکرت مین پَٹ पट (کھودنا) ہی) اکھاڑنا - **سوز** نے ایک پہلوے ذم کے ساتھ کہا ہی مگر اب بالکل متروک ہی ع خرقہ پہنا تو کیا اُپاڑا جی - یہی دَر دَر پکارتے ہو یار -

اپاہج - ھ - (اسکی اصل سنسکرت مین اُپاہَت उपाहत ہی جسکے معنی خستہ اور شکستہ ہین اُپاہت سے اَپاہت اور اَپاہت سے اپاہج ہوگیا) جسکے ہاتھ پاؤن نہون یا بیکار ہوگئے ہون چلنے پھرنے سے معذور ہو - مجازاً کاہل اور سست - **رشکؔ** ع دشت وجبل کا حصہ اپاہج کو چاہیے - دنیا سے تیرا چاہنے والا نکل گیا - **فقرہ** - بڑے

ع پرند کے بچے جب انڈے سے نکلتے ہین تو انکی چونچ کے دونون طرف زردی ہوتی ہی اُسکو دال کہتے ہین - بچے بڑھجاتے ہین تو وہ دال جھڑ جاتی ہی - اصل اس محاورے کی یہی ہی لیکن اب انسان کی نسبت بھی استعمال کرتے ہین -

ایا اپج ہواتنی دور بھی تمسے جایا نہین جاتا -

اُپج - ھ - مونث - (س - اُپ (اوپر) - उप اور جَن (نکلنا اور پیدا ہونا) जन) اپجنا کا حاصل مصدر - نمبر(۱) نئی بات - ایجاد - **انشا** (رباعی) ؎ اجناس کی فرد پر یہ اجنا کیسا - یان ابر لغات کا گرجنا کیسا - گو ہون اجنا کے معنی جو چیز اُگے - لیکن یہ نئی اُپج اپجنا کیسا -

نمبر(۲) گویا گاتے گاتے باقاعدہ کوئی نئی تان لگا جاتا ہی تو اُسکو بھی اُپج کہتے ہین -

اور اَپج بفتح الف ظرافتاً بہت ہی بدذات اور شریر کو - کہتے ہین گویا پاجی کا افعل التفضیل بنایا گیا ہی - مگر فصحا نہین بولتے -

اپج کی لینا - نمبر(۱) ایجاد کرنا - گھڑت کرنا - نئی بات کہنا - **انشا** (رباعی) ؎ اجناس کے بدلے لکھے اجنا کیا خوب - قاموس کے رعد کا گرجنا کیا خوب - از زور لغت نئی اُپج کی لی ہی - اِس تان کے پیچ کا اُپجنا کیا خوب -

نمبر(۲) نئی تان لگانا - **بیخود** ؎ جو گانے بجانے کا آیا خیال - اُپج کی لگا لینے ہر خوش جمال - **اسیر** ؎ پی پی کے قدح دعائین دینا - اُس نشے مین پھر اُپج کی لینا -

اپج لینا - دیکھو اُپج کی لینا - نمبر(۱) **رنگین** ؎ رفتہ رفتہ یہ فلک سے بھی لگا جانے پرے - روز لیتا ہی اُپج نالہ شبگیر نئی -

نمبر(۲) **انشا** ؎ دو چار گرم گرم جو نالون کی لی اُپج - بلبل کو ہنسے ایسا ہی چھیڑا کہ کٹ گئی - **سحر** ؎ دیکھتا جی کے جلانے کا مزہ گلچین بھی - کوئی دیپک کی اُپج مرغ خوش الحان لیتا -

اُپجنا - نمبر(۱) نئی نئی تانین لگانا - **قلق** ؎ دائرہ اور چکارا بجتا ہی - بے سُری ایک ایک اپجتا ہی -

نمبر(۲) اُگنا - مثال کے لیے دیکھو اُپج کی لینا نمبر ا -

نمبر(۳) پیدا ہونا - ظاہر ہونا - **میر حسن** ؎ بہم پھر تو ہونے لگے اختلاط - اُپجنے لگے دل سے عیش و نشاط -

نمبر(۴) دل مین کسی نئی بات کا پیدا ہونا - نیا خیال آنا - **جرات** ؎ اُس فتنہ گر کیے دل سے کیا کیا اپجتیان ہین - ناز و ادا کی چالین طرزین ستمگری کی - نمبر ا کے سوا اور کسی جگہ اب استعمال نہین ہی -

اَپُرِنٹس - انگریزی - امیدوار ملازمت -

اَپُرَیل - انگریزی (اسکا صحیح تلفظ اَیپرِل ہی) انگریزی چوتھا مہینا تیس دن کا جو اکثر چیت بیساکھ کے مطابق پڑتا ہی -

اپریل فُول - (لفظی معنی اپریل کا احمق) انگریزون مین دستور ہی کہ اپریل کی پہلی تاریخ دوستون کے نام مذاقاً بیرنگ خط خالی لفافے یا اور دل لگی کی چیزین لفافے مین رکھکر بھیجتے ہین اور اخبارون مین خلاف قیاس خبرین چھاپی جاتی ہین - جو لوگ ایسے خطوط لے لیتے ہین یا اس قسم کی خبرون کو معتبر سمجھ لیتے ہین وہ اپریل فول قرار پاتے ہین - اب ہندوستان مین بھی اسکا رواج ہوتا جاتا ہی اور یہان انہین باتون کو اپریل فول کہتے ہین -

اُپلا - ھ - مذکر - یا چک - ف - (سنسکرت مین گومے اُپل (گوبر کا پتھر) गोमेउपल تھا کثرت استعمال سے گومے محذوف ہوکر اُپل رہگیا اور ہندی مین اُپلا ہوگیا) کنڈا گائے بھینس کا گوبر جسے تھاپ کر خشک کر لیتے

اور جلاتے ہین - **فقرہ** - سوا اناج اور اُپلے کے کوی چیز ایسی نہین جسپر محصول نہ لگا ہو - (اُردو سے معلے)

اُپلے پاتھنا
اُپلے تھاپنا } اُپلے بنانے کو کہتے ہین -

اَپنا - ھ - نمبر (۱) میرا - ہمارا - **رشک ؏** پھر شیشۂ دل چور ہوا ای محتسب اپنا - ٹوٹا جو کہین ساغر صہبا کا کنارا - **داغ ؏** داغ اُسکا الم اُسکا غم ہجران اُسکا - سینہ اپنا جگر اپنا دل مضطر اپنا -

نمبر (۲) خود و خویش - **فقرے** - مین اپنا قلم نہ دونگا - تم کچھ اپنا حال تو کہو - **جرات ؏** سلسلہ زنجیر کا یہ مجھسے برپا ہی کہ آج - پیر اپنا جانتے ہین سارے دیوانے مجھے -

نمبر (۳) غیر کی ضد - اسکا استعمال دو جگہ ہی -

۱ - مطلق عزیز اور رشتہ دار - جیسے اپنا بیگانہ - اپنا پرایا - سوا ان دو مثالون کے زبانون پر جمع ہی کے ساتھ مستعمل ہی -

۲ - برتاؤ کے سبب سے عزیز کے مثل ہونے کی جگہ - **صبا ؏** خضر کا کام راہزن سے لے - چال وہ چل کہ غیر اپنا ہو - **؏** کیا کہون فرنگی جا ہی یہ تو ای **جرات** کہ مین - جان دون جسکے لیے اپنا نہ وہ جانے مجھے -

نمبر (۴) ذاتی - خاص - نج کا - **فقرے** - میرے گھر مین تمہین تکلیف ہی تو اپنا مکان بنا لو - سرکاری کام سے فرصت ملے تو اپنا کام کرون - اپنا کام آپ ہی سے خوب ہوتا ہی -

نمبر (۵) ہمدرد - ساتھی - شریک - جیسے برے وقت مین کوی اپنا نہین ہوتا -

اپنا اپنا - ہر ایک کا - جدا جدا - الگ الگ - یہ اُس جگہ بولتے ہین جہان کسی چیز کی تفریق ایک دوسرے سے ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہی مثلاً اپنا اپنا مقدر اپنا اپنا شوق - اپنا اپنا راستہ لو -

اپنا اپنا جی
اپنی اپنی طبیعت } یعنی جو تمھارے جی مین آیا تمنے کیا جو ہمارے جی مین آیا ہمنے کیا اور اسیطرح اپنا اپنا شوق اپنا اپنا ذوق اپنا اپنا رنگ اور انکی مثل اور بھی جملے بولے جاتے ہین -

اپنا اپنا راستہ لینا - اپنی اپنی طرف چلے جانا - **فقرہ** - صبح کو سب اپنا اپنا راستہ لینگے رات بھر پڑ رہنے دو -

اور راستے کی جگہ رستہ اور راہ بھی بولتے ہین - **قلق ؏** تم مرے بہاتے کیون بلا مین پڑو - جاؤ سب اپنا اپنا رستہ لو -

اور بغیر اپنا کی تکرار کے بھی استعمال مین ہی - **فقرے** میان تم اپنا رستہ لو تمہین پرائے جھگڑے مین پڑنے سے کیا واسطہ - شاہ جی جو کچھ ملنا تھا مل چکا اب اپنی راہ لو -

اپنا اپنا کرنا اپنا اپنا بھرنا - مقولہ - جو جیسا کریگا ویسا پائیگا - یہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان کوئی کسی بدفعلی کی سزا پائے یا باوجود سمجھانے کے کسی برے فعل سے باز نہ آئے - **فقرہ** - وہ جانے اُسکا کام جانے اپنا اپنا کرنا اپنا اپنا بھرنا -

اپنا اپنا کمانا اپنا اپنا کھانا - مقولہ - یہ وہان بولتے ہین جہان یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہی کہ یہان کوئی کسی کا دست نگر نہین ہی اپنی اپنی قوت بازو سے پیدا کرکے اُس مین بسر کرتے ہین -

اور کبھی اپنا کی تکرار نہین بھی کرتے -

اپنا اپنا گھُوئُو اپنا اپنا پیُو - مَثَل - یعنی اپنے کام کے لیے اپنی گرہ سے صرف کرو - پرائی چیز مین حصہ نہ لگاؤ -

اپنا اپنا لہنا ہی - جب کوی دو شخصون مین سے ایک کے ساتہ سلوک کرتا ہی اور دوسرے کے ساتہ نہین یا کم سلوک کرتا ہی تو یہ کہتا ہی کہ اپنا اپنا لہنا ہی **رباعی** ؎ کسکا ہی کون کیا کسو سے کہنا - اپنا اپنا ہر ایک کا ہی لہنا - گزرے ہی اب اسطرح سے اپنی ای درد - رونا چپکے پڑے اکیلے رہنا -

اپنا اپنا نصیب - یعنی ہر شخص کی قسمت جدا ہی کوی کسیکے مقسوم کا شریک نہین یہ بیشتر اُس جگہ کہتے ہین جہان باوجود برابر کی کوشش کے ایک کامیاب اور دوسرا ناکام رہے **ظفر** ؎ اپنا اپنا ہی نصیبا ایک کو دائم ہی عیش - عمر گزری ہی غم و محنت مین ساری ایک کی -

اور اپنا اپنا مقدر اپنی اپنی قسمت اپنی اپنی تقدیر بھی بولتے ہین -

ذوق ؎ جدا ہون یار سے ہم اور نہون رقیب جدا - ہی اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا - **میر** ؎ تجکو مسجد ہی مجکو میخانہ - واعظا اپنی اپنی قسمت ہی - **قلق** ؎ بولی شوخی سے ہنسکے دخترِ وزیر - سچ یہ ہی اپنی اپنی ہی تقدیر -

اپنا اپنا ہی ہی پرایا پرایا ہی ہی - مقولہ - یعنی عزیز سے لاکھ بگڑی ہو پھر بھی عزیز ہی اور غیر ہزار دوستی کا دم بھرے بگر عزیز کے برابر نہین ہوسکتا - یا اپنے مال اپنی چیز سے جو کام نکلتا ہی اور اُس پر جیسا بس ہوتا ہی وہ بات پرائی چیز سے حاصل نہین ہوسکتی چاہے اچھی سے اچھی کیون نہو -

اپنا مُنّا اُلّو کہین نہین گیا ہی - میرا مطلب ہر طرح حاصل ہی میرا نفع کہین نہین گیا ہی اُس سے نہ سہی اِس سے سہی ایک نہ ایک سے ضرور کچھ نہ کچھ مل رہیگا اور کچھ اپنا کی خصوصیت نہین ہی میرا ہمارا اُنکا تمہارا سب کے ساتہ استعمال ہی -

اپنا بالا اور کا ڈھینگڑا - مَثَل - (عو) جب کسی قصور پر اپنے بچے (لڑکا) کی نسبت کہا جاے کہ نادان ناسمجھ ہی اور اُسی قصور پر دوسرے کے بچے کو بُرا کہین اُس جگہ بولتی ہین - اور اب عام طور پر متعلقین اور متوسلین کی نسبت بھی کہتی ہین اولاد کی تخصیص نہین ہی -

اپنا بھی خدا ہی - جب کسی کی طرف سے کسی بات مین یاس ہوجاتی ہی تو کہتے ہین اپنا بھی خدا ہی یعنی تمنے مایوس کیا تو خیر خدا ہمارا مقصد پورا کریگا - **مومن** ؎ نہ سہی بوسہ یا سجدہ کرینگے - وہ بُت ہی جو اور وں کا تو اپنا بھی خدا ہی -

اسیطرح ہمارا اور میرا وغیرہ کے ساتہ بھی بولتے ہین -

اپنا پَرایا - نمبر (۱) عزیز و غیر - خویش و بیگانہ **صبا** ؎ مدعی ہنستے ہین ہر دم کا یہ رونا دیکھکر - اک زرا ای چشمِ تر اپنا پرایا دیکھکر - نمبر (۲) تکلف - **رشک** ؎ مجھسے تو اُسکو اپنا پرایا کبھی نہین - اس پر خفا ہین اپنے پرائے تو کیا ہوا -

اپنا پرایا بہت آتا ہی - مزاج مین تکلف زیادہ ہی - طبیعت مین بیگانگی کو بہت مداخلت ہی -

اپنا پرایا کرنا - تکلف کرنا - **رند** ؎ اپنا سمجھو مرا دل شوق سے لو

میر سیحان اپنا پرایا نہ کرو۔

اپنا پیٹ تو کتا بھی پالتا ہی۔ تن پرور کی نسبت ملامت کے طور پر کہتے ہین۔ **فقرہ**۔ وہ انسان کیا جو آپ چین کرے اور اپنے متعلقین کی خبر نہ لے اپنا پیٹ تو کتا بھی پال لیتا ہی۔

اپنا تو تن پہلے ڈھانکو دوسرے کو ننگا پیچھے کہنا
مَثَل۔ تم مین جو برائیان ہین پہلے اُنکو تو دور کرو پھر دوسرے کو برا کہنا۔

اپنا توشہ اپنا بھروسا۔ مقولہ۔ سفر مین اپنے پاس ناشتا ضرور ہو۔ ساتھیون کی چیز پر بھروسا نہ کرنا چاہیے۔ اور ناشتے کی تخصیص نہین ہی عام طور پر ہر چیز کی نسبت کہتے ہین جو سفر مین درکار ہو۔

اپنا ٹھکانا کر لینا۔ کسی بات کے لیے کوی دوسری تدبیر عمل مین لانا موجودہ حالت سے کسی دوسری حالت کی فکر کر لینا۔ دوسری نوکری ڈھونڈ لینا۔ **مومن** ؎ تو کہان جائیگی کچھ اپنا ٹھکانا کر لے۔ ہم تو کل خواب عدم مین شب ہجران ہونگے۔ **مصحفی** ؎ اندنون جوش پہ ہی دیدہ گریان اپنا۔ ای صبا کہیو ٹھکانا کرے طوفان اپنا۔ **فقرہ**۔ اب میرے یہان گزارا نہو گا آپ کہین اور اپنا ٹھکانا کر لیجیے۔

اپنا ٹھیک نہین اور کا نیک نہین۔ مَثَل۔ (عو) (معروف)
بیوقوف اور ناسمجھ کی نسبت کہتی ہین کہ نہ اپنے آپکو عقل ہی نہ دوسرے کی رائے پسند آتی ہی۔

اپنا ٹینٹ نہین نہارتے اور کی پھُلّی دیکھتے ہین (مجہول)
مثل۔ (عوام) یعنی اپنے عیب پر نظر نہین دوسرے کے عیب کہتے ہین۔

اپنا (یا اپنے) جوہر دکھانا۔ اپنے ہنر ظاہر کرنا **ناصح** ؎ سر میدان نکلکر تیغ و خنجر۔ لگے سب کو دکھانے اپنا جوہر۔
مجازاً طنز کے طور پر اُسوقت بھی کہتے ہین جب کسی کم اصل سے کوئی بُری بات ہو یعنی اپنی اصالت پر گیا جیسی اُسکی ذات ہی ویسے ہی اُسکے فعل ہین۔

اپنا جوہر کرنا۔ اپنے ہاتھ سے آپ کو ہلاک کرنا۔ اپنا خون کرنا۔ **سودا** ؎ ہم نہ کہتے تھے کہ تیغ ناز مت کھینچو میان۔ ورنہ کرڈالینگے لاکھون اپنا جوہر ایک دن۔ لکھنؤ مین اب آپکو جوہر کرنا زیادہ بولتے ہین۔ **ناصح** ؎ وہ جو مقتل مین نہ ہمکو تہ خنجر کرتے۔ اور کیا کرتے مگر آپ کو جوہر کرتے۔

اپنا حساب کر لو۔ نمبر (۱) یعنی معاملہ صاف کر لو۔ کہ حساب سے تمھارا کیا نکلتا ہی۔ **فقرہ**۔ اپنا حساب کر لو اب میرے ذمے تمھارا کچھ نہین باقی ہی۔ **سوز** ؎ جان باقی ہی اسے لے اور کر اپنا حساب۔ عشق کے دفتر مین کچھ میرا ہی فاضل ہووےگا۔
نمبر (۲) نوکری چھوڑ دو۔ **فقرہ**۔ میان وہان سے اپنا حساب کر لو خدا کہین اور آدھ سیر آٹے سے لگا دیگا۔

اپنا رکھ پرایا چکھ۔ مَثَل۔ اُس جگہ بولتے ہین جہان کوئی اپنی چیز رکھ چھوڑے اور دوسرے کی چیز اپنے استعمال مین لائے۔

اپنا سا حال دوسرے کا بھی جانو۔ یعنی جیسے تمکو تکلیف سے اذیت ہوتی ہی ایسے ہی سمجھو کہ دوسرے کو بھی ہوتی ہوگی اُس شخص سے کہتے ہین جو غیر کے دُکھ درد کی پروا نہ کرے اور اپنی

تکلیف کا شاکی ہو۔

اپنا سا سب کو جانتے ہین۔ جب کسی شخص مین کوئی بات اچھی یا بُری ہو اور وہ اپنی عادت کے موافق دوسرے کو بھی ویسا ہی سمجھے یا کہے تو اُس جگہ کہتے ہین۔ **مومن ؎** تو آپ زبسکہ بیوفا ہی۔ اپنا سا سب کو جانتا ہی۔

اپنا سا مُنہ لیکے رہجانا۔ خفیف اور نادم ہونا۔ ایسا شرمندہ ہوجانا کہ کچھ جواب نہ بَن پڑے۔ **نصیر ؎** عارضِ پُر نور سے سر کی جو وقتِ خواب زلف۔ شب کو مُنہ اپنا سا لیکر بدر کامل رہگیا۔ **جرات ؎** تھا جی مین یہ کہ مجھسے مُکر جائیگا وہ شوخ۔ مین نے کہا کہ غیر سے پھر تم میان ملے۔ پھر کیا کہون کہ اپنا سا مُنہ لیکے رہگیا آنکھین ملا کے جو یہ کہا اُسنے ہان ملے۔

اپنا سُبیتا کرنا۔ اپنے لیے کوئی فکر اور تدبیر کرنا۔ دِلّی مین اسجگہ اپنا سوجھتا کرنا بولتے ہین۔ **میر ؎** سوجھتا اپنا کرے کچھ ابر تو ہی مصلحت۔ جوشِ غم سے جیسے نابینا ہی چشمِ گریہ ناک۔

اپنا سِر۔ کچھ نہین۔ خاک نہین۔ اسکے بعد اکثر کوی فعل مذکور ہوتا ہی مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا "کیون میان دعوت مین گئے تھے کیا کیا کھایا" اور وہ جہان دعوت مین گیا تھا وہان سے خوش نہین آیا ہی تو جلکے اور جھنجلا کے جواب دیگا کہ اپنا سر کھایا۔ یعنی خاک نہین کھایا۔ یا لڑکے نے مدرسے مین وقت ضائع کیا اور اُسکے باپ یا کسی بزرگ نے امتحان لیا اور اُسے کچھ یاد نہوا تو جھنجلا کے کہے گا کہ تو نے اپنا سر پڑہا۔ یعنی کچھ نہین پڑہا۔ اور کبھی فعل کو حذف کردیتے ہین جو قرینۂ مقام سے سمجھا جاتا ہی مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے مخاطب ہوکر کہا کہ ابتو صاحبزادے خوب لکھنے لگے اور اُسکو یہ کہنا ہوا کہ کچھ بھی نہین تو کہیگا "اپنا سر" یعنی اِسے لکھنا کچھ بھی نہین آتا۔

اپنا سر پیٹو۔ وہان بولتے ہین جہان کوئی کسیکی بات نہ مانے یا بے صلاح مشورے کے کوی کام کر بیٹھے اور پھر اُسکا خمیازہ اُٹھانا پڑے۔ مثلاً۔ دیکھو ہم کہتے تھے کہ گھر ہی مین فیصلہ کرلو۔ عدالت تک بات نہ پہنچاؤ تمنے نہ مانا آخر لینے کے دینے پڑے اب اپنا سر پیٹو۔ کیا تمنے کسی سے پوچھ کے روپیہ دیا تھا جیسا کیا ویسا پایا ہمسے کیا کہتے ہو اپنا سر پیٹو۔

اپنا سِر کھاؤ۔ اُس جگہ کہتے ہین جہان کوی کسی بات کو سمجھانے سے نہ سمجھے یا اُس سے باز نہ آئے۔ **فقرہ**۔ مین تو سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا تم نہین سمجھتے تو اپنا سر کھاؤ۔

اپنا سمجھو۔ یعنی تکلف نہ کرو۔ مغائرت کو دخل ندو۔ **رند ؎** اپنا سمجھو مرا دل شوق سے لو۔ میریجان اپنا پرایا نہ کرو۔

اپنا سوپ مجھے دے تو ہاتھون چھوڑ۔ مثل۔ (عو) جب کوی کام کی چیز مانگلے اور اُسکے دینے مین ہرج ہو تو اُس جگہ بولتی ہین۔ یعنی تمھین دیدین تو ہمارا کام کیونکر چلے۔ اور جب کوی اپنی ضرورت کی چیز کسیکو دیدے اور خود ٹاپتا پھرے تو اُسوقت بھی ملامت کے طور پر کہتی ہین۔

اپنا قُلَّہ شجرہ رکھ چھوڑیے یا اپنا قلہ شجرہ لیجیے۔ یعنی اب آپ سے مجھے کوی تعلق نہین رہا۔ پیر مرید کو بیعت کے

وقت شجرہ اور خلافت دینے پر ٹوپی دیتا ہی- یہان کلاہ سے بدل بدلاکے قلہ ہوگیا- مرید پیر سے جب کسی بات پر روٹھتا ہی تو ڈھٹای اور بے تمیزی سے کہتا ہی اپنا قلہ شجرہ رکھ چھوڑیے- اور اب عام طور پر کسی سے رنجش ہوجانے کی حالت مین اُسکی دی ہوی چیزون کو واپس دیتے اور یہ کہتے ہین-

اپنا کام- نمبر(۱) ذاتی کام- نج کا کام- **فقرہ**- سرکاری کام سے فرصت ہوتی نہین اپنا کام کسوقت ہو-

نمبر(۲) جو کام اپنے متعلق کیا گیا ہو- اپنے ذمے ہو- **قلق** ۵ لو ہم اپنا تو کام کر آئے- ساری حجت تمام کر آئے-

نمبر(۳) اظہار اتحاد کی جگہ دوسرے کے کام کو بھی کہتے ہین مثلاً کوئی شخص کسی سے اپنے کام کو کہے تو وہ اُسکے جواب مین کہتا ہی کہ اسمین کیا عذر ہی یہ تو اپنا کام ہی-

اپنا کام آپ سے خوب ہوتا ہی- جہان کوی دوسرے کے کام کو بیدلی سے کرتا ہی وہان طنز و الزام سے کہتے ہین یعنی جیسا اپنا کام اپنی کوشش سے ہوتا ہی دوسرے سے ویسا نہین ہوتا-

اپنا کام کرو- نمبر(۱) اُس جگہ بولتے ہین جب کوی اپنے کام کو چھوڑکر دوسری طرف مخاطب ہو- **فقرہ**- اُدھر کیا دیکھتے ہو تم اپنا کام کرو-

نمبر(۲) جاؤ- چلے جاؤ- اپنی راہ لو- **فقرہ**- تمہین پرائے معاملے مین دخل دینے سے کیا مطلب جاؤ اپنا کام کرو-

اپنا کُتا باندھو ہم بھیک سے باز آئے- مثل یعنی یہی غنیمت ہی کہ آپ ہمکو ضرر نہ پہنچایئے ہم فائدے سے درگزرے- اُس شخص سے کہتے ہین جس سے تھوڑے نفع کے ساتھ بہت بڑے نقصان کا اندیشہ ہو-

اپنا کرلینا- نمبر(۱) ایسا دوست بنالینا کہ اُسکو پھر کسی دوسرے سے تعلق ہی نہ رہے ۵ گر تمکو کر اپنا نہ دل آرام رکھین گے- تو آج سے جرأت ہی نہ ہم نام رکھین گے-

نمبر(۲) قبضے مین لے آنا- مال مارلینا- **فقرہ**- اُسنے رفتہ رفتہ سب اپنا کرلیا اَب اُنکو کیا خاک ملیگا-

اپنا کہا کرنا- جو کہنا وہی کرنا- کسیکی نہ ماننا- **جانصاحب** ۵ اپنا تمنے کہا کیا ای جان- گھر سے رنڈی کے مرتے دم نکلے-

اپنا کھانا اپنا پہننا- اپنی قوت بازو سے پیدا کرکے کھانا پہننا جس جگہ یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ کسی کے دست نگر نہین- اپنی قوت بازو سے پیدا کرتے اور کھاتے پہنتے ہین وہان اِن مختصر الفاظ مین کہتے ہین- **فقرہ**- ابتو ہم خود کماتے ہین کسی کے محتاج نہین اپنا کھانا اپنا پہننا-

اپنا کیا آگے آیا- بُرے فعل کا خمیازہ اُٹھانا پڑا **ظفر** ۵ نہ کرتے گریہ نہ یون کھوتے آبرو اپنی- یہ آیا اپنا کیا چشم اشکبار آگے-

اپنا کیا پانا- نمبر(۱) کسی بُرے کام کی سزا پانا- کیفر کردار کو پہنچنا **انشا** ۵ سو تنین کمبخت وہ جو بیر دوڑاتی رہین- اُن سے آخر کیا ہوا اپنا کیا پاتی رہین- ۵ عوض بدی کا نہین کرتے ہم کسی سے

ظفر - مگر ہین اپنا کیا بد شعار یا جاتے -

نمبر(۲) جب کوئی کسی کے ساتھ اچھائی کرے اور وہ اُسکے عوض برائی کرے یا اُسکی قدر نہ کرے تو اُس جگہ بھی طنزاً کہتے ہین -

ذوق ؎ اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا - بس اب ستم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے -

اپنا گھر بھرنا - کسی کی دولت رفتہ رفتہ اپنے قبضے مین لانا -

جانصاحب ؎ اپنا گھر بھرنے کا اسوقت کے حاکم کو ہی دھیان - ملک چھین جاتے ہین اب ملتی ہی جاگیر کسے - فقرہ - اب اُنکا کیا کہنا ہی راجہ صاحب کی ساری دولت اُٹھا کے اپنا گھر بھر لیا -

اپنا گھر ہگ بھر پرایا گھر تھوک کا ڈر - مثل (عوام) اپنے گھر مین جو آرام اور آزادی ہوتی ہی وہ غیر کے گھر مین کہان وہان تو ذرا ذرا سی بات مین احتیاط کرنا پڑتی ہی -

اپنا لال گنوا کے در در مانگین بھیک - مثل - اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو اپنا مال و متاع بیہودہ مصارف مین اُڑا کر محتاج بن بیٹھے اور بھیک مانگتا پھرے -

اور لال کی جگہ نین بھی کہتے ہین - اپنے نین گنوا کے در در مانگین بھیک -

اپنا لہو بہانا - خود گلا کاٹ کے مرجانا - اپنے آپکو قتل کرنا - مومن ؎ مت لال کر آنکھ اشک خون پر - دیکھ اپنا لہو بہائین گے ہم -

اپنا لہو (یا خون) پینا - غم و رنج سہنا - پیچ و تاب کھانا - ظفر ؎ محو گر رنگ ترے ساتہ عدو پیتے ہین - اور ہم رشک سے یان اپنا لہو پیتے ہین

کیف ؎ خون اپنا پیکے آپ ہی مایوس رہگیا - بیچارہ غم ہوا جو کبھی مہمان دل -

اپنا لینا گیا پرایا دینا گیا - مثل عوام - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ اپنا روپیہ جس کسی پر آتا ہی اُسکا لینا گیا مشکل ہی وہ تو ملے ہی گا اور دوسرے کا روپیہ جو اپنے اوپر آتا ہی وہ دینا ہی پڑیگا -

اپنا ماریگا تو پھر چھاؤن مین بٹھائیگا - یعنی عزیز لاکھ ناخوش ہو آخر رحم آہی جاتا ہی -

اپنا مال اپنی چھاتی تلے - اپنی چیز کی آپ پوری پوری حفاظت کرنے کی جگہ بولتے ہین - اسی جگہ مالِ عرب پیش عرب بھی کہتے ہین

اپنا مرن جگت کی ہنسی - (عو) جب کوئی کام نہایت جانکاہی یا بہت کچھ خرچ کر کے کیا جاے اور اُسکا انجام سوا خلق خدا کی ہنسی اور طعنہ زنی کے کچھ نہو تو اُس جگہ یہ مثل بولتی ہین -

اسی جگہ فارسی مین یہ مثل ہی یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ

اپنا مُنہ بنواؤ - قابلیت پیدا کرو - مرتبہ حاصل کرو - یہ اُس جگہ بولتے ہین جہان کوئی شخص اُس بات کا حوصلہ یا دعوے کرے جسکے وہ اہل نہو یا لوگ اُسکو اُسکے قابل نہ سمجھتے ہون رند ؎ مُنہ پہ مُنہ رکھا تو بولے کیا خوب - پہلے مُنہ اپنا تو بنوایئے آپ -

اپنا مُنہ دیکھتا ہی - (عو) روشنی کی چیز کی نسبت کہتی ہین جب وہ بہت بجھی بجھی ہوتی ہی - فقرہ - ذرا بتی اُکسا دو چراغ تو اپنا مُنہ دیکھتا ہی - ذرا گل لے لو شمع تو اپنا مُنہ دیکھ رہی ہی -

اپنا منہ دیکھو - اپنا مُنہ بنواؤ - **مومن** ؎ جب کہا یار سے دکھا صورت - ہنسکے بولا کہ دیکھو اپنا مُنہ -

اور کبھی اِسکے ساتھ ہی اُس بات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہین جسکا سوال یا حوصلہ کیا جاے - یعنی اپنا مُنہ دیکھو اور یہ حوصلہ - اپنے مُنہ کو دیکھو اور اس دعوے کو **ظفر** ؎ بوسہ مانگو تو وہ کہے ہنسکر - اپنے مُنہ کو اور اس سوال کو دیکھ -

اپنا مُنہ گڑھیا مین دھور کھو - بے تکلفی مین مذاق سے یہ جملہ اُس جگہ کہتے ہین جہان کسی چیز کے دینے سے انکار کرنا مقصود ہوتا ہی مثلاً ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ مقدمہ جیت گئے ابتو مٹھائی ضرور کھلاؤ گے دوست نے جواب دیا جی ہان کیون نہ کھلائین گے ذرا اپنا مُنہ گڑھیا مین دھور کھو - **نواب میرزا شوق** ؎ اب رہو گے اسی تمنا مین - دھور کھو اپنا مُنہ گڑھیا مین - اور اپنا کے بغیر گڑھیا مین مُنہ دھور کھو اور ذرا مُنہ دھور کھو اور مُنہ دھور کھو بھی بولتے ہین -

اپنا نام بدل ڈالین - شرطاً اور دعوے کر کے کہتے ہین کہ ہم ایسا ضرور کرینگے یا ایسا ضرور ہو گا اگر نہو تو ہم اپنا نام بدل ڈالین -

اپنا نام نہ رکھین - اپنا نام بدل ڈالین -

اپنا وہی جو اپنے کام آئے - مقولہ - یعنی عزیز اور دوست وہی ہی جو کسی مشکل مین دستگیری اور امداد کرے - اور اوراسی جگہ فارسی کا یہ شعر ہی ؎ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست - در پریشان حالی و در ماندگی -

اپنا ہاتھ اپنے سر پر - یعنی کوئی والی وارث نہین جو کچھ ہی وہ آپ ہی ہی - **میر** ؎ کوئی نہ اس پر سایہ گستر - اپنا ہاتھ اپنے ہی سر پر -

اپنا ہی رونا رونا - اپنی ہی مصیبت بیان کرنا - دوسرے کی نہ سننا - **سودا** ؎ دل ترے سوز سے پاتا نہین خالی کوئی - شمع بھی سُنکے مری اپنا ہی رونا روئی -

اپنا ہی مال جاے آپ ہی چور کہلاے - مثل - اپنا ہی نقصان اور اپنی ہی بدنامی -

اپنا ہی مطلب سُوجھتا ہی - یہ اُس جگہ بولتے ہین جہان کوئی یہ نہ دیکھے کہ دوسرا کسی کام مین ہی یا کیا حالت ہی اور یہی چاہے کہ میرا کام کسیطرح نکلجاے -

اپنایت - ھ - مونث - عزیزداری - یگانگی - قرابت -

اپنے - نمبر(۱) اپنا کی جمع -

نمبر(۲) عزیز - یگانے :- **فقرہ** وہ تو اپنے ہین اُنکے یہان عورتون کی آمد و رفت مین کچھ مضائقہ نہین - **قلق** ؎ اب مین اپنون مین مُنہ دکھاؤنگی کیا - کیسا اسنے مجھے کیا رسوا -

نمبر(۳) کہین حسن کلام کے لیے زائد بھی آتا ہی - **جرأت** ؎ کیون اُٹھاتا ہی بزم سے ای شوخ - بیٹھے ہین ہم بھی اِک غریب اپنے -

فقرہ - ہم اپنے الگ بیٹھے ہین تمھارا کیا لیتے ہین -

اپنی - اپنا کی تانیث - سوا نمبرہ کے (کہ وہان اپنا ہی بولتے ہین) کہین اس لفظ کے بعد سرگزشت اور حالت مقدر ہوتی ہی کہین بات اور کہین فکر و تدبیر - **گلزار نسیم** ؎ بولا وہ کہ بیقراری کیا ہی

تم اپنی کہو ہماری کیا ہی۔ **فقرے** ۔ تم تو اپنی ہی کہے جاتے ہو (سرگزشت ۔ حال) (بات)
ہماری ایک نہین سنتے ۔ اُنہین اپنی پڑی ہوئی ہی وہ کسکی سنتے ہین (فکر)

اپنے آپ ۔ نمبر (۱) خود ہی ۔ **فقرہ** ۔ مین نے کب جانے کو کہا تھا وہ تو اپنے آپ چلے گئے ۔

نمبر (۲) عـه اپنی ذات ۔ جیسے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہی ۔ اپنے آپکو بڑا جاننا بڑے خاکساروں کا کام ہی ۔

اپنی آگ مین آپ جلے جاتے ہین ۔ رشک و حسد کی جگہ کہتے ہین ۔ **فقرہ** ۔ میر صاحب کی حضور رسی دیکھ دیکھ کے مرزا اپنی آگ مین آپ جلے جاتے ہین ۔

اپنے آگے کسی کو نہین گنتے ۔ آپ سے سب کو کم سمجھتے ہین ۔ اپنے آپ سے اچھا کسی کو نہین جانتے ۔ خود پسند اور مغرور کی نسبت کہتے ہین **ظفرؔ** ۔ عشق کے باعث گنے جاتے ہین نادانون مین ہم ۔ ورنہ گنتے اپنے آگے کسکو دانائی مین تھے ۔

اپنی اپنی بولی بولنا ۔ نمبر (۱) ہر ایک کا آوازے کسنا ۔ طعن و طنز کرنا **بحرؔ** ۔ مُنہ نہوتا آپ کا ہمکو تو پھر ہم دیکھتے ۔ اپنی اپنی بولیان اغیار کیونکر بولتے ۔

نمبر (۲) ہر ایک کا جدا رائے ظاہر کرنا ۔ **فقرہ** ۔ کمیٹی مین کوئی بات طے نہوئی اپنی اپنی بولیان بول کر سب اُٹھ گئے ۔

اپنی اپنی پڑنا ۔ ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہونا ۔ اپنا اپنا مطلب چاہنا ۔ نفسی نفسی ہونا ۔ **رنگینؔ** ۔ وہان ای ہمدمو اپنی ہی اپنی پڑ گئی جا کر کوئی مطلب کی میرے بات فرماتے تو کیا ہوتا ۔

اپنی اپنی پسند ہی ۔ جہان کسی چیز کے پسند کرنے مین اختلاف ہوتا ہی وہان کہتے ہین ۔ ؎ ہمین تو ہی محبوب مجنون کو لیلے ۔ نگہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی ۔

اپنے اپنے حال مین مست ہین ۔ یعنی جو جس حال مین ہی اُسی مین مگن ہی ۔ کسی کو کسی کی فکر نہین ۔ **آتشؔ** ۔ کون پوجے بُت کو کس سے ہو سکے یاد خدا ۔ اپنے اپنے حال مین ہین کافر و دیندار مست ۔

اور جب ایک شخص کی نسبت کہا جاتا ہی تو اپنے اپنے کی جگہ صرف اپنے کہتے ہین **ظفرؔ** ۔ مجلس مین میکشون کی کیا کام ہی تمہارا ۔ ہان تم تو شیخ صاحب مست اپنے حال مین ہو ۔

اور آتش نے حال کی جگہ پیرہن بھی کہا ہی ۔ ؎ کوچۂ جانان مین ہم بلبل چمن مین مست ہی ۔ ہر کوئی یان اپنے اپنے پیرہن مین مست ہی ۔

اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ۔ مثل ۔ یہ اُس جگہ بولتے ہین جہان ہر شخص کا قول یا فعل جدا ہو ۔

اپنی اپنی راہ پر ہین ۔ ہر ایک کی وضع و قطع طرز و روش الگ الگ ہی ۔ **سحرؔ** ۔ یہ وہ خرابہ ہی سب اپنی اپنی راہ پہ ہین ۔ کسی کو حال کسی کا سحر نہین معلوم ۔

اپنی اپنی سب بُھگت لینگے ۔ جس پر جیسی پڑیگی وہ نباہ لیگا ۔

اپنی اپنی سمجھ ہی ۔ جب کوئی کسی عمدہ رائے سے اختلاف کرتا ہی تو اُس جگہ طنزاً کہتے ہین ۔

عـه اس جگہ اُس آپ سے جو ضمیر مخاطب ہی بچنے کے لیے اپنے کا لفظ ملا لیتے ہین ۔

اپنی اپنی کہنا- نمبر(۱) اپنا اپنا حال اور اپنی اپنی سرگزشت بیان کرنا
قلق ؎ ذکر ہر فن کا روز رہتا تھا- اپنی اپنی ہر ایک کہتا تھا-
نمبر(۲) ہر شخص کا ایک جدا بات کہنا- نئی رائے ظاہر کرنا- ؎ اپنی اپنی
سب ہین کہتے آہ کیا کیجے **ظفر**- آہ کہتی اور ہی تاثیر کہتی اور ہی-

اپنی اپنی گانا- دیکھو اپنی اپنی کہنا نمبر ۲- **آتش** ؎ رنگ لائی
چہرۂ گل پر نسیم نوبہار- اپنی اپنی زمزمہ سنج چمن گانے لگے-

اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل- مثل- کوئی کسیکا ساتھ
نہین دیتا اپنی نیک اعمالی اور بداعمالی اپنے ہی واسطے ہوتی ہی- **آتش** ؎
آسمان پر روح تن زیر زمین کیونکر نہ جاے- اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل
چاہیے- ؎ منزل ہی اپنی اپنی **قلق** اپنی اپنی گور- کوئی نہین
شریک کسی کے گناہ مین-

اپنے اپنے گھر سب بادشاہ ہین- جسطرح بادشاہ کو
اپنے ملک مین اختیار ہوتا ہی اسیطرح ہر صاحبخانہ کو اپنے گھر مین حکومت
حاصل ہی- **برق** ؎ یہ مثل ہی اپنے اپنے گھر مین ہین سب بادشاہ
دیکھیے جسکو بمکان گور مین بہرام ہی-

اپنے اختیار مین نہونا- نمبر(۱) ہوش و حواس مین نہونا-
مومن ؎ بس دیکھ کے اُس گھڑی کا عالم- اپنے نہ تھے اختیار مین ہم
نمبر(۲) اپنے بس مین نہونا- مجبور ہونا- **قلق** ؎ جانی مجبور ہین خدا
کی قسم- ہوتے گر اپنے اختیار مین ہم- بے بُلائے ہم آپ سے آتے- یا تجھین
کو وہان سے بُلواتے-

اپنی اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا- سب سے
الگ ہو کے کوئی کام کرنا- اور اڑھائی کی جگہ ڈیڑھ بھی کہتے ہین-

اپنی اصل (یا اصالت) پر جانا- اپنی ذات کے موافق کوئی
کام کرنا- نیچ قوم کا کوئی بُرا فعل کرنا- **جانصاحب** ؎ ڈومنی کی تھی
وہ بیٹی اصل پر اپنی گئی- لوگ شادی کے بھرے تھے اور رہی قوال سے-

اپنے اللہ سے پائیے- (عو) بددعا- خدا سمجھے- **جانصاحب** ؎
مجھپہ تہمت جو لگائے سوکن- اپنے اللہ سے پائے سوکن-
اور کبھی اپنی نسبت بھی قسم کے طور پر کہتی ہین- جیسے مین نے کبھی تمہارا
بُرا چیتا ہو تو اپنے اللہ سے پاؤن-

اپنے اُوپر لے لینا- کسی کی بُرائی یا قصور کو اپنے ذمے
لے لینا کہ یہ خطا مجھی سے ہوئی ہی- **فقرہ**- تم چلو تو مین سب اپنے
اوپر لے لونگا تم پر زرا آنچ نہ آنے پائیگی-

اپنی اور تیری جان ایک کرونگی- (عو) نہایت غصے
سے کہتی ہین یعنی تجھے بھی مار ڈالونگی اور اپنے آپ کو بھی ہلاک
کرونگی- مرد بھی اکثر بول جاتے ہین-

اپنی ایڑی دیکھ- (عو) جب کوئی بیساختہ کسی کی خوبصورتی
کی تعریف کرے یا رغبت سے دیکھے تو اس سے کہتی ہین "اپنی
ایڑی دیکھ" بلکہ خود بھی جب اپنے کسی عزیز کو اس نظر سے دیکھتی ہین
تو اپنی ایڑی دیکھ لیا کرتی ہین اُنکے اعتقاد مین اس فعل سے نظر
نہین لگتی ہی اور کبھی صاف صاف نہین کہتی ہین یا تو یون دھوکا دیتی ہین
کہ دیکھو تمھاری ایڑی مین کیا بھرا ہی- تاکہ وہ ضرور مڑ کے ایڑی دیکھ
لے- **قلق** ؎ دیکھ کر بولی وہ گل رعنا- ہف نظر اپنی ایڑی دیکھ زرا

جرأت (رباعی) ع کل رنگ حنا سے سُرخ کر پاؤن کو۔ بیٹھا
تھا چمن بیچ وہ سرو دلجو۔ مین نے جو کہا کہ ہی کفِ پا پہ بہار۔ کہنے لگا
ہنس کے اپنی ایڑی دیکھو۔ نصیر ع تیرے رُخ کو جو بھر نظر دیکھے
اپنی ایڑی نہ کیون قمر دیکھے۔

اپنی ایسی تیسی مین جاے (عوام) اپنا سر کھاے۔ بھاڑ
مین جاے۔ ہمین کیا کام چاہے جو ہو۔ غصے اور بیزاری سے کہتی ہین

اپنی بات اپنے ہاتھ۔ مَثَل۔ یعنی انسان وہ کام ہی نہ کرے
جس سے کچھ نقصان پہنچے یا آبرو مین فرق آئے۔ صبا ع یار اپنی
بات اپنے ہاتھ ہی۔ ہر کسی سے گفتگو اچھی نہین۔
اور اسی جگہ اپنی آبرو اپنے ہاتھ۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ بھی بولتے
ہین۔ قلق ع رہتی ہی اپنی عزت اپنے ہاتھ۔ عیب بھی کیجے
تو ہنر کے ساتھ۔

اپنی بات اپنے ہاتھ سے کھونا۔ خود ہی کوئی ایسا فعل
کرنا جس سے اپنی عزت وتوقیر مین فرق آجاے۔ ظفر ع حال
لکھ اپنا اُنہین یوہمات اپنے ہاتھ سے۔ کھوئی ہے نے آپ اپنی بات
اپنے ہاتھ سے۔

اپنی بات پر آجانا۔ اپنے قول کی پچ کرنا۔ جو کچھ کہنا وہی کر دکھانا۔
نکہت ع کی وہی بات جو کرنے کی نہ تھی جانی بات۔ آگئے بات پہ
اپنی نہ مری مانی بات۔
اور مچلنے مین آجانا کے معنی مین بھی کہتے ہین۔

اپنی بات کا ایک ہی۔ جو کہتا ہی وہی کرتا ہی۔ اپنی بات پوری
کر کے رہتا ہی۔ اپنی بات پر قائم رہتا ہی۔ نکہت ع بن پیے بوسے
دو نہ چھوڑون گا۔ ایک ہون اپنی بات کا مین بھی۔ جرأت ع
جاتے ہی اُسکے آئیو ای مرگ تو شتاب۔ جانسکہ یہ بھی ایک ہی ہر
اپنی بات کا۔

اپنی بارع**۔ اپنی باری**۔ اپنی مرتبہ۔ اپنی دفعہ نصیر ع ہم
نہ کہتے تھے نہ چھیڑ اِس چشم دریا بار کو۔ رو دیا ای ابر تو نے آخر اپنی بار بھر

اپنی بانی نہ چھوڑنا۔ اپنی حرکت سے باز نہ آنا۔ اپنے ہتھکنڈے
نہ چھوڑنا۔ نواب مرزا شوق ع کوئی کٹون سے سُنہ بھی
توڑے گا۔ اپنی بانی مگر نہ چھوڑے گا۔

اپنے بچھڑے کے دانت سبکو معلوم ہوتے ہین
مَثَل۔ یعنی عزیز کا کچا چٹھا عزیزون کو ضرور معلوم ہوتا ہی۔ رنگین
(رباعی) ع معروف کا حال کیا کرون مین مرقوم۔ فاقے کر کر کے
وہ بنا ہی مخدوم۔ کہتا تو مین کچھ نہین پر ای رنگین رہین۔ اپنے بچھڑے
کے دانت سبکو معلوم۔

اپنے بچے کو ایسا مارون کہ پڑوسن کی چھاتی پھٹے
مَثَل۔ (عو) یہ اُس جگہ بولتی ہین جہان تیکھ سے کوئی اپنے بچے کو مارے
اور عام طور پر اُس جگہ کہتی ہین جب کوئی کسی کے دکھانے کو اپنا نقصان
کرے مطلب یہ ہوتا ہی کہ تو عجب بیوقوف ہی ہماری جلن سے اپنا نقصان
کرتا ہی تیرا ہی نقصان ہوگا ہمارا دل کیون دکھنے لگا۔

ع یہان اپنے کی تخصیص نہین ہی اسیطرح آنکی بار ہماری بار ہر ایک ضمیر
کے ساتھ بولتے ہین۔

اپنی بساط دیکھو - اپنی طاقت اپنے ہاتھ پاون دیکھو یعنی تمھاری طاقت یا لیاقت پر یہ دعوے زیبا نہین ہی۔ صبا ؎ بیجا ہی باہم یار سے دعواے ہمسری - اپنی زرا بساط تو ای آسمان دیکھ -

اپنی بساط سے باہر کام کرنا - وہ کام کرنا جو اپنی طاقت پر زیبا نہو -

اپنی بلا اَور کے سر - اُس جگہ کہتے ہین جہان کوئی اپنی مصیبت دوسرے پر ڈالنا چاہے -

اپنی بیتی - دیکھو آپ بیتی - رنگین ؎ نیند آتی نہین کمبخت دوانی آجا - اپنی بیتی کوئی کہ آج کہانی آجا -

اپنے پاون مین آپ کُلھاڑی مارنا - اپنے ہی قول و فعل سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا -

اپنی پڑنا - اپنی فکر ہونا - ظفر ؎ نہ جاؤ نزع کی حالت ہی اِس گھڑی اپنی - تمھین تو اپنی پڑی ہی ہمین پڑی اپنی -

اپنے پُوت گنوارے پھرین پڑوسن کے پھیرے مَثَل - (عو) عزیز تو محتاج ہین غیرون کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہی -

اپنی پیٹھ نہین دکھائی دیتی - اپنا عیب آپکو نہین معلوم ہوتا -

اپنی پیر پرائی باتین مَثَل - (عو) اپنی مصیبت تو مصیبت ہی دوسرے کی مصیبت کچھ نہین!

اپنے پیر کو مان - تجکو اپنے پیر کی قسم ہی (واسطہ دلانے کی جگہ) نصیب ؎ مت ستا ای زلف اتنا عاشقِ دلگیر کو - سرکشی کو چھوڑ کا فرمان اپنے پیر کو -

اپنی تو خبر لو - اپنے حال پر تو نظر کرو - پھر دوسرے کی فکر کرنا - اُس جگہ کہتے ہین جہان کوئی خود تو عیب رکھتا ہو اور دوسرے کو نصیحت کرے - اسی جگہ فارسی مین خود فضیحت و دیگران را نصیحت کہتے ہین یہ پورا جملہ یون ہی - اپنی تو خبر لو پھر دوسرے کو کہنا مگر استعمال مین ادھورا جملہ بھی آگیا ہی -

اپنے تئین - آپ کو - اپنی ذات کو - ؎ اپنے تئین تو کام کچھ خرقہ و جامہ سے نہین - درد اگر لباس ہی زیدہ عیب پوش ہی - سوزن ؎ فنا کر آپ کو تا جزو سے ایدل تو کل ہووے - گنوادے جب حباب اپنے تئین اُسوقت دریا ہو - میر حسن ؎ شعر کہنے سے یہ حاصل ہی کہ شاید کوئی - بعد مرنے کے حسن اپنے تئین یاد کرے اب اِس جگہ دلّی مین اپنے کو اور لکھنو مین آپ کو اور اپنے آپ کو بولتے ہین -

اپنی ٹکّی لگائے جانا - اپنے ہی مطلب کی کہے جانا - اپنا ہی رنگ جمائے جانا - ؎ میر ہو تو گئے بلبلون سے - اپنی ٹکّی لگائے جاتے ہین -

اپنے جامے سے باہر ہونا - آپ مین نہ رہنا - بیخود ہو جانا - نمبر (۱) مارے غصے کے - فقرہ - تم تو زرا سی بات مین اپنے جامے سے باہر ہو گئے ایسی بدمزاجی نہ چاہیے -
نمبر (۲) مارے خوشی کے بحر ؎ ترک دنیا سے خوشی اِس مرتبہ حاصل ہوئی - اپنے جامے سے ہر اک درویش باہر ہو گیا -
اور اپنے جامے سے نکل جانا بھی ہی - میر ؎ پہنچے ہی کوئی اُس تنِ نازک کے لطف کو - گل تو چمن مین جامے سے اپنے نکل گیا -

اپنی جان سب کو پیاری ہوتی ہی - مقولہ - جہان کوئی خطرناک مقام اور اندیشہ ناک کام سے جی چراتا ہی تو اپنے اوپر سے الزام رفع کرنے کو یہ مقولہ زبان پر لاتا ہی - **میر ؎** ہمین ہی عشق مین جینے کا کچھ خیال نہین - وگرنہ سب کے تئین جان اپنی پیاری ہی -

اپنے جھوپڑے کی خیر مانگو - مَثَل - تمھین دوسرے کی کیا پڑی ہی اپنی تو خبر لو -

اپنی چال سے نہ چُوکنا - دھوکا دینے سے باز نہ آنا - **فقرہ** - سرکار ہو یا دربار وہ اپنی چال سے کہین نہین چوکتے -

اپنے چلتے - حتے الوسع - اپنے مقدور بھر - **فقرہ** - بھلا وہ اپنے چلتے کچھ اٹھا رکھین گے ؟

اپنی چلم بھرنے کو میرا جھوپڑا جلاتے ہو - مَثَل - اپنے تھوڑے سے فائدے کے لیے مجھ غریب کا اتنا بڑا نقصان کرتے ہو

اپنی چھاتی پر کُودُون دَلْوانا - اپنی آنکھ سے کسیکی بد فعلیان دیکھنا اور گوارا کرنا - **قلق** (ق) ؎ ہو چکی ہوتی تھی جو رسوائی - بندی ایسی نہین ہی سودائی - کہ جو پھر دام مین ترے آئے - اپنی چھاتی پہ کُودُون دلوائے -

اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر دیکھو - انصاف کرو - اپنا سا حال دوسرے کا بھی جانو - **نکہت** (ق) ؎ جان شیرین ہی کوہکن پر تلخ - چیر تا تیشے سے ہی شیرین - در گزرا تو عشق خسرو سے - سوے فرہاد گر گزر شیرین - رکھ نہ سینے پہ اُسکے کوہ فراق - اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر شیرین - **رنگین** (ق) ؎ مین نے پوچھا کہ چاہتے ہو مجھے - سُنکے وہ بولے یون ادھر دیکھو - ہمکو تم چاہتے ہو کتنا کچھ - اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو - اور چھاتی کی جگہ کلیجا بھی کہتے ہین -

اپنے حساب - اپنے نزدیک - اپنی دانست مین - گویا - **اسیر** ؎ بدلا ہوا ہی ہجر مین کچھ مُنہ کا ذائقہ - شیرین بھی ہو ثمر تو ہی اپنے حساب تلخ - **وزیر** ؎ بھری ہی تو نے جو ساقی شراب شیشے مین - پری اُتار رہی ہی اپنے حساب شیشے مین -

اُپنے خدا کو مان - یہ جملہ خدا کا واسطہ دینے کو بولا جاتا ہی - (رباعی) **مومن** ؎ شوقِ گناہگاری کتنک - ای تیرہ درون سیاہ کاری کتنک - مان اپنے خدا کو باز آ بہر خدا - ای دشمنِ دین بتون سے یاری کتنک - **صبا** ؎ بندہ خانے مین کرم فرمائیے - ای صنم اپنے خدا کو مان کر -

اپنی خوشی - جب کوئی برابر والا کسی فعل کی نسبت کہے کہ یہ تمنے کیون کیا تو بے تکلفی مین کہتے ہین اپنی خوشی - یعنی ہمارا جی چاہا - مثلاً کوئی کہے تم یہان کیون آئے تو جواب مین کہا جاے اپنی خوشی - اور کبھی ہیکڑی جتانے کو بھی بے پروائی کے ساتھ یہی کلمہ کہتے ہین جیسے کوئی کسی پر ظلم کرتا ہو اور دوسرا شخص مزاحمت کرے کہ ارے میان یہ کیون تو وہ کہے کہ اپنی خوشی یعنی ہم ایسا ہی کرین گے تم کون ہو -

اور اپنا جی اپنا دل اپنی طبیعت بھی بولتے ہین - **قلق** (واسوخت مین) ؎ یہی نا غیر سے کی ہمنے محبت تمھین کیا - جاو بیجا ہی اگر خلق و مروت تمھین کیا - جو کیا خوب کیا پھر مری رغبت تمھین کیا - اپنا دل اپنی خوشی

اپنی طبیعت تمھین کیا۔

اپنے دام کھوٹے پرکھنے والے کو کیا دوس۔ (عو) جب کوئی کسی کے عزیز کو بُرا کہے اور وہ در اصل ویسا ہی ہو تو اُسوقت یہ مثل بولتی ہین یعنی وہ ہئی ایسا بُرا کہنے والون سے کیا شکایت۔اور کچھ انسان کی تخصیص نہین ہی اور چیزون کی نسبت بھی کہتی ہین۔

اپنی دفعہ۔ دیکھو اپنی بار۔

اپنے دل کے بادشاہ ہین۔ خود مختار ہین جو چاہتے ہین کرتے ہین کوئی روک ٹوک نہین کرسکتا۔ دوسرے کی نسبت کبھی طنزاً بھی کہتے ہین۔

اپنے دل کے مختار ہین۔ دیکھو اوپر کا محاورہ۔ جانصاحب ؎ اب چھپاتی ہو چھپاؤ پھر نہ کہنا مجھسے کچھ۔ اپنے دل کی ہو گئین مختار بی دستور آپ۔

اپنے دم سے اچھے ہین۔ اپنی ذات سے اچھے ہین۔ خود اچھے ہین۔ **فقرہ**۔ اور عزیزون کا حال معلوم نہین مگر وہ تو اپنے دم سے اچھے ہین۔ **داغ** ؎ دل مین قاتل کے رُکاوٹ ہی تو ہو۔ خنجر اپنے دم سے اچھا چاہیے۔

اپنے دِنون کو رونا۔ اپنی بدقسمتی پر حسرت و افسوس کرنا۔ **نکہت** ؎ اپنے دنون کو روئین نہ کیون شب سے تا سحر۔ شب باش وہ ہوے یہ رقیبون کو دن لگے۔ **مسرور** ؎ ہنستا ہی جب وہ غیر سے محفل مین شعلہ رو۔ اپنے دنون کو روتے ہین شب بھر برنگ شمع۔

اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہی۔
اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہین کہتا۔
مثل۔ اپنے عزیز یا اپنی چیز کو کوئی بُرا نہین کہتا چاہے وہ بُرا ہی کیون نہو۔ اور آگے دہی کی جگہ چھاچھ بھی بولتے تھے۔ ؎ لازم ہی تجھے **مصحفی** وصف اپنے سخن کا۔ کہتا نہین ہرگز کوئی چھاچھ اپنی کو کھٹا۔

اپنے ڈھائی چاول الگ گلانا۔ کوئی ایسی بات کہنا یا وہ فعل کرنا جو کسی سے میل نہ کھاتا ہو۔ کسی معاملے مین کچھ کہے جانا عام اس سے کہ کوئی سُنے یا نہ سُنے۔

اپنے ڈھب کا۔ اپنے رنگ کا۔ اپنی پسند کا۔ ؎ اپنے ڈھب کی کیا پڑھی اِک اور **مومن** نے غزل۔ دو ہی دن مین یہ تو کیسا ماہر فن ہو گیا۔

اپنی ذات سے اچھے ہین۔ اپنے دم سے اچھے ہین۔

اپنی رادھا[ع] کو یاد کرو۔ جاؤ کچھ واسطہ نہین۔ کچھ پروا نہین۔ **جانصاحب** ؎ رادھا کو اپنی یاد کرے کیا وہ مال ہی۔ کون اُس سے رادھا نگری کا کرتا سوال ہی۔

اپنی ران کھولیے آپ لاجون مریے۔ مثل۔ یعنی اپنے عزیز کا عیب بیان کرنا اپنے ہی لیے شرم اور ذلت کا باعث ہی۔ **ظفر** ؎ ران کی جُھلکی دکھائین کسکو ہی وہ فی المثل۔ یعنی لاجون آپ مریے کھول اپنی ران کو۔

ع؎ رادھا کنھیا کی بڑی چاہیتی بی بی تھین ایک سکھی نے کنھیا سے کہا کہ اگر تم مجھسے نہین خوش ہو تو اپنی رادھا کو یاد کرو یعنی اُنکو بُلالو۔ شاید اُسوقت سے یہ اصطلاح ہو گئی ہی۔

اپنی راہ لگو- اپنا کام کرو تم اِس بات مین دخل نہ دو- **انشاء** ؎ نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی - تجھے اٹکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین - **درد** ؎ قاصد نہین یہ کام ترا اپنی راہ لگ - اُسکا پیام دل کے سوا کون لا سکے -

اور اِسی جگہ اپنی راہ پکڑو بھی بولتے ہین مگر فصحا کے استعمال مین اپنی راہ لو زیادہ ہی-

اپنے زور مین آپ آرہنا- ایسی بے موقع زور آزمائی کرنا کہ آدمی خود گر پڑے اور مجازاً کسی امر مین بے سمجھے بوجھے تیزی سے کوئی بات کر بیٹھنا جو اپنے آپ کو نقصان پہنچائے -

اپنے سایے سے وحشت ہونا- حد سے زیادہ وحشت ہونا- **رند** ؎ اندنون کیا جنون کی شدت ہی - اپنے سایے سے مجکو وحشت ہی-

اپنے سر آفت لینا- خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنا- کسی مشکل کام یا ایسے امر کو اپنے ذمے لینا جسکے انجام مین مصیبت اور خرابی ہو- **مسرور** ؎ عشقِ گیسو مین یہ مصیبت لی - اپنے سر ہمنے آپ آفت لی -

اور اپنے سر مصیبت لینا بھی بولتے ہین - **داغ** ؎ آگئی اسی جان پہ آفت ہو نکیگی - ہم اپنے ہی سر لینگے مصیبت ہوگی -

اپنے سر بلا لینا- دیکھو اوپر کا محاورہ -

اپنے سر پرائی بلا لینا- دوسرے کی مصیبت اپنے ذمے لینا- **فقرہ**- جو جیسا کرے گا ویسا پائیگا تم کیون اپنے سر پرائی بلا لیتے ہو-

اور پرائی کی جگہ غیر کی بھی بولتے ہین- **رند** ؎ حق تو یہ ہی کہ عجب لوگ ہین مردانِ خدا- اپنے سر غیر کی ناحق یہ بلا لیتے ہین -

اپنے سر لے لینا
اپنے سر اوڑھ لینا } دیکھو اپنے اوپر لے لینا-

اپنے سوئی بھی نہ چبھونے دو دوسرے کے بھالے کو چبھو- مَثَل- اپنے لیے تھوڑی بھی تکلیف ناپسند ہی اور دوسرے پر بڑی بڑی آفتین ڈھائی جاتی ہین -

اپنے سے بچے تو اور کو دے- مقولہ- آدمی پہلے اپنے عزیز کی حاجت روائی کرے تو پھر غیر کو دینے کا مضایقہ نہین- اسی جگہ فارسی کا یہ مقولہ ہی "اوّل خویش بعدہٗ درویش"-

اپنی سی بنائے جانا- اپنے امکان بھر کسیکے ساتھ اچھا برتاؤ کیے جانا- ؎ وہ تو بگڑے ہی میر سے ہر دم - اپنی سی یہ بنائے جاتا ہی- یہ قدما کا محاورہ ہی-

اپنی سی بہت کی- حتے الوسع بہت کوشش کی- **نکہت** ؎ غیرون کا ہوا وہ بتِ بیگانہ وش اے دل - اپنا نہوا ہمنے تو اپنی سی بہت کی -

اپنی سی کرنا- اپنے اختیار بھر کوشش کرنا- **مومن** ؎ کیون پہلے ہی درمان سے یقین بے اثری ہی- اپنی سی تو کر دیکھ عبث نسخہ دری ہی-

اپنی سی نباہنا- وضعداری کا برتاو کرنا- **قلق** ؎ تمنے تو اپنی سی نباہی خوب - بے لبسی نے ہمین کیا محجوب -

اپنی طرف خیال کرو- دیکھو اسکے بعد کا محاورہ- **صبا** ؎ صفائے رُخ مین اُنھین آئینے سے دعوے ہی- کدہر خیال ہی اپنی طرف خیال کرین-

اور اسی جگہ اپنی طرف دھیان کرو بھی بولتے ہین- **ناسخ** ؎ دیکھکر مین نے جو حسرت سے دم سرد بھرا- اسقدر گرم نہو اپنی طرف دھیان کرو-

صبا ؎ رحم کر میرے گناہون پر نہ جا- ای صنم اپنی طرف تو دھیان کر-

اپنی طرف دیکھو- اپنے مرتبے پر نظر کرو- جہان دو شخصون مین کچھ سخت گفتگو یا لڑائی ہو رہی ہو یا کسی پر کوئی غصہ کر رہا ہو تو اُس سے کہتے ہین کہ جانے دو اپنی طرف دیکھو- مطلب یہ ہوتا ہی کہ تمھارا مرتبہ زیادہ ہی اور مخاطب کا کم اس لیے درگزر کرو اُسکے مُنہ نہ لگو- **رشک** ؎ آئنہ ٹوٹ گیا مجھسے تو کیا قہر ہوا- دیکھو تم اپنی طرف آؤ ادھر جانے دو-

اپنی طرف سے- اِسکے بعد کوئی فعل مذکور ہوتا ہی جیسے کہتے ہو یا دیتے ہو- مطلب یہ ہوتا ہی کہ کسی نے تمسے یہ بات کہی ہی یا اپنی طرف سے کہتے ہو- کسی نے یہ چیز بھیجی ہی یا تم اپنی طرف سے دیتے ہو-

اسکا جرم تو قابلِ عفو نہین ہی مگر آپ اپنی طرف سے بخشدین-

اپنی عقل اور پرائی دولت بڑی معلوم ہوتی ہی-

مقولہ- جب کوئی ہٹ دہرمی سے اپنی ہی رائے کو بالا سمجھتا ہی یا رشک سے کسی کو بہت امیر جانتا ہی تو اُس جگہ کہتے ہین-

اپنی عمر سے مرنا- عمر طبعی کو پُہنچکر مرنا- **فقرہ** شفیق بوڑھے اپنی عمر سے بھی مرتے ہین تو اتنا ہی صدمہ ہوتا ہی جتنا کسی جوان کی موت کا-

اپنی غرض کا آشنا ہونا- خود غرض ہونا- اپنا کام نکالنے تک یار رہنا- **رند** ؎ خوبرو جتنے زمانے کے ہین سب عیار ہین- آشنا اپنی غرض کے ہین یہ کسکے یار ہین-

اور اپنے مطلب کا آشنا اور اپنے مطلب کا یار ہونا بھی بولتے ہین-

قلق ؎ اپنے مطلب کے آشنا ہین یہ لوگ- خود غرض اور بیوفا ہین یہ لوگ

اپنی غرض کو گدھے چراتے ہین- مثل- غرضمند کو نہایت ہی ذلیل کام بھی کرنا پڑتا ہی-

اپنی غرض کو لوگ گدھے کو بھی باپ بناتے ہین

مقولہ- غرضمند کو ذلیل سے ذلیل آدمی کی بھی خوشامد کرنا پڑتی ہی-

اپنے فرض سے ادا ہونا- جو بات اپنے اوپر واجب ہو اُسے کرلینا- **فقرہ**- مین بار بار سمجھا چکا اب تم مانو یا نہ مانو مین اپنے فرض سے ادا ہوگیا-

اپنے قدحے کی خیر منانا- اپنا ہی بھلا چاہنا- اپنی چیز محفوظ رہنے کی فکر رکھنا- **فقرہ** اُنکو کسی کے نقصان سے کیا سروکار وہ تو اپنے قدحے کی خیر مناتے ہین- اور شعرا نے بنظر تصحیح قدحے کی جگہ قدح کہا ہی- **آتش** ؎ ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے یہ قدح میرا ہی خیر اسکی مناتا ہون مین-

اپنی قدر آپ نہ جانی- خود ہی اپنے آپ کو ذلیل کیا- جب کسی کم حیثیت شخص سے ارتباط کیا جائے جسمین اپنی تحقیر ہو یا بد اخلاق سے لطف بڑھایا جائے تو کبھی خود پچھتا کے کہا جاتا ہی کہ ہمنے اپنی قدر آپ نہ جانی- **مومن** ؎ افسوس کہ ایسے بے تمیزون سے گلہ- قدر اپنی کچھ آپ ہی نہ جانی ہمنے-

اور کبھی دوسرا شخص بطور نصیحت کے کہتا ہی کہ تمنے یا اسنے اپنی قدر آپ نہ جانی-

اپنی قسمت کا لے اُترنا - جو رزق نصیب مین لکھا گیا ہی خدا کے یہان سے دنیا مین اُسکا ساتھ لے آنا- (جو کچھ قسمت مین لکھا ہی اُسکا ملنا اسقدر مسلم ہی کہ گویا آدمی وہین سے اپنے ساتھ لیکر آتا ہی) **فقرہ** - کوئی کسی کا محتاج نہین ہر شخص اپنی قسمت کا لے اُترتا ہی- **جرات** ؎ کیا ہی پاس اپنے بجز لخت دل و قطرۂ اشک - اپنی قسمت کا یہ ہم لعل و گُہر لے اُترے-

اپنی قسمت کو رونا - تقدیر کا شاکی ہونا **مسرور** ؎ کچھ مجکو گلہ نہین کسی سے - اپنی قسمت کو رو رہا ہون -

اور اپنی قسمت پر رونا اور قسمت کی جگہ اُسکے مرادف الفاظ یعنی نصیب مقدر وغیرہ کے ساتھ بھی بولتے ہین - **قلق** ؎ محو حیرت ہوا وہ رشک قمر - بولا قسمت پر اپنی رو رو کر- **سوز** - ع کیا شکوہ تمسے روئیے اپنے نصیب کو-

اپنے کام سے کام رکھتے ہین - نمبر(١) اپنے کام مین مصروف رہتے ہین کسیطرف متوجہ نہین ہوتے - کسی کی بات مین دخل نہین دیتے-

نمبر(٢) خود غرض ہین - اپنا مطلب نکالنے بھر کے ہین-

اپنے کام سے کام رکھو - سمجھانے کے طور پر کہتے ہین- تمھین ان باتون سے کیا مطلب تم ان جھگڑون مین نہ پڑو اپنے کام سے کام رکھو-

اور صرف اپنے کام سے کام بھی بولتے ہین-

اپنی کرنی اپنی بھرنی - مثل ہندو جو جیسا کرے گا ویسا پائیگا- نیک اعمال ہونگے تو جزا ملیگی بُرے اعمال ہونگے تو سزا-

اپنی کرنی پار اُترنی - اپنے ہی اعمال کام آتے ہین- اپنا بیڑا اپنے ہی اعمال سے پار ہوتا ہی-

اپنی کرنی پر وان کیا ہندو کیا مسلمان - مثل (حق) - اپنے اپنے اعمال کی سزا سب کو ملیگی ہندو مسلمان کسی کی تخصیص نہین ہی-

اپنے کو - آپ کو- اپنی ذات کو- **ذوق** ؎ ہم اُنکی چال سے پہچان لینگے اُنکو برقع مین - ہزار اپنے کو وہ ہمسے چھپائین سر سے پاؤن تک- یہ دلّی کی زبان ہی لکھنو مین اس جگہ آپ کو بولتے ہین - ؎ نہ ڈبو دیدہ و دانستہ **صبا** آپ کو تو- گر نہ چاہ ذقن یار مین اندھا ہوکر-

مگر جس جگہ ایک آپ اپنی ذات کے معنون مین اور دوسرا آپ خود کے معنی مین بولنے کی ضرورت ہوتی ہی تو وہان لکھنو والے بھی اپنی ذات کے معنون مین آپ کی جگہ اپنے بولتے ہین جیسے تمنے آپ (خود) اپنے کو مٹا رکھا ہی- ؎ اسقدر جوش جنون ہوتا ہی ای **ناسخ** مجھے- آپ اپنے سے مین ہوتا ہون گریزان ہر برس -

اپنے کو گھالم گھولا اَور کی بار کوٹا لم لوٹا - مثل - (عو) یعنی اپنے مطلب کے وقت تو بہت چاہ پیار محبت اور ملنساری ہی ہمارے مطلب کے وقت ایسی آنکھ پھیر لیتے ہین کہ گویا کبھی واسطہ ہی نہ تھا-

اپنی کھال مین مست ہین } یعنی غریبی

اپنی کملی مین مست ہین } مین مگن ہین-

اپنی کہنا اور کی نہ سُننا- خود ہی کوئی بات کہے جانا اور دوسرا جو کہے کچھ اُسکی طرف خیال نہ کرنا- **ناسخ** ؎ اپنی کہتا ہی موذن اور کی سنتا نہین- رکھے ہنگام اذان کیونکر نہ انگلی کان مین **بحر** ؎ اپنی کہتے ہو غضب ہی اور کی سنتے نہین- کان بہرے کر کے صاحب کیا زبان آور بنے-

اور کہنا کی جگہ بکنا بھی کہا ہی- **مومن** ؎ پند گو لے تو ہی فرما کسکو سودا ہی یہ کون- اور کی سُنتا نہین اپنی ہی بکتا جاے ہی-

اپنی کہو اور کی سُنو- اتنا گھبرا نہ جاو یا اسقدر برہم نہو- **فقرہ**- آدمیت سے بات چیت کرو اپنی کہو اور کی سُنو-

اپنی کہو نہ اور کی سُنو- بیکار بک بک لگائی ہی نہ مطلب کی بات کہتے ہو نہ دوسرے کی سنتے ہو- اور اُس جگہ بھی بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ وقت نازک ہی نہ خود کچھ بات مُنہ سے نکالو نہ دوسرے کی بات پر کان رکھو-

اپنے کہے کا ہی- بڑا ضدی ہی- جو اپنے جی مین آتا ہی وہی کرتا ہی اور کسی کی نہین سُنتا-

اپنی کہی نہ اور کی سُنی- دفعتاً مر گئے- چٹ پٹ ہو گئے کسی کی مرگِ ناگہانی پر افسوس کی جگہ کہتے ہین-

اپنے کی بات جی مین کھٹکتی ہی- غیر جو چاہے کہے اتنا بُرا نہین معلوم ہوتا مگر اپنا جب کوئی بُری بات کہتا ہی تو بہت ہی رنج ہوتا ہی- **نکہت** ؎ ہوا ی رشکِ گل غیرون سے سرگرم سخن سازی- کہ بات اپنے کی جی مین شکل نوکِ خار کھٹکے ہی- **رنگین** ؎ اپنے کی بات جی مین کھٹکتی ہی رات دن- کب دل پہ بار ہووے ہی بیگانہ کچھ کہے-

اپنے کیے پر پچتانا- خود ہی کوئی فعل کر کے پشیمان ہونا- **فقرہ**- پہلے سمجھایا کیے نہ مانا آخر اپنے کیے پر پچتاتے ہین-

اپنے کیے کا علاج نہین- جو کچھ خود کر چکے ہین اُسکے مٹا دینے کی کوی تدبیر نہین ہی- **فقرہ**- مین نے سفارش کر کے انھین نوکر رکھوایا اور اب میرے ہی ساتھ وہ یہ سلوک کرتے ہین کیا کیجیے اپنے کیے کا علاج نہین-

فارسی مین اِس جگہ یہ مقولہ ہی "خود کردہ را علاجے نیست"

اپنے کیے کا مزہ چکھنا- اپنے فعل کا بُرا نتیجہ اُٹھانا- **جرات** ؎ یارو میرے دل کے قلق کا ذکر کرو مت جانے دو- اپنے کیے کا چکھے مزہ تو اسکو یونہین گھبرانے دو-

اپنے کیے کو رونا- دیکھو اپنے کیے پر پچتانا- **قلق** ؎ بیگنہ قتل کوئی ہوتا ہی- کوئی اپنے کیے کو روتا ہی-

اپنے کیے کی سزا پانا- بدفعلی کا نتیجہ بھگتنا- **غافل** ؎ خاک مین مجکو ملا کر بچ رہے گا کیا فلک- ایک دن ظالم سزا اپنے کیے کی پاے گا-

اپنی گانا- دیکھو اپنی کہنا اور کی نہ سننا- **انشا** ؎ کیا اپنی گا رہا ہی اُبھ ای حدی سرا- جس سے کہ قیس لوٹ ہوا اُس صدا کو چھیڑ- **ناصح** ؎ نہ بک ناصح وہی ہو گا جو کچھ قسمت مین ہونا ہی- تو کچھ اپنی ہی گاتا ہی مجھے اپنا ہی رونا ہی-

اپنی گانٹھ نہو پیسا تو پرایا آسرا کیسا - مقولہ - یعنی اپنے ہی روپے پیسے کے بھروسے پر کام کرنا چاہیے -

اپنی گرہ کا - اپنے پاس کی چیز - اپنی جمع - انشا کا ~~~ تری آشنائی مین کیا ہمنے پایا - دیا نقد دل اور اپنی گرہ کا -

اپنی گرہ کا کیا جاتا ہی - ہمارا کیا خرچ ہوتا ہی - ہمارا کیا نقصان ہی - **فقرہ** - وہ روپیہ اُڑانے سے باز نہین آتے نہ آئین اپنی گرہ کا کیا جاتا ہی -

اور اِسی طرح میری گرہ کا کیا جاتا ہی تمھاری گرہ کا کیا جاتا ہی اُنکی گرہ کا کیا جاتا ہی ہر ضمیر کے ساتھ بولتے ہین -

اپنی گُڑیا سنوار دینا - (عو) اپنی حیثیت کے موافق بیٹی کا بیاہ کر دینا - اکثر انکسار سے کہتی ہین -

اپنی گلی مین کُتّا بھی شیر ہوتا ہی - اپنے مکان اپنے مسکن مین نامرد بھی مرد ہوتا ہی **نصیب** کا ~~~ گر گلی مین اپنی تو ہوتا ہی شیر کُتّا بھی - سگِ ہوس کا ہی سینے مین صیدِ ضیغمِ دل - میر حسن کا ~~~ گھر مین رقیب کیون نہ جتائے سپہ گری - اپنی گلی مین کہتے ہین کتا بھی شیر ہی -

اپنی گَون کا یار ہونا - اپنی غرض کا یار ہونا - مومن کا ~~~ یار اپنی ہی گون کی ایک عیار - حیالہ و دلفریب و مکّار - نکہت کا ~~~ ای دل اُس سے حاصلِ مطلب بہت دشوار ہی - غیر ہی ناآشنا ہی اپنی گون کا یار ہی -

اپنے گھر کی راہ لو - جاؤ - چلے جاؤ -

اپنے گھر مین آتا کسکو بُرا لگتا ہی - اپنا نفع کسکو بُرا معلوم ہوتا ہی - روپیہ ایسی چیز نہین ہی کہ ملتا ہو اور کوئی چھوڑ دے -

اپنے لگے تو پیٹھ مین اور کے لگے تو بھیٹ[ع] مین - (عو) جہان کوئی دوسرے کے دکھ درد کو اپنا سا نہ سمجھے وہان بولتی ہین -

اپنی مراد کو پہنچ جانا - نمبر (۱) مقصد پورا ہو جانا - **فقرہ** - لو روپیہ مل گیا اب تو اپنی مراد کو پہنچ گئے -

نمبر (۲) پھل کا خوب پختہ ہو جانا -

اپنے مرے بن سرگ نہین ملتا - مَثَل - (عوام) اپنا کام بغیر اپنی محنت و جانفشانی کے ٹھیک نہین ہوتا -

اپنے مزے کے آگے کچھ نہین سوجھتا - لذت نفسانی کے وقت انجام کا کچھ خیال نہین ہوتا -

اپنی مصلحت ہر شخص خوب جانتا ہی - مقولہ - معنی اور محل استعمال لفظون سے ظاہر ہی -

اور اِسی جگہ فارسی مین ہی "ہر کسے مصلحتِ خویش نکو میداند"

اپنے مطلب کے ہین - اپنی غرض کے آشنا ہین - اپنا ہی مطلب نکالنا چاہتے ہین -

اپنے مَن سے جانیے پرائے مَن کی بات - (عو) دیکھو اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر دیکھو -

اپنے منہ پر تمانچے مارنا - اپنے کیے پر پشیمان ہونا - بحر کا ~~~ اپنے مُنہ پر خود تمانچے مارو منصف ہو اگر - صفحۂ عارض کا خط ...

[ع] شاید بھیت کو قافیے کی ضرورت سے بھیٹ کر لیا ہی - بھیت ہندی مین دیوار کو کہتے ہین اور سنسکرت مین بِھت ہی -